۹۲/ ۷۸۶

عقائد کو پختگی و اعمال صالحہ کو شگفتگی عطا کرنے والی کتاب

فضائل انتخاب

عرف اصلاحی نصاب

باب نمبر ۳

فضائل دعا و مقاماتِ دعا اوقات دعا و الفاظ دعا

ازقلم

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم غوث زماں علامہ حافظ قاری مفتی

امام سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

مترجم ومفسر ومحدث مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

pdf شائع کردہ

آل انڈیا مشن مجدد مرادآبادی (مالیگاؤں)

احمد رضا قدیری | عمران حسین قدیری
9158429915 7020121316
missionmojaddid moradabadi@gmail.com

دم مدار
بیڑا پار

MADAARI MEDIA

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

۹۱۷ — اللعالمین یا رحمۃ

۷۸۶ — العالمین یا رب

حضور مناظر اعظم ہند علامہ حافظ وقاری مفتی شاہ سید محمد انتخاب حسین صاحب نعیمی قادری اشرفی

مسلمانوں کے عقائد حقہ کو پختگی اور اعمال صالحہ کو شگفتگی عطا کرنے والی کتاب

فضائلِ انتخاب

عرف

اصلاحی نصاب

مشتمل بر

فضائلِ دعا و مقاماتِ دعا، و اوقاتِ دعا، و الفاظِ دعا

ناشر

غلامانِ حضور مجدد مرادآبادی و حضور شیر اہلسنت
آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی مالیگاؤں مہاراشٹر

ALL INDIA MISSION MOJADDID MORADA BADI
MORADABADI

مقدمہ

الحمد للّٰہ الاحد العزیز الوھاب، البصیر المقد التواب والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الرشید النذیر الانتخاب لا نظیر لہٗ ولا مثیل لہٗ ولا مثال لہٗ ولا جواب والہٖ واصحابہٖ الیٰ یوم الحساب، اما بعد

ناظرین کرام! بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فضائل انتخاب کے حصے فضائل نماز سے فارغ ہوکر طباعت کی منزلوں سے گزر رہا تھا۔ خیال اس طرف گیا کہ درود وسلام کے بعد نماز میں بھی دعاء ہے۔ اور بعد سلام بھی دعاء ہے۔ گویا کہ داخل نماز بھی دعاء ہے اور خارج نماز بھی دعاء ہے پھر کیوں نہ ایک رسالہ فضائل دعاء کے نام سے لکھ کر فضائل نماز کا جزء بنادیا جائے۔ میرے اس خیال کی احباب ومخلصین نے بھی تائید کی۔ چنانچہ رسالہ فضائل دعاء لکھنا شروع کردیا۔ جوں جوں آگے بڑھا مضامین ذہن میں اترنے لگے۔ اور اسلاف کبار کی تحریرات مبارکہ نے ڈھارس بندھائی اور فضائل دعاء خود ایک مستقل رسالہ ہوگیا۔ مگر بیان کردہ وجہ کے مطابق یہ فضائل نماز کا ہی جزء ہے۔ اسی لئے اس کو یکجا کردیا ہے۔ انشاء اللہ المولیٰ القدیر ان ان دونوں رسالوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد اور اپنے بزرگوں کی آراء مقدسہ معلوم ہوجانے کے بعد دوسرے رسائل کا سلسلہ شروع کروں گا۔ جو تقریباً بارہ عنوانات پر حاوی ہوگا۔ رب العالمین جل مجدہٗ بطفیل جناب رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کاوش ومحنت کو قبول فرمائے۔ اور اپنے پسندیدہ انعامات سے نوازے۔ آمین۔

سید محمد انتخاب حسین

قدیری نعیمی اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

یاقدیر یابصیر دم مدار
All INDIA MISSION MOJADDID MORADA BADI
آل انڈیا مشن مرادآبادی مجدد
All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

انتساب

میں اپنی اس تصنیف کو اپنے پیر و مرشد سیدنا حضور
تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ مولانا
الحاج شاہ سیّد محمّد عبد القدیر میاں قبلہ شہزادہ
سیدنا حضور تاج العرفا غوث زماں حضور علامہ
مولانا شاہ سیّد محمد عبد البصیر میاں عرف سیدنا حضور اللہ مو
میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام
نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں جو شریعت
وطریقت کا سنگم علم و عمل کا پیکر جن کے چہرہ
پرنور پر ہزاروں آفتاب و ماہتاب مچلتے رہتے
تھے جن کو دیکھنے کے بعد خدا یاد آتا تھا اور دل
پکار اٹھتا تھا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں اور آج بھی جن
کا مزار پرانوار پیلی بھیت شریف
میں مرجع خلائق ہے

انتخاب

فضائلِ دُعار

دُعار خدائے قدیر جل مجدہٗ کی ایک عظیم نعمت ہے جیسے مل جائے دُعار کرنا بندے کا کام ہے۔ اور اس کا قبول فرمانا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔ اس لئے کہ بندہ تو اپنے مولا سے دُعار کرتا ہے۔ اسے کیا معلوم کہ یہ دُعار جو میں نے اپنے رب سے مانگی ہے۔ یہ میرے حق میں اچھی ثابت ہوگی یا بُری بلکہ بندہ تو صرف اُس کے ظاہر کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ عالِم الغیب والشہادہ ہے۔ یعنی ہر غائب و حاضر کو جانتا ہے۔ اس لئے وہ بندے کے لئے اچھا جانتا ہے۔ قبول فرماتا ہے۔ اور جیسے اپنے بندے کے حق میں بُرا جانتا ہے رد فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی بندے کی دُعار قبول نہ ہو تو بھی مقامِ شکر وحمد ہے۔ اور قبول ہو جائے تب بھی مقامِ شکر وحمد ہے۔ اس لئے کہ ایک کمسن و نادان بچہ اگر ماں سے آگ کا انگارہ مانگے تو ظاہر ہے کہ ایک ماں کسی قیمت پر بھی اپنے بچے کو نہیں دیگی۔ بچہ چاہے کتنا ہی روئے ضد کرے مچلے، کیونکہ بچہ تو صرف مانگ رہا ہے۔ اسے انگارے کی قربت سے جو تباہیاں پیدا ہوں گی۔ جو نقصان پہونچے گا جس اذیت و صعوبت کا شکار ہونا پڑے گا۔ وہ بچے کو نہیں معلوم۔ وہ ایک دانا بینا ماں کو معلوم ہے۔ اب کوئی عقلمند انسان ماں کو ظالم کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ بیٹے کی اس مانگ کو رد کر دیا جائے۔ اگرچہ بچے کو کتنا ہی بُرا لگے۔ ظاہر ہے کہ ایک ماں کو اپنے کمسن بچے سے جتنا پیار ہے۔ خدائے پالن ہار کو اپنے بندوں سے بے شمار گونہ زیادہ پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنے بندوں سے بے پناہ پیار ہے۔ وہ کسی قیمت پر اور کسی صورت میں اپنے بندوں کا نقصان قبول نہیں فرمائے گا۔ اس لئے بندے کا حق ہے وہ خدا سے

مانگے۔ مولا تعالیٰ کی مرضی ہے اسے قبول فرمائے یا رد فرمائے ۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو "علم غیب" کی دولت و ثروت سے مالا مال فرمایا ہے انہیں بتعلیم الٰہی یہ معلوم ہے کہ کونسی طلب مفید ہے، اور کونسی مُضر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مستجاب الدعوات بنایا ہے یہ مقام حضرات رسولانِ عظام وانبیار کرام اور اولیار ذوی احترام کو حاصل ہے کہ وہ جو دعار خدا سے مانگتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے بلکہ حضرات انبیار کرام علیٰ نبینا علیہم الصّلوٰۃ والسلام کو ایک دعار تو ایسی دربار حق سے مرحمت کی جاتی ہے کہ جب وہ دعار مانگیں اور جہاں مانگیں اور اس دعار کے ذریعے جو بھی مانگیں، اپنے فضل خاص اور کرم عام سے درجۂ قبولیت عطا فرماتا ہے ۔

حدیث شریف : ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا (مسلم شریف)

ترجمہ : ۔ جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعار ہے تو ہر نبی نے اپنی دعار کو استعمال کرلیا ۔ اور میں نے اپنی دعار کو اپنی قیامت تک کی تمام امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھا ہے اور میری یہ دعار انشار اللہ میرے ہر اس امتی کو پہونچے گی جو اس حالت میں مرا ہو کہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو ۔

تبصرہ : اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیار کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام کو دعار مستجاب و مقبول کی نعمت سے نوازا جاتا ہے ۔ اور یہ

بھی معلوم ہوا کہ تمام ہی انبیاء کرام نے اپنی اپنی دعاؤں کو دنیا میں ہی استعمال فرمایا، اور وہ درجۂ اجابت کو بھی پہونچ گئیں کتنے ہی انبیاء کرام ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی اسپیشل اور مخصوص دعاء کو کفار کی ہلاکت کے لئے استعمال فرمایا۔ جیسے حضرت نوح حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت ہود، علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بعض دوسرے انبیاء کرام نے اپنی اس دعاء کو دوسرے مقاصد کے لئے استعمال فرمایا۔ لیکن حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس دعاء کو اپنی تمام امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کر رکھا ہے۔ جب کل قیامت ہو اور تمام ہی اہل محشر حیران و پریشان ہوں اور میری امت قیامت کے میدان میں مبتلائے مشکلات ہو تو میں اپنی اس دعاء کا استعمال کروں۔ اور اپنی تمام امت کی شفاعت فرما کر پوری امت کو جنتی بنا دوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ شرک جیسے عظیم گناہ یا دوسرے کسی کفر کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ برادران اسلام پہلے آپ یہ سمجھ لیں کہ شرک کسے کہتے ہیں کیونکہ آج کل لوگوں نے مسلمانوں کو مشرک بنانے اور کہنے کا مزاج بنالیا ہے۔ جہاں کسی نے کہا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یا عالم غیب ہیں یا مختار دو عالم ہیں۔ یا مشکل کشا ہیں تو لوگوں کی زبان پر فوراً شرک کا نعرہ آجاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بھی عالم غیب اور حضور بھی عالم غیب۔ اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشا اور حضور بھی مشکل کشا۔ یہ تو شرک ہو گیا۔ جو صفت خدا کی وہی صفت رسول پاک کی۔ میرے بھائیو! یہ سب کرشمہ سازیاں جہالت و نادانی کی ہیں۔ اگر شرک کے معنیٰ کو سمجھ لیتے تو کوئی مغالطہ نہ خود کو ہوتا اور نہ دوسروں کو دیتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنے کا نام شرک ہے۔ اب یہ غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کیا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور تمام صفات مبارکہ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اگر یہ صفت کسی میں جانے یا مانے تو مشرک ہو گا۔ اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ جس طرح اللہ

تعالیٰ ہمیشہ سے ہے ویسے ہی فلاں نبی یا فلاں رسول ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یا فلاں بزرگ میں فلاں صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی تو یقیناً شرک ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہے گی۔ اور فلاں نبی یا فلاں ولی کو اللہ تعالیٰ نے یہ صفت جب سے دی جب سے ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے جس نبی یا ولی کی ذات کو جب سے پیدا فرمایا ہے تب سے ہے اس میں شرک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ رؤف بھی ہے اور رحیم بھی جیسا کہ سورہ فاتحہ شریف اور بسم اللہ شریف میں الرحمٰن الرحیم اور دوسرے پارے کے دوسرے پاؤ کے آخری رکوع میں وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ۔ اور دوسرے مقامات پر بھی یہ عبارت آئی ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور رؤف بھی۔ مگر گیارہویں پارہ کے پہلے پاؤ اور آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف بھی فرمایا۔ اور رحیم بھی۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رؤف بھی ہیں رحیم بھی۔ اب کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ جو صفت خدا کی وہی رسول خدا کی نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ خدا رحیم ہے تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کو کسی نے رحیم نہیں بنایا۔ وہ از خود رحیم ہے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہی جب ہمیشہ سے نہیں تو کسی صفت کے ہمیشہ سے ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب حضور کی ذات ہمیشہ سے نہیں تو حضور کی صفات عالیہ ہی ہمیشہ سے کب ہوں گی۔ اور جب ذات مبارکہ ہی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ تو ان کی کوئی صفت ذاتی کب ہو گی۔ بلکہ ہر صفت ہر خوبی ہر کمال اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہو گا۔ تو اب شرک کا کیا سوال۔ ہاں اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی شریک مانے یا کسی کو خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرائے۔ تو شرک ہو گا۔ ہم غور کریں۔ اگر کسی بھی اچھے

بھلے انسان سے پوچھیں کہ آپ سنتے ہیں وہ کہے گا۔ بیشک آپ پوچھیں۔ آپ دیکھتے ہیں تو وہ کہے گا بے شک آپ پوچھیں آپ زندہ ہیں تو وہ کہے گا بے شک اب اگر کوئی بے وقوف یہ کہنے لگے کہ یہ تو بہت بڑا اور کھلا شرک ہے کہ خدا بھی زندہ آپ بھی زندہ، خدا بھی سنتا ہے اور آپ بھی سنتے ہیں۔ خدا بھی دیکھتا ہے آپ بھی دیکھتے ہیں۔ اس وقت صرف یہی کہا جائے گا کہ جناب شرک نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا کی صفت صرف سننا دیکھنا اور زندہ رہنا نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے سنتا ہے دیکھتا اور زندہ ہے اور ہمیشہ سنتا دیکھتا زندہ رہے گا۔ اگر خدا کی یہ صفت کسی میں مانی جائے تو شرک ہوگا۔ اور انسانی صفات خدا کی عطا کردہ ہیں۔ اور خدا کی صفات کسی کی عطا کردہ نہیں ہے

وہ خدا بھی غیب داں ہے یہ نبی بھی غیب داں ہیں
ہے خدا کا علم ذاتی تو نبی کا ہے عطائی (شمائل انتخاب)

بہرحال جس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ اس کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اور وہ دعار رنگ لائے گی جیسے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھا ہے۔

بہرحال دعار ایک بڑی نعمت ہے۔ دعار کے معنی ہیں کہ بندہ انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ اپنے پروردگار سے مانگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (قرآن کریم)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ اور تم محتاج ہو۔

محتاج جب اتنے بڑے غنی کے دربار میں پہنچے تو یقین واعتماد کے ساتھ پہنچے۔ ناامیدی مایوسی حوصلہ شکنی کو قریب نہ آنے دے۔

حدیث شریف:۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا

ترجمہ:۔ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے

دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَالْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا مُکْرِہَ لَہٗ ، بخاری شریف۔

کوئی دعاء مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ تو چاہے تو مجھے بخشدے تو چاہے تو مجھ پر رحم فرمادے تو چاہے تو مجھے رزق دیدے بلکہ پورے یقین کے ساتھ دعاء مانگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے کوئی مجبور کرنیوالا ہے۔

تبصرہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندے کو اپنے رب کے حضور پورے یقین کے ساتھ دعا کرنا چاہیئے۔ اور ایسا انداز دعاء میں نہ ہونا چاہیئے جس سے نا امیدی و مایوسی ٹپکتی ہو یا بے رغبتی ظاہر ہوتی ہو۔ بلکہ دعاء کے کلمات ایسے ہوں جن کے ایک ایک حرف سے ضرورت، احتیاج، تڑپ، لگن، یقین پھوٹا پڑتا ہو۔ کیونکہ بندہ ایسے دربار میں کھڑا ہے۔ جس کی شان یہ ہے ؏

دامن ہی اپنا تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگے تو کامل یقین اور انتہائی رغبت کے ساتھ مانگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں جسے۔ جو چاہے عطا فرما دے۔ یعنی جو چیز ہمارے لئے انتہائی مشکل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اتنی ہی آسان۔ اگر تمام جہاں کے انسانوں کی آرزوئیں اور تمنائیں پوری فرمادے تو یہ تمام اس کے بحر کرم کے ایک قطرے سے بھی کم ہے۔ مانگنے میں اعتماد و یقین اور رغبت ہونا لازمی ہے۔ مثلاً دعاء میں اپنی ضرورت کو پیش کرے اور کہے کہ اے اللہ میری اس مراد کو ضرور پورا فرمادے۔ تیرے دربار سے لے کر اٹھوں گا۔ تیرے سوا میرا کون حقیقی مراد کو پورا فرمانے والا ہے۔ یعنی یقین کی شان دعاء سے عیاں ہو، رحمت کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ اور دعاء اجابت کو پہنچ جاتی ہے ۔

جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو

در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

کبھی مایوسی، اداسی، ناامیدی کو قریب نہ آنے دے اور اگر دعا کے مقبول ہونے میں دیر لگے تو اس سے تنگ دل نہ ہو بلکہ قبول نہ ہونے کے اسباب تلاش کرے

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحْمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِكَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ (مسلم شریف)

ترجمہ: جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ مانگے۔ جب تک جلد بازی سے کام نہ لے عرض کیا گیا یارسول اللہ جلد بازی کیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں نے دعاء مانگی۔ مجھے امید نہیں کہ قبول ہو، اور اس پر دل تنگ ہو جائے اور دعاء مانگنا چھوڑ دے۔

تبصرہ: اس حدیث پاک میں اشارہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے قبولیت میں دیر بھی لگے تو مایوسی، ناامیدی اور تنگ دلی نہ ہونے دے بلکہ زبان سے دعاء کرے اور دل سے راضی برضائے الٰہی رہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت موسیٰ اور سیدنا حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کے ہلاک ہونے کی دعاء مانگی تو چالیس سال کے بعد قبولیت کا ظہور ہوا۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں چالیس سال روئے اور اپنے رب کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے بلکہ اپنے بچوں سے فرمایا کہ بچو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ غرضیکہ بندے کا کام ہے دعاء کرنا خدا سے مانگنا ہمیں اپنے کام میں پوری لگن کے ساتھ لگا رہنا

چاہیئے۔ قبول فرمانا یا نہ فرمانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہمیں اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے کام پر موقوف کرنا چاہیئے۔ اور جب ایک مسلمان دعار کرے تو اس دعار میں اپنے بھائیوں کو بھی شریک کر لے یعنی مسلمانوں کے لئے بھی دعا کرے کیونکہ اس دعار کرنے والے کو بہت بڑی بشارت دی گئی ہے۔

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَہْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔ مسلم شریف

ترجمہ:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردِ مومن کی اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس کے سرہانے ایک فرشتہ ضرور مقرر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعار خیر کرتا ہے۔ تو وہ مقررہ فرشتہ اس دعار پر آمین کہتا ہے۔ اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل ہے۔

تبصرہ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اسلام میں اخلاص کی بڑی قدر ہے کیونکہ اگر کسی کے سامنے اس کی تعریف کی جائے یا اس کے لئے کلمات خیر کہے جائیں یا اس کے لئے دعار کی جائے تو اس میں ریا چاپلوسی خوشامد کا احتمال ہے۔ مگر کسی کے پس پشت اور اس کے غائبانے میں اس کیلئے کلمات خیر یا دعار کی جائے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ صرف اور صرف خلوص کی بنیاد پر ہوگا۔ اسی خلوص کا مقام یہ ہوگا۔ کہ ایک فرشتہ اسی کام کے لئے مامور ہوگا جو اس مردِ مومن کی دعار پر آمین کہے۔ اور یہ فرشتہ ان فرشتوں کے علاوہ ہوگا جو نامۂ اعمال لکھتے ہیں۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ دعار کرے گا۔ اپنے مومن بھائی کے لئے مگر اللہ تعالیٰ اسی کے مثل دعار کرنے والے کو بھی عطا فرمائے گا۔ اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی کے

لئے دعار خیر کرنا کتنا اچھا کام اور نیک عمل ہے۔ مسلمانوں کا حدیث پاک پر عمل ہے کہ جب اپنے کسی بھائی کا انتقال ہو جاتا ہے تو مسلمان بھائی اس کے لئے دعار کرتے ہیں محافل ایصال ثواب منعقد کرتے ہیں کبھی تیجے کے نام پر کبھی دسویں اور چالیس ویں کے نام پر کبھی چھمائی اور برسی کے نام پر یہ سب اپنے مومن بھائی کی خیر خواہی اور دعار خیر ہے۔ ہماری ان محافل میں فرشتہ مقرر ہوتا ہے۔ جو ہماری دعاؤں پر آمین فرماتا ہے۔ اور اس محفل ایصال ثواب کا جو فائدہ ہمارے بھائی کو پہونچتا ہے۔ وہی فائدہ ہمیں بھی یعنی اتنا ہی ایصال ثواب ہم کو بھی ہوتا ہے۔ بہر حال ایک مومن بھائی کے لئے دعار خیر کسی وقت بھی ہو کسی نام سے بھی ہو اور کسی محفل خیر میں ہو وہ دونوں ہی کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی پس غیبت ان کے لئے دعار خیر ایصال ثواب کرتے رہیں۔ اس میں اپنا بھی بھلا ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کا اور کبھی اپنی زبان سے ایسے کلمات نہ نکالیں جو بد دعار کے ہوں کیونکہ پتہ نہیں وہ وقت قبولیت کا ہو۔

حدیث شریف:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ مسلم شریف

ترجمہ:- جناب رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر بد دعار نہ کرو۔ اور نہ اپنی اولاد پر بد دعار کرو، اور نہ اپنے مالوں پر بد دعار کرو، اور کہیں ایسا اتفاق نہ ہو جائے کہ وہ ایسی ساعت ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ مل جائے پس تمہاری دعار قبول ہو جائے۔

تبصرہ کتنا صاف اور صریح بیان ہے کہ اپنی جانوں، اپنے مالوں اپنے بچوں کو بد دعار نہ کرنی چاہیئے۔ اور کوسنے پیٹنے سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ ایسی

ساعت وگھڑی ہے۔ جس میں منہ مانگا ملتا ہے۔ اور دعار قبول ہوتی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ بد دعار بھی قبول ہو جائیگی۔ اس وقت تو غصے اور جلال میں جو منہ میں آیا کہہ دیا۔ مگر جب قبول ہوئی اور اولاد یا مال یا جان پر پڑی تو اب ہائے توبہ مچاتے ہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ یہ تو اپنے پیروں میں آپ کلہاڑی ماری ہے۔ لہٰذا اپنے کسی بھی مومن بھائی یا اولاد مال و جان کی بد دعا نہ کریں۔ بلکہ اچھی دعار کریں۔ اور منہ سے اچھے کلمات نکالیں۔ ورنہ بعد میں پچھتانا ہوگا۔ حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی پیاری اور رحمت بھری تعلیم ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ خدا نے انہیں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ وہ تو رحمت ہی ہیں۔ ان کی ہر ادا رحمت ہر گفتگو رحمت۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعار کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمْ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ، ابن ماجہ شریف ،

ترجمہ:۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعار عبادت ہی ہے پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعار مانگو میں تمہاری دعار قبول فرماؤں گا۔

تبصرہ اس حدیث پاک میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دعار جہاں خدا سے لینے کا ذریعہ ہے۔ وہیں ایک مستقل عبادت بھی ہے۔ اگر کسی کی دعار مقبول نہ ہو۔ اور مطلوب دعار کے ذریعہ نہ ملے تو وہ اپنے آپ کو نامراد ناکام تصور نہ کرے کہ اتنا وقت دعار میں بیکار گیا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اتنے وقت کچھ اور دھندہ کرتے تو فائدہ ہوتا۔ اگر دعار قبول ہو جائے تو **سُبْحَانَ اللّٰہِ** اور نہ ہو تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** اس لئے کہ دعار اپنی جگہ مستقل عبادت بھی تو ہے۔ اگر مطلوب نہ ملا تو عبادت کا ثواب تو بہر حال ملے گا۔ اور آخرت کے ذخیرہ میں اضافہ

تو بہرحال ہو گا۔ یہ تو پہلے ہی عرض کیا جاچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعار کو قبول فرماتا ہے اگر وہ بندے کے لئے مفید ہو ورنہ رد بھی فرمادیتا ہے۔ لیکن دعار کے مقبول ہونے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) مدعا پورا ہو جائے یعنی مطلوب ہی مل جائے۔

(۲) اس دعار کی برکت سے اللہ تعالیٰ آنے والی کوئی آفت یا بلا ٹال دے۔

(۳) درجات ومراتب میں بلندی عطا فرما دے۔

اس لئے کسی بھی مسلمان کو دعار کرنے کے بعد مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ اس دعار کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کسی آنے والی بلار کو دور فرما دیا ہو یا ہمارے درجہ میں بلندی عطا فرمائی ہو۔ اس کا فرمان ہے کہ اے میرے بندو تم مجھ سے دعار مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرماؤں گا۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے نہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ بول سکتا ہے۔ منافقین کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ مگر ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدۂ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے عیب ہے اور جھوٹ عیب ہے۔ خدا ہر عیب سے پاک ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سچا ہے تو اس کا ہر وعدہ سچا ہے۔ اس نے اپنے کرم خاص سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں دعار قبول فرماتا ہوں۔ تو ہر مسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری دعار قبول ہوتی ہے۔ قبولیت کے مذکورہ تین درجے ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی درجہ میں ضرور مقبول ہوگی۔ اور جب یہ معلوم ہو گیا کہ دعار عبادت ہے۔ تو دعار سے انحراف عبادت سے انحراف اور عبادت سے انحراف کفر ہے۔ لہٰذا کبھی غرور و تکبر کے باعث دعار کرنے سے کترانا ایمان کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ ہاں راضی برضائے الٰہی رہ کر اگر دعار نہ کرے

تو جائز ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ اچھا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نارِ نمرود میں ڈالا گیا تو آپ نے صبر و سکون اور رضا بالقضا کا مظاہرہ فرمایا۔ ایسے ہی جب حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے شہادت سیدنا حضور امام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر دی تو آپ نے صبر کی دعار فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ اَجْرًا وَّصَبْرًا یعنی اے اللہ حسین کو تو اجر اور صبر عطا فرما۔ حالانکہ یہ دعار بھی فرما سکتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ تو میرے نواسے حسین کو اس امتحان و آزمائش سے بچا۔ مگر یہ دعا نہ فرمائی بلکہ صبر و اجر کی دعار فرما کر راضی برضائے الٰہی کا اصول اپنی امت کو مرحمت فرمایا۔ بہرحال یہ بھی ایک مقام ہے کہ بندہ "رضا بالقضا" کی منزل میں رہے۔ مگر اونچا مقام دعار کا ہے۔ کیونکہ دعار میں شانِ عبدیت کا ظہور زیادہ ہے اور بندے کی عاجزی انکساری خدائے بصیر کو بے پناہ محبوب ہے۔ بلکہ دونوں کا مقام الگ الگ ہے۔ کہیں دعار افضل ہے کہیں "رضا بالقضا" افضل ہے یعنی کہیں خدا سے دعار مانگنا افضل ہے۔ اور کہیں اس کے لکھے پر صبر کرنا افضل ہے عمومی حالات میں دعا مانگنا بہتر و افضل ہے۔ اور امتحان و آزمائش کے موقع پر "رضا بالقضا"، یعنی راضی برضائے خدا رہنا اور اپنے چھٹکارے کی دعا نہ کرنا افضل ہے۔ بہرحال عمومی حالات میں دعار کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ دعار جہاں خدا سے کچھ لینے کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔ وہیں عظیم الشان عبادت بھی ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ عبادت ہے بلکہ۔

حدیث شریف:- **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** ترجمہ:- جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعار عبادت کا مغز ہے

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ - ترمذی شریف (جوہر)

تبصرہ:- یعنی جس طرح کوئی ہڈی بغیر مینگ اور گودے کے اپنی کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتی اسی طرح عبادت بھی بغیر دعار کے خدا کے یہاں کسی قدر و

منزلت کی مستحق نہیں ہوتی رب کریم جل مجدہٗ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ بندہ مجھ سے مانگے۔ گویا کہ دعار عبادت کی جان وجوہر ہے۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعار کو عبادت کا مغز فرما کر دعار کو عبادت کا رکن اعلیٰ قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے موقع پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ میدان عرفات میں جمع ہونے کا نام حج ہے۔ کیونکہ میدان عرفات میں جمع ہوکر بندے انتہائی عجز وانکساری اور رجاجت کے ساتھ دعار مانگتے ہیں۔ اس لئے میدان عرفات میں جمع ہونا حج کا رکن اعلیٰ ہوا۔ اور رکن اعلیٰ ہونے کی وجہ سے حضور نے اسی کو حج بھی فرمادیا ہے حالانکہ ارکان حج اور بھی ہیں۔ دعار خدا کو اس لئے پسند ہے کہ اس میں بندے کی انتہائی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی عظمت کا ظہور ہوتا ہے۔ یعنی دعار میں سوال بھی ہے۔ اور عبادت بھی۔ بندہ اعتراف کرتا ہے کہ میں کچھ نہیں تو سب کچھ ہے۔ میں محتاج ہوں تو غنی ہے۔ میں بے بس اور بیکس ہوں اور تو فریادرس ہے۔ اس سے مولا تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے۔ اسی لئے دعار کو عبادت کا جوہر قرار دیا گیا۔

حدیث شریف:۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

ترجمہ:۔ جناب رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں دعار سے زیادہ کوئی شئے عزیز نہیں۔ ترمذی شریف

تبصرہ:۔ جب یہ معلوم ہوگیا کہ دعار عبادت کا مغز ہے۔ تو اس کی اولیت وافضلیت تو خود ہی آشکارا ہو جاتی ہے۔ بلکہ خدا کے یہاں بندے کی اگر کچھ قدر ومنزلت ہے تو اس کا ذریعہ دعار ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ترجمہ:۔ اے محبوب آپ فرمادیجئے میرا رب تمہاری پرواہ نہ فرماتا اگر تمہاری دعائیں نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ خدائے قدیر کے دربار پاک میں ہماری جو کچھ قدر ومنزلت ہے وہ سب دعار کی برکت وثمرہ ہے۔ اسی لئے حدیث

پاک میں فرمایا کہ خدائے پاک کے یہاں دعار سے زیادہ کوئی چیز بندے کی عزیز نہیں۔ ہر عبادت دعار میں شامل ہے۔ یہاں پر ایک شبہ کا ازالہ کر دینا بھی ضروری کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ عزت والا وہ ہے جس کا تقویٰ زیادہ ہے۔ قرآن میں تو تقویٰ کو خدا کی بارگاہ میں عزت کا سبب بتایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں اور قرآن کریم کی دوسری آیت کریمہ میں دعار کو۔ آپ قطعاً یہ نہ سوچیں کہ یہ تو تضاد بیانی ہے۔ بلکہ دعار بھی تقویٰ کا رکن ہے۔ لہٰذا کوئی تضاد و اختلاف نہ رہا۔

حدیث شریف، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ترمذی شریف بہ تاؤ

ترجمہ:۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا کو نہیں ٹالتی ہے مگر دعا اور عمر کو نہیں بڑھاتا ہے۔ مگر اچھا برتاؤ۔

تبصرہ: یعنی دعار آنے والی آفتوں اور بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔ اور دعار کرنے والے مومن بندوں کو آفات ناگہانی سے بچا لیتی ہے۔ اور ماں باپ اعزا اور اقربار کے ساتھ اچھا برتاؤ حسن سلوک عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ ہے حسن سلوک اور دعار کی برکتیں۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری عمر میں برکتیں ہو جائیں اور آفات و بلیات سے محفوظ رہیں تو دعار اور حسن سلوک کو اپنا شعار بنائیں۔ دعار نہ صرف یہ کہ آنے والی آفتوں اور بلاؤں کو دور کر دیتی ہے۔ بلکہ جو آفات و بلیات اور مشکلات نازل ہو گئی ہوں انہیں بھی دور کر دیتی ہے۔

حدیث شریف، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ جناب رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک دعار

اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ
ترمذی شریف

فائدہ دیتی ہے۔ ان بلاؤں میں جو نازل ہو چکیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہوں۔ تو اے خدائے تعالیٰ کے بندو، دعاء کا التزام کرو۔

تبصرہ: اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ آفت و بلا نازل ہونے کا انتظار نہ کریں۔ کہ جب کوئی مصیبت آئے گی تو دیکھا جائے گا دعاء کریں گے نہیں بلکہ راحت و امن، سکون و اطمینان کے زمانے میں بھی دعاء کرنی چاہیئے۔ تاکہ آنے والی بلا اس دعاء کی برکت سے رک جائے۔ اور اگر نہ آئی ہے اور نہ آنے والی ہے تو عبادت کا ثواب اپنی جگہ ہے۔ دعاء خدا کی ایسی نعمت ہے کہ جس حال میں بھی کی جائے سود مند ہے ؎

دکھ میں خدا کو یاد کریں سکھ میں کریں نہ یاد!
سکھ میں خدا کو یاد کریں تو دکھ سے ہوں برباد

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ
ترمذی شریف

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے۔ کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت مشکلات کے دور ہونے کا انتظار کرنا ہے۔

تبصرہ: اس حدیث پاک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ خدا سے اپنی دعاؤں میں فضل کا سوال کرو۔ نہ کہ عدل کا۔ کیونکہ عدل کہتے ہیں کام کے بدلے میں جو دیا جائے۔ اور فضل کہتے جو بلا معاوضہ

عرف اپنی مہربانی سے عنایت فرمایا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ عدل فرمائے تو ہم کہیں کے نہ رہیں۔ سخت پریشانی کا شکار ہو جائیں اور اس کی نعمتوں کا تو کیا معنیٰ ایک نعمت کا بھی بدلہ ادا نہ کر سکیں گے۔ بلکہ وہ جو بھی عنایت فرمائے یہ اس کا فضل محض اور کرم محض ہے۔ اور اس میں خدا کی شان عالی کا اظہار و اعلان بھی ہے۔ ہر سخی کے دروازے سے بدلہ ملتا ہے۔ مگر در کریم سے محض عنایت نوازش مہربانی کی بنا پر سب کچھ ملتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُعار کرنے کے بعد قبولیت کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے یعنی اگر دُعار کی قبولیت میں دیر ہو تو خدا کی بارگاہ میں شکایت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ مایوس اور نا امید ہونا چاہیئے۔ بلکہ یقین رکھئے کہ میری دعار قبول ہوگی۔ اس لئے کہ اس کا فرمان عالی شان ہے۔ مجھ سے دعار مانگو میں عطا فرماؤں گا۔ بندے کی شان بندگی اسی میں ہے کہ وہ غرور و تکبر کو قریب نہ آنے دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اگر غرور و گھمنڈ کا پتلا بنکر دُعار مانگنے سے کترائے گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو جائیگا۔ اور جس پر خدا تعالیٰ کا غضب ہو، اس کو کہاں اماں مل سکتی ہے۔

حدیث شریف:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ترمذی شریف

ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے (غرور و تکبر کی وجہ سے) نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ فرماتا ہے۔

تبصرہ:- یہاں حدیث پاک میں ان ہی نہ مانگنے والوں پر اللہ تعالیٰ غصہ فرماتا ہے۔ جو غرور و تکبر کی وجہ سے خدا کے دربار میں ہاتھ پھیلانے سے جھجکتے ہیں۔ یہاں پر یہ مقام بھی قابل غور ہے کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو ہر وقت سوال کرنے سے نہ اکتا جائے۔ اور ناراض نہ ہو۔ حتیٰ کہ اگر ایک لاڈلا بیٹا بھی ہر وقت

All India Mission Mojaddid Moradabad

ماں باپ کے سامنے دست سوال پھیلاتے رکھے اور مانگتا رہے تو ماں باپ بھی چڑ جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسا رحیم ہے ایسا کریم ہے ایسا داتا ہے، ایسا عطا کرنے والا ہے کہ جو اس سے نہ مانگے اس سے ناراض اور جو اس سے خوب مانگے بار بار مانگے اس سے راضی ہوتا ہے۔ خدا کی بارگاہ میں بندے کے اعمال میں سب سے عزیز و بزرگ عمل دعاء ہے یعنی مانگنا ہے۔

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْأَلَ الْعَافِیَۃَ

ترمذی شریف

ترجمہ:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس کے لئے دعاء کا دروازہ کھولا جائے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ عافیت سے بڑھ کر کوئی کیسی چیز اللہ تعالیٰ سے نہ مانگی گئی ہو جو اسے زیادہ پیاری ہو۔

تبصرہ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جس بندے کے لئے دعاء کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور اسے خدا سے دعائیں مانگنے کی توفیق ہو گئی تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے لئے رحمت کے دروازوں کو کھول دیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو تو عافیت یعنی سلامتی مانگو۔ ایمان کی سلامتی مانگو۔ زندگی کی سلامتی مانگو۔ قبر و حشر کی سلامتی مانگو۔ ظاہری، باطنی، چھوٹی و بڑی آفتوں مصیبتوں سے سلامتی مانگو گویا کہ یہ دعاء جامع الدعاء ہے کہ مکمل عافیت مانگی جائے۔ اور عافیت بھی وہ مانگو جو علم الٰہی میں ہمارے لئے عافیت ہو نہ وہ کہ جو ہمارے علم میں ہمارے لئے عافیت ہو، ہمارے علم میں خطا کا امکان ہے۔ اس کا علم پاک خطا سے پاک ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی بہترین دعا سکھا دیجئے۔ حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت مانگو۔

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ترمذی شریف

ترجمہ:۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبتوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمائے تو وہ خوش حالی کے زمانے میں خوب دعا مانگا کرے۔

تبصرہ:۔ جو بندہ امن و عافیت اور خوش حالی کے زمانہ میں دعا کرتا ہے اس کا اپنے رب سے رابطہ رہتا ہے۔ اور جو بندہ صرف مشکلات میں دعا مانگتا ہے۔ اس کا رابطہ وقتی اور خود غرضی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اُنکی کو در کریم پر حاضر ہوا ہے۔ بخلاف اس کے جو ہر حال و ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں سرگرم عمل رہتا ہے۔ اور اپنے مولا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے۔ اس کی طرف رحمت جلد متوجہ ہوتی ہے۔ خصوصی انعامات کی بارش ہوتی ہے کہ یہ بندہ ہر حال میں میرے ہی دربار کی طرف رُخ کرتا ہے۔ اسی لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش حالی میں خوب دعائیں کیا کرو۔ تاکہ رب سے رابطہ رہے۔ اور مشکلات میں جب دعا کرو تو اس سابقہ رابطے کا فائدہ تمہیں میسر آسکے۔ اور رحمتوں کا ساون بھادوں برسے۔ زمانۂ راحت میں خدا کو بھول جانا اور زمانۂ مصیبت میں خدا کو پکارنا اور اس سے دعائیں مانگنا یہ شان بندگی کے منافی ہے۔ چنانچہ مشکل میں بندہ جب در کریم پر حاضر ہوتا ہے۔ اور دعائیں مانگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پر مصیبت رہنے دو۔ تاکہ اسی بہانے میرے دروازے پر حاضر رہے۔ ۲۵ ویں پارہ کے پہلے

رکوع میں ہے۔ اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے۔ اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اور جب تکلیف پہونچتی ہے تو چوڑی دعار والا ہو جاتا ہے۔

خدائے قدیر اپنے رسول بشیر و نذیر کے صدقے میں ہر حال میں دعائیں مانگنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

حدیث شریف:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ۔

ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعار مانگو قبولیت کے یقین کے ساتھ اور جان لو بے شک اللہ تعالیٰ غافل، ولا پرواہ کی دعار قبول نہیں فرماتا۔

ترمذی شریف، تبصرہ دعار مانگتے وقت بندے کو اپنی دعار کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ میری دعار قبول فرمائے گا۔ اور دعار کرتے وقت حضور قلب رہے۔ یہ دعار کی جان ہے۔ اگر زبان پر تو الفاظ دعار ہیں اور دل بازار و کاروبار میں لگا ہوا ہے۔ تو یقین رکھیئے کہ آپ کی دعار مردود ہے۔ مقبول نہیں۔ دعار کے مقبول ہونے کے لئے اہم شرط ہے، زبان و دل۔ خیال و دھیان سب کا مرکز ذات باری اور ذات الٰہی ہو۔

حدیث شریف:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا۔

ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا پروردگار حیا والا کرم والا ہے۔ اس سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ اس کے دربار میں ہاتھ پھیلائے وہ انہیں خالی واپس فرمادے۔

(ابوداؤد، دعوات کبیر شریف)

تبصرہ: سبحان اللہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیارا راز افشاء فرمایا ہے۔ جو بندہ یقین کی چاندی لے کر در حق پر حاضر ہوتا ہے اور دست سوال دراز کرتا ہے۔ تو رب کریم اپنے کرم خاص اور فضل عام سے اپنے بندے کو اپنے دربار سے خالی واپس نہیں فرماتا۔ بلکہ کاسۂ گدا میں کچھ نہ کچھ ڈال ہی دیتا ہے۔ مگر یہاں یہ بھی ذہن میں محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم یا احادیث کریمہ میں جہاں کہیں اس قسم کے الفاظ استعمال ہوئے۔ جیسے حیاء وغیرہ یہاں ان کے ظاہر معنیٰ ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ ان الفاظ کے معنیٰ کے جو نتائج ہیں وہ مراد ہیں، حیاء کے جو ظاہری معنیٰ ہیں "شرم"، وہ خدا کے لئے نہیں کیے جائیں گے۔ چونکہ یہ خدا کی شان سے بعید ہیں۔

حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء میں ہاتھ اٹھاتے تو ہاتھوں کو نہ گراتے جب تک دونوں ہاتھوں کو اپنے منہ پر نہ پھیر لیتے۔

تبصرہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ دعاء کے آداب میں سے یہ ہے کہ ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے جائیں۔ کیونکہ آسمان دعاء کا قبلہ ہے رزق و رحمت کے آنے کی جگہ، اس لئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، نہ اس لئے کہ معاذ اللہ تعالیٰ، پروردگار عالم جل مجدہٗ آسمان میں رہتا ہے۔ جس طرح کہ ملازمین تنخواہ کے لئے خزانے پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ خزانہ وہاں موجود ہے نہ کہ خود بادشاہ وہاں موجود ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ دعاء میں ہاتھ اٹھایا کریں اور سنت نبوی یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو گرانے سے پہلے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھوں کو ملیں۔ اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو مثلاً کھانا کھایا ہے۔ شوربا ہاتھ میں لگا ہوا

All India Mission Mojaddid Moradabadi

ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اب اگر یہ منہ پر ہاتھ پھیرے گا تو منہ پر سالن لگ جائے گا۔ جو تکلیف کا باعث بھی ہوگا۔ اور دوسری پریشانیوں کا سبب بھی۔ مگر جیسے اذان کے بعد کی دُعا ہے اس میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ نہ اٹھانے کے سلسلے میں کوئی عذر شرعی نہیں ہے۔ اور اٹھانے میں بہت سے فائدے ہیں مثلاً جن لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اذان کے بعد بھی دُعا ہے۔ اور وہ دُعا چونکہ عظمت نبوی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس لئے اعلان عظمت مصطفےٰ بھی ہے۔

حدیث شریف :۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ۔ ترجمہ :۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔

ابو داؤد شریف

تبصرہ :۔ حدیث شریف میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع دعاؤں کو پسند فرمایا ہے۔ جامع دُعا اس دُعا کو کہتے ہیں جس کے الفاظ تو مختصر ہوں مگر معنیٰ زیادہ ہوں۔ جیسے آپ نے دعا کی۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ :۔ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے۔ ہمیں آخرت میں بھلائی دے۔ اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تجھ سے معافی اور خیریت وسلامتی مانگتا ہوں۔ دین میں دنیا میں اور آخرت میں،، یہ اور اس قسم کی دعائیں الفاظ وحروف کے اعتبار سے تو انتہائی مختصر ہیں مگر معنیٰ کے اعتبار

سے انتہائی جامع اور مکمل ایسی دعاؤں کو، جامع دعائیں کہا جاتا ہے۔ انہیں حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے۔ یہ عمومی حالات میں ہے۔ بعض مخصوص موقعوں پر خود حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص دعائیں بھی۔ فرماتے ہیں۔ یعنی عام حالات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعائیں فرماتے۔ اور خاص حالات میں تفصیل کے ساتھ بھی دعاء فرماتے جیسے بارش کی دعاء قحط و وباء کو دور کرنے کی دعاء

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

ترجمہ: جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بہت جلد قبول ہونے والی دعاء غائب کی غائب کے لئے ہے۔

ابوداؤد شریف

تبصرہ: پیٹھ پیچھے اپنے بھائی سے دعاء کرنے میں خلوص و اخلاص ہی کارفرما ہوتا ہے۔ اور خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور کسی کے سامنے اس کے لئے دعاء کی جائے تو اس میں خوشامد چاپلوسی اور ریاء و نمائش کا احتمال ہے۔ اور خلوص کی خدا تعالیٰ کے یہاں بڑی قدر ہے۔ اسی لئے جناب رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے غائبانے میں اس کے لئے دعاء کی جائے۔ تو وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ چونکہ اس کا آپ سے مطالبہ بھی نہیں اور خوشامد و چاپلوسی بھی نہیں۔ صرف اپنے بھائی کی بھلائی و خیر خواہی کا جذبہ ہے اس حدیث پاک کی روشنی میں محافل ایصال ثواب کی عظمت اور محبت اور بھی اجاگر ہو جاتی ہے۔ جس جس بھائی کے لئے آپ ایصال ثواب کر رہے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے غائب ہے۔ اور ہم اس کے لئے دعاء کر رہے ہیں۔ تو دعاء یہ محفل ایصال ثواب دربار ایزدی میں بڑی سرعت کے ساتھ

All India Mission Mojaddid Moradabadi

اجابت وقبولیت کو پہونچ کر مسلمانوں کے نفع کا سبب بن جاتی ہے۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھمائی۔ برسی۔ گیارہویں شریف۔ بارہویں شریف تمام ہی مجالس میں ایصال ثواب کی منفعت جانی پہچانی جاسکتی ہے تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمایئے۔ کتاب "مشاغل انتخاب، کشف الحجاب۔

حدیث شریف:۔ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّ فِعْلَکُمْ اَیْفَعْکُمْ بِدْعَۃٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ھٰذَا یَعْنِیْ اِلَی الْقَدْرِ
مسند احمد

ترجمہ:۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تمہارا زیادہ ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ ہاتھ نہ اٹھائے یعنی سینے تک۔

تبصرہ:۔ دعاؤں میں ہاتھ کہاں تک اٹھانا چاہیئے۔ حدیث پاک نے وضاحت کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی کہ ہاتھ دعا میں سینے تک ہونے چاہئیں۔ یہی عمومی حکم ہے۔ ہاں کسی خاص موقع پر ہاتھ کاندھے تک یا سر تک بھی بلند کئے جاسکتے ہیں۔ جیسے نماز استسقاء مگر یہ کہ ہر دعا میں ہاتھ سر تک اٹھائے جائیں تو یہ سنت نبوی کے خلاف ہوگا۔ اور بدعت ہوگا جیسا کہ خود سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیث پاک آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ قریب قریب تمام ہی مسلمانوں کا اس پر عمل ہے کہ دعا میں ہاتھ سینے تک اٹھاتے ہیں۔

حدیث شریف:۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم

فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ اَشْرِکْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَانَ فَقَالَ کَلِمَۃً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِھَا الدُّنْیَا۔

(ابوداؤد شریف)

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عُمرہ کی اجازت مانگی تو حضور نے مجھے اجازت دی۔ اور فرمایا اے میرے بھیّا ہمیں بھی دُعار میں شامل کرنا۔ اور ہمیں بھول نہ جانا تو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ یہ ایسی بات ہے کہ مجھے اس کے بدلے دنیا بھی ملے تو پسند نہیں۔

تبصرہ :۔ اس حدیث پاک سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ بڑا اپنے چھوٹے سے دُعار کا طالب ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔ دوسرے یہ کہ جب کوئی مومن حج کرنے کے لیے جائے تو اس سے دعار کی درخواست کرنا سنت نبوی ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے عمر مکہ معظمہ حج کرنے کے لئے جارہے ہو۔ ہر مقام و ہر موقعہ پر ہم پر درود شریف پڑھتے رہنا۔ اور ہم پر درود شریف پڑھنے کو نہ بھولنا۔ تاکہ درود شریف کی برکت سے تمہاری ہر دُعا اور ہر عبادت خصوصًا حج قبولیت کی منزل سے ہمکنار ہو۔ حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اعلیٰ درجہ کی دُعار درود شریف ہے۔ اور کوئی بدنصیب یہ نہ سوچے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دُعار کے محتاج ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ درِ کریم سے بھیک لینے کی بہترین تدبیر ہے۔ جیسے ہمارے دروازوں پر بھکاری آتے ہیں۔ اور ہمارے دربار، اولاد وغیرہما کے لیے دُعائیں مانگتے ہوئے آتے ہیں۔ اور انہیں بھیک مل جاتی ہے۔ اسی طرح درِ کریم پہ ہو پہنچو تو اس کے محبوب کے لئے دُعائیں مانگتے ہوئے پہنچو، خالی جھولیاں بھر دی جائیں گی۔ حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

بَھَیَّا فرمایا۔ انتہائی کرم تھا۔ نوازش تھی عنایت و مہربانی تھی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب ہم حضور کو بھائی کہہ کر پکاریں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کہہ کر پکارنا حرام ہے۔ اور اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آج تک کسی بھی مومن نے حضور انور کو بھائی کہہ کر نہ پکارا۔ بلکہ یوں کہیے کہ خود جن کو بھائی فرمایا۔ انہوں نے کبھی حضور انور کو بھائی نہ کہا۔ بھلا اب یہ حق کس کو پہنچ سکتا ہے۔ کہ وہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی یا بَھَیَّا کہیں۔ اس کی مزید تفصیل "اطیب البیان" اور "جاء الحق" میں ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث شریف :۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَھْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْہِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ شَتَمْتُہٗ لَعَنْتُہٗ جَلَدْتُہٗ فَاجْعَلْھَا لَہٗ صَلٰوۃً وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (بخاری شریف)

ترجمہ :۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الٰہی میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ تو ہرگز اس کے خلاف نہیں فرمائے گا۔ تو میں انسان ہوں۔ لہٰذا میں جس مسلمان کو ایذا دیدوں۔ اسے برا کہہ دوں بددعاء کر دوں۔ کوڑا مار دوں تو ان کو مومن کے حق میں رحمت پاکی، قربت بنا دے۔ جس کے ذریعہ اسے قیامت کے دن اپنے سے قریب فرما۔

تبصرہ :۔ مذکورہ بالا حدیث پاک میں عہد سے مراد "دعا" ہے یعنی نبی کی کوئی دعاء رد نہیں ہوتی۔ خصوصاً حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء نبی کی دعاء اللہ تبارک وتعالیٰ کے عہد کی طرح ہے۔ جیسے عہد الٰہی کے خلاف کا احتمال نہیں۔ ایسے انبیاء کرام کی دعاء میں بھی رد کا احتمال نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دربار ایزدی میں عرض کرتے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ تو نے مجھے بشر بھی بنایا ہے اور بشریت کے لوازم میں

سے غصہ بھی ہے۔ اگر کسی وقت عالم جلال اور غصہ کی حالت میں کسی مومن و مسلمان کو زبانی یا بدنی تکلیف پہونچا دوں تو میری اس دعا ریا بار کو اس کے حق میں رحمت بنا دے یعنی میری دعا کو اس کے حق میں الٹا لگانا۔ سبحان اللہ کیا شان رحمت للعالمین ہے۔ خدا سے عرض کر رہے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ اگر کسی امتی کے حق میں میری زبان سے کوئی کلمہ ایسا ویسا نکل بھی جائے تو اسے الٹا قبول کرنا۔ یہ بھی دعا ہو کر لگے۔ اور میری بددعا کو قبول نہ فرما۔ اور قبول ہو تو برعکس قبول ہو۔

کل جہاں کا رب ہے اللہ اور ہیں رحمت رسول
یہ بھی ہے مخلوق پر رحمت رسول اللہ کی

چنانچہ یہ اسی عنایت و رحمت کا نتیجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور انور سید عالم صلی اللہ وسلم نے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں ارشاد فرمایا "اے اللہ معاویہ کا پیٹ نہ بھرے"، سیدنا امیر معاویہ اتنے مالدار ہو گئے کہ سیدنا حضرت امام حسن، سیدنا حضرت امام حسین، سیدنا حضرت عقیل برادر سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہم اجمعین کو لاکھوں روپے نذرانے کے طور پر دیا کرتے تھے۔ یعنی رسول پاک کی بددعا حضور انور کے فرمان کے مطابق دعا ہو کر لگی۔ اور حضور کی بددعا امیر معاویہ کے حق میں دعا بن گئی۔

مذکورہ بالا حدیث پاک کا شان نزول بھی ایسا ہی ہے۔

ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کوئی چیز بہت ہی اصرار کے ساتھ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی۔ حضور انور کا دامن پاک پیچھے سے پکڑ کر کھینچا کہ مجھے وہ چیز دے کر جائیے۔ اس پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا۔ اور غصہ کی حالت میں زبان پاک پر آیا "تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں"۔ یہ سن کر سیدتنا حضرت ام المومنین غمگین ہو گئیں۔ تب حضور اقدس سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے پاک جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ سے یہ دُعار کی کہ اے میرے مولا اگر میں کسی مومن کے حق میں بد دُعا کروں یا اسے مار دوں تو اس کے حق میں رحمت بنادے، پاکی بنادے۔ قربت بنادے۔ میری دُعار کو مومن کے حق میں برعکس قبول فرمانا۔ ساتھ ہی ساتھ ایک عقیدہ بھی سمجھ لیں۔ اہلسنت وجماعت کے نزدیک حضور بشر ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حضور بشر نہیں تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار کرنا کفر ہے۔ اسی طرح آپ کو اپنا جیسا بشر کہنا بھی کفر ہے مزید تفصیلات کے لئے تفسیر خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان، تفسیر نعیمی، اطیب البیان، جاء الحق ملاحظہ فرمائیں۔

بہر حال دُعا کرنا بندے کا کام ہے اور اس کا قبول فرمانا یہ مولیٰ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بات ہے۔ ہمیں اپنے کام سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ فضائل دُعار سے متعلق احادیث کریمہ اور ان کا ترجمہ اور تبصرہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ اب انتہائی اختصار کے ساتھ دعار سے متعلق چند اہم مقامات کی نشاندہی بھی ضروری ہے۔

۱ آداب دُعار ۲ دُعار کی قبولیت کے اوقات ۳ دُعار کی قبولیت کے مقامات ۴ کلمات قبولیت ۵ وہ اسباب جن کی وجہ سے دُعار قبول نہیں ہوتی ۶ وہ باتیں جن کو خدا سے نہیں مانگنا چاہیئے۔ ۷ وہ اشخاص جن کی دُعار قبول ہوتی ہے۔ ۸ وہ اعمال صالحہ جن کے کرنے والے کو دُعار کی حاجت نہیں۔

دعار سے متعلق یہ آٹھ مقامات کی نشاندہی قدرے تفصیل کے ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ صرف سرخیوں ہی سے آپ نے ضرورت و

ALL INDIA MISSION MORADA BADI MISSIONMORADABADI

اہمیت کا اندازہ فرما لیا ہوگا۔

دُعار کے آداب و قبولیت کے اسباب

ناظرینِ کرام :۔ آداب دُعار اور قبولیت کے اسباب ساٹھ ہیں جن کو نمبروار بیان کیا جاتا ہے۔

ادب ع۱ :۔ جہاں تک ممکن ہو دل کو غیر کے خیالات سے خالی رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا محل نظر دل ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرماتا تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف بلکہ نظر فرماتا ہے تمہارے دلوں اور عملوں کی طرف۔

ادب ع۲، ۳، ۴ :۔ جسم و جسم کے کپڑے اور مکان پاک و صاف ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نظیف ہے۔ اور نظافت کو دوست رکھتا ہے۔

ادب ع۵ :۔ دُعار سے پہلے کوئی عملِ صالح کرے کہ خدائے کریم جَلَّ مَجْدُہٗ کی رحمت اسکی طرف متوجہ ہو، صدقہ وہ بھی پوشیدہ طور پر اس معاملہ میں پورا اثر رکھتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ صَدَقَةً۔ ترجمہ :۔ تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

ادب ع۶ :۔ جن کے حقوق دُعا کرنے والے کے ذمہ ہوں۔ ادا کرے یا ان سے معاف کرالے۔ مخلوق کے حقوق و مطالبے گردن پر ہوں۔ اور دُعاؤں

All INDIA MISSION MUJADDID MORADABAD

کے لئے ہاتھ اٹھائے جائیں۔ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کے دربار میں بھیک مانگنے جائے اور حالت یہ ہو کہ چاروں طرف سے لوگ اسے چمٹے ہوں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہوں۔ کسی کو مارا، کسی کو گالیاں دیں۔ کسی کا مال لوٹا تو کیا ایسے ماحول میں یہ بھکاری دربار شاہی سے کچھ پا سکتا ہے۔ یا ذلیل و رسوا کر کے نکال دیا جائے گا۔

ادب ۷:۔ کھانے، پینے، لباس و کمائی میں حرام سے بچے کہ حرام خور، حرام کار کی دعاء اکثر مردود و نامقبول ہوتی ہے۔ خدائے قدیر کسب حلال اور اکل حلال کی توفیق بخشے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ادب ۸:۔ دعاء سے پہلے اپنے گزشتہ گناہوں سے سچی پکی توبہ کر لے کیونکہ نافرمانی کی روش پر قائم رہ کر مانگنا بے حیائی ہے۔ توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ ترجمہ:۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے۔ جس نے گناہ ہی نہ کیا ہو۔

ادب ۹:۔ اگر وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوص قلب سے پڑھے۔

ادب ۱۰-۱۱-۱۲:۔ دعاء کے وقت باوضو، قبلہ رو، باادب، دو زانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو یا بہ نیت شکر سجدہ کی حالت میں رہے یہ صورت قرب الٰہی کی سب سے اچھی ہے۔

ادب ۱۳-۱۴:۔ اعضاء کو خاشع اور دل کو حاضر کرے۔ حدیث پاک میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی نہیں سنتا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے کرم کا تو زبان سے اقرار و اعتراف کرتے ہیں۔ اور

اپنے دلوں کو اوروں کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے شکایت کی کہ ہماری دعاء قبول نہیں ہوتی۔ جواب آیا میں ان کی دعاء کیسے قبول کروں وہ زبان سے تو دعاء کرتے ہیں۔ اور دل ان کے غیروں کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

بھائیو! جب تک ہم دل سے اپنی اور تمام خلق کی ہستی خدا تعالیٰ کی ہستی میں گم نہ کر دیں گے۔ رحمتِ خاص جو ہمیشہ سے مخلص بندوں کے لئے مخصوص ہے۔ ہماری طرف متوجہ نہ ہوگی۔ یہ تو بہت ظاہر بات ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں اپنی بڑائی یا اپنی عظمت کی ڈینگیں مارے یا بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور یہ شخص کسی چوبدار یا اہلکار کی طرف دیکھنے لگے۔ تو یہ شخص سزاوار سزا ہوگا نہ کہ مستحق انعام و اکرام۔

ایک دن سیدنا حضرت خواجہ سفیان ثوری قدس سرہٗ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب اس آیت کریمہ پر پہونچے **اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ**

ترجمہ:۔ ”ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں“ روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو لوگوں نے پوچھا۔ تو حضرت خواجہ سفیان ثوری نے جواب میں فرمایا۔ اس وقت مجھے یہ خیال آیا اگر غیب سے ندا آئی۔ اے جھوٹے خاموش ہوجا۔ ہمارا ہی دربار تجھے جھوٹ بولنے کے لئے رہ گیا ہے۔ رات دن رزق کی تلاش میں کوبکو گلی گلی پھرتا ہے۔ اور بیماری کے وقت طبیبوں سے التجا کرتا ہے۔ اور ہم سے کہتا ہے میں تجھ ہی کو پوجتا ہوں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔ تو میں خدائے سمیع و بصیر کو کیا جواب دوں گا۔ اس لئے دعاء کی قبولیت کے لئے ادب یہی ہے کہ دل و زبان ایک دوسرے کے مطابق و موافق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ماسوا ساری دنیا سے امید منقطع کرے۔ نہ نفس سے کام اور نہ مخلوق سے غرض۔ تاکہ شاہد مقصود جلوہ گر ہو اور گوہر مقصود میسر آسکے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ غیر کو اپنا حقیقی معاون سمجھے یہ

بلاشبہ کفر و شرک ہے۔ اور محبوب خدا سمجھ کر مقرّب بارگاہ خدا سمجھ کر یا اس کے دربار میں وسیلہ جان کر انہیں معاون بنانا قطعاً محبوب و مطلوب ہے۔ جیسا کہ آئندہ تفصیل کے ساتھ آئے گا۔

ادب ۱۵ :۔ نیچی نگاہ رکھے ورنہ معاذاللہ رب العالمین زوال بصر (یعنی نگاہ کمزور ہونے) کا خطرہ ہے۔

ادب ۱۶ :۔ دعار کے اول و آخر حمد خدا کرے۔ اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں۔ تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا ہے۔ اور بے شمار عطار فرماتا ہے۔

ادب ۱۷ :۔ اول و آخر حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ان کے آل و اصحاب پر درود شریف پڑھے کیونکہ درود پاک دربار الٰہی میں مقبول ہے۔ اور اور اللہ تعالیٰ کی شان کرم سے بعید ہے کہ اول و آخر کو قبول فرمائے۔ اور درمیان کو رد فرمائے۔ اول و آخر کے طفیل درمیان کو بھی شرف قبولیت سے ضرور سرفراز فرمائے گا۔ چنانچہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث شریف میں ہے۔ دعار زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے۔ جب تک حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھ لیا جاتا یعنی دربار خداوندی تک دعار نہیں پہونچتی۔ بلکہ امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث شریف میں ہے حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعار اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کی بارگاہوں میں نذرانۂ درود شریف نہ پڑھے۔ حدیث پاک کے مبارک کلمات یہ ہیں۔ اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ دعار ایک پرندہ کے مانند ہے۔ اور درود پاک بازوؤں کی جس طرح ایک پرندہ بغیر

پروں کے نہیں اُڑ سکتا ٹھیک اسی طرح دُعار بغیر درود شریف کے دربار خداوندی تک پرواز نہیں کر سکتی۔ درود شریف کا مفصل بیان فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب کے حصے فضائل درود وسلام میں ملاحظہ فرمائیے۔

ادب ۱۸ :۔ دعار مانگنے کے وقت عظمت وجلال الٰہی کے تصور میں ڈوب جائیے۔ اگر اس مبارک تصور نے غلبہ کیا اور زبان بند ہوگئی۔ تو سبحان اللہ، یہ خاموشی ہزاروں عرض اور بے شمار دُعاؤں سے زیادہ کام دے گی۔ کم از کم حیار و ادب، خشوع وخضوع تو ضرور پیدا ہوگا۔ اور یہی روح دعار ہے۔ اس کے بغیر دُعار کی مثال ایسی ہے جیسے تنِ بے جان۔

ادب ۱۹ :۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم وکبیر اور بے شمار نعمتیں اور رحمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو مرحمت فرمائی ہیں۔ ان کو اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے شرمندہ ہو۔ یہ شرمندگی دل شکستگی کا باعث ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے دل شکستہ بندے سے بہت قریب ہے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے۔ اور جس کے لئے دُعار کے دروازے بھی کھول دیئے جائیں۔ اس کے لیے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں۔

ادب ۲۰ :۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اپنے عجز واحتیاج پر نظر رکھے چونکہ یہ گریہ وزاری اور تڑپ کا سبب ہے۔

ادب ۲۱ :۔ دُعار کے شروع میں اللہ تعالیٰ کو اس کے محبوب ناموں سے پکارے۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم پاک اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو اس نام کو تین بار پکارتا ہے۔ تو جواب میں فرشتہ کہتا

ہے۔ کہ بندے مانگ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ تیری طرف متوجہ ہوا۔ اور پانچ بار "یَا رَبَّنَا"، دعاء کے شروع میں کہنا قبولیت دعاء میں بہت مؤثر ہے۔ اس مبارک لفظ "رَبَّنَا" کو قرآن کریم میں پانچ جگہ ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ ترجمہ:۔ تو ان کی دعاء ان کے رب نے قبول فرمالی۔

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے منقول ہے کہ جو شخص عجز کے وقت پانچ مرتبہ "یا ربنا" کہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ جن سے اسے نقصان کا خوف ہے اور خدا تعالیٰ سے جو مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے عطاء فرمائے گا۔ پھر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ
فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ
مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ
أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا
مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے۔ تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے۔ اسے تو نے ضرور رسوائی دی۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔ اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخشدے۔ اور اور ہماری برائیاں دور فرمادے۔ اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۔
قرآن کریم پارہ ۴
سورہ آل عمران

رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ۔ اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا

یعنی ایک ہی پارہ کے ایک ہی رکوع میں مسلسل چار آیات کریمہ میں پانچ جگہ لفظ "ربنا" استعمال ہوا ہے ۔ ان پانچ "ربنا" والی آیات شریفہ کے بعد خوشخبری سنائی گئی ۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا فضل اور برکتیں ظاہر ہیں پوشیدہ نہیں ۔

ادب ۲۲ :۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ و صفات عالیہ اور اس کی مبارک کتابوں خصوصاً قرآن کریم، ملائکہ کرام و انبیاء عظام خصوصاً حضور سید الانام اولیاء ذوی الاحترام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وسیلہ اور حل حاجات کا ذریعہ بنائے کہ محبوبان خدا کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔ اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو ۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو ۔ اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔ فرمان باری تعالیٰ ہے ۔ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ
ترجمہ :۔ وہ مقبول بندے جنہیں تم پوجتے ہو، اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں چنانچہ خود معلم کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے بھی دعا کو وسیلے کے ساتھ مانگنے کی تعلیم فرمائی ہے ۔ چنانچہ ایک نابینا (اندھے) حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ۔ اور اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے بعد مندرجۂ ذیل دعا پڑھنے کا حکم دیا ۔ دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِیَقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ لِیْ

ترمذی، ابن ماجہ
نسائی، بیہقی، طبرانی، ابن خزیمہ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ تیرے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو مہربانی کے نبی ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے توجہ کی۔ آپ کے وسیلے سے اپنے پالنے والے کی طرف اپنی اس حاجت میں تاکہ میرے لئے پوری ہو، اے اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

اور بیہقی نے حدیث پاک میں اتنی عبارت زیادہ کی ہے۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَءَ ترجمہ:۔ بس وہ شخص کھڑا ہوا، اور بینا ہو گیا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ اس شخص نے ایسا کیا اور اچھا ہو گیا۔

مذکورہ بالا دعا جو خود حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی۔ اس میں وسیلے کی کتنی صراحت موجود ہے۔ گویا کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ سب ہی کا مطالبہ ہے کہ خدائے بصیر و قدیر کے دربار پاک سے مانگنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ خدا والوں کو اس کے دربار میں وسیلہ بنایا جائے۔ اس طرح رحمت حق جلد متوجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں مقیم تھے۔ خطاء اجتہادی کی وجہ سے دنیا میں بھیج دیئے گئے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی خطاء اجتہادی پر سینکڑوں سال مسلسل روتے رہے۔ اور تین سو سال تک آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا۔ اور آپ نے دربار خدا میں اتنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا کہ اگر تمام انسانوں کے آنسوؤں کو جمع کر لیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کے آنسوؤں

کو نہیں پہونچ سکتے ۔حیرانی و پریشانی کے عالم میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد آیا کہ وقت پیدائش جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں نے سمجھ لیا تھا کہ بارگاہ ایزدی میں وہ مرتبہ کسی کو حاصل نہیں ہے ۔جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے نام پاک کو اپنے نام اقدس کے ساتھ لکھا ہے ۔لہٰذا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے دعاء بالوسیلہ کی ۔سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،سے روایت ہے کہ سید الانبیاء والمرسلین حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

لَمَّا اقْتَرَفَ اٰدَمُ خَطِيْئَةً قَالَ رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِيْ قَالَ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ

جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطاء اجتہادی کا صدور ہوا ۔سیدنا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (اے آدم) تو نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا ۔عرض کی جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے بنایا ۔اور مجھ میں روح ڈالی ۔میں نے سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو میں نے جان لیا کہ تو نے بے شک اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو

MISSION MOJADDID MORADABADI

عِنْدَ الْحَاكِمِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ اَمَا اِذْ سَئَلْتَنِيْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غَفَرْتُ لَكَ وَمَا خَلَقْتُكَ حاکم

تجھے تمام مخلوق میں زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے سارے جہاں سے زیادہ پیارا ہے۔ اب جبکہ تو نے سوال کیا ہے مجھ سے ان کے وسیلے سے تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت نہ کرتا اور نہ میں تجھے پیدا فرماتا۔

ے خطائے اجتہادی کی معافی کے لئے واللہ۔ شمائل انتخاب

بنایا ہے وسیلہ حضرت آدم نے نام ان کا

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی کہ۔

وَرَاَيْتُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عِنْدَكَ بیہقی وطبرانی

ترجمہ: میں نے ہر جگہ جنت میں لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تو میں نے جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے ہیں۔

آجری کی روایت میں ہے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے عرض کیا۔

فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَعْظَمَ قَدْرًا عِنْدَكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اِسْمَهٗ مَعَ اِسْمِكَ آجری

ترجمہ: میں نے جان لیا، کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔

All India MISSIONMOJADDID MORADABAD

مذکورہ بالا حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دربار خدا میں دعاء کی مقبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے سے زیادہ مقرب کو دربار ایزدی میں وسیلہ بنائے تو رحمت کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ اور لطف وکرم کا ساون برسنے لگتا ہے۔ ہر مومن ومسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خدائے تعالیٰ کے محبوبین اور مقربین یعنی اپنے بزرگان دین کو وسیلہ بنائیں اور یہی ارشاد خداوندی بھی ہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا

قرآن کریم ۱۵ ر

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں۔ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مُقرّب بندوں کی یہ علامت اور نشانی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے میں سے زیادہ مُقرّب کو خدا کے دربار میں وسیلہ بناتے ہیں چنانچہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سب سے زیادہ مُقرّب کو وسیلہ بنایا۔ اسی لئے مسلمان تمام بزرگان دین اولیاء اللہ کو وسیلہ بناتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ کو اپنے سے زیادہ خدا کا مُقرّب سمجھتے ہیں۔ اور جن پر رعونت، غرور وتکبر کا بھوت سوار ہے۔ وہ وسیلے سے کتراتے ہیں۔ گویا کہ وسیلے سے کترانا خدائے پاک کے فرمان سے انحراف وبغاوت اور تعلیمات نبوی سے اجتناب ہے۔ خدائے قدیر اپنے محبوبین ومقربین کے وسیلے سے ہمیں قرآن کریم واحادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ یہاں مسلمانوں کو یہ غور کرنا چاہیئے کہ جب ایک

نبی جو خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں۔ ان کی دعاء بغیر وسیلہ قبول نہ ہوئی یا یوں کہیے کہ تمام انسانوں کے پدر بزرگوار کی دعاء بغیر وسیلہ مصطفے قبول نہ ہوئی تو کیا ہماری دعاء بغیر وسیلہ قبول ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر دعاء وسیلے کے ساتھ مانگیں گے تو یقیناً دعاء قبول ہوگی۔

انتخاب ان کے وسیلے سے خدا دے گا ضرور
ہاتھ دربار الٰہی میں اٹھائے رکھنا (شمائل انتخاب)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ بھی دعاء وسیلے کے ساتھ مانگا کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء کی۔ اَنَا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْقِنَا ترجمہ:۔ الٰہی ہم تیری بارگاہ میں وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا باران رحمت بھیج۔ یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔ اور یہی موقف تمام اولیاء اللہ کا ہے۔ چنانچہ حضور پیران پیر دستگیر سیدنا حضور غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰی بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے وہ تکلیف دور ہو جو کسی سختی میں میرا نام پکارے وہ سختی رفع ہو اور جو کسی حاجت میں مجھے وسیلہ بنائے وہ حاجت پوری ہو۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔ اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْأَلُوْا بِیْ۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو میرے وسیلے سے مانگو۔ اگر مزید تفصیل درکار ہو تو حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی بدایونی علیہ الرحمہ کی کتاب "رحمت خدا بوسیلہ اولیاء" ملاحظہ فرمائیں۔

ادب ۲۳: اپنی عمر میں جو نیک عمل خالص اللہ تعالےٰ کیواسطے ہوا ہو۔ اُسے وسیلہ بنائے کیونکہ ایسے اعمال صالحہ جو لوجہ اللہ ہوں۔ نزول رحمت کا سبب ہیں۔ اور ان اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے خدا کی رحمتیں بندے کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ دعاء قبول ہوتی ہے۔ جیساکہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا لِلّٰہِ صَالِحَۃً فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَۃٌ

ترجمہ: حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا تین آدمی کہیں جارہے تھے۔ ان کو بارش نے آلیا۔ تو وہ ایک پہاڑ کے غار میں گھس گئے۔ پس گر پڑا پہاڑ کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر۔ اور غار کے منہ کو ڈھک دیا۔ تینوں میں سے ہر ایک نے دوسرے سے کہا۔ ان نیک اعمال کی طرف نظر کرو۔ جنہیں تم نے خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہو۔ پھر ان نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرو امید ہے کہ خداوند قدوس غار کے منہ کو کھول دے گا۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں ان سب کو دودھ پلانے کی خاطر بکریاں چراتا تھا۔ شام کو ان کے

MISSION MOHADDID MORADABADI

صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى
عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجَعْتُ
عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْ
بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ
اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ
وَلَدِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ
نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا
اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ
فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ
نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا
كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ
بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ
عِنْدَ رُؤُسِهِمَا
اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا
وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِا
الصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا
وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ
عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ
ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ
حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ

پاس آتا دودھ دوہتا تو اپنے والدین کو
دودھ پلانا شروع کرتا۔ اور بعد میں
اپنے بچوں کو پلاتا۔ اتفاقاً ایک دن
پیڑوں نے مجھے دور کر دیا۔ جب میں واپس
آیا تو شام ہو گئی تھی۔ تو میں نے ماں
باپ کو سوتا پایا۔ میں نے دودھ دوہا
جیسا کہ دوہتا تھا۔ پھر جب میں دودھ
کا برتن لے کر آیا تو میں ان کے سرہانے
کھڑا ہو گیا۔ میں نے ان کو جگانا بھی برا
جانا۔ اور والدین سے پہلے بچوں کو پلانا
بھی۔ اور بچے میرے قدموں میں روتے
اور بلبلاتے رہے۔ میں رات بھر دودھ لئے
کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی میں دودھ
لئے کھڑا رہا بچے روتے اور چلاتے رہے
اور ماں باپ سوتے رہے۔ اے اللہ
تعالیٰ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ صرف
تیری رضا کے لئے کیا ہے۔ تو تو غار
کے منہ کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان
کو دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ نے غار کے منہ
کو اتنا کھول دیا کہ وہ آسمان دیکھنے لگے
دوسرے نے کہا اے اللہ تعالیٰ بیشک

All India Mission Mojaddid Moradabadi

فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ	میرے چچا کی لڑکی تھی مجھے اس سے اتنی
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا	محبت تھی جتنی ایک مرد کو زیادہ سے
فُرْجَةً نَرَىٰ مِنْهَا	زیادہ کسی عورت سے ہو سکتی ہے۔ میں
السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ	نے اس سے زنا کی خواہش کا اظہار
لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ	کیا تو اس لڑکی نے کہا کہ جب تک سو
قَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ	دینار نہ دو گے یہ کام نہ ہوگا۔ تو میں
كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ	نے کوشش کی اور سو دینار جمع کر لئے
اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا	تو میں نے سو دینار لے کر اس لڑکی
يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ	سے ملاقات کی۔ پس جب میں بیٹھ گیا
فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا	اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان
فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ	اس لڑکی نے کہا اے اللہ کے بندے
دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى	اللہ تعالیٰ سے ڈر، اور سیل مہر کو نہ توڑ
جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ	تو میں زنا کرنے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اے
فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ	اللہ تعالیٰ پس اگر تو جانتا ہے کہ میں
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا	نے یہ تیری رضا کے واسطے کیا ہے
عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا	تو ہمارے لئے غار کا منہ کھول دے۔
تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ	تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تھوڑا سا
عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ	غار کا منہ کھول دیا۔ اور تیسرے نے
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ	کہا اے اللہ تعالیٰ میں نے ایک مزدور
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ	کو ایک پیمانہ چاول مزدوری پر رکھا تھا
لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ	اس نے کام پورا کر لیا تو کہا میری مزدوری

فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ
اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ
اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا
قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ
حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ
عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا
وَرَاعِيْهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ
اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ
حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى
ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ
اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ
لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ
وَرَاعِيْهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا
فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ
ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِیَ
فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔
بخاری شریف۔ مسلم شریف۔

دیجیے۔ میں اس کو مزدوری دینے لگا
تو وہ چھوڑ کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری
کے چاولوں سے کاشت کرتا رہا۔ میں
نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے
بہت سے بیل اور ان کے چرانے والے
اکٹھے کر لیے۔ پھر وہ میرے پاس آیا
تو کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر، اور
مجھ پر ظلم نہ کر، اور میری مزدوری مجھے دے
میں نے کہا لے جا ان بیلوں کو اور ان کے
چرانے والوں کو تو مزدور بولا۔ اللہ تعالیٰ
سے ڈر، اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں
نے کہا کہ بے شک میں تجھ سے مذاق نہیں
کرتا ہوں تو ان بیلوں اور چرواہوں کو
لے جا۔ بس اس نے سب کو اکٹھا کیا
اور لے کر چل دیا۔ پس اگر اے اللہ
تعالیٰ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیرے
لئے کیا ہے۔ تو غار کا بقیہ منہ کھول
دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے
غار کا منہ کھول دیا۔

بخاری شریف اور مسلم شریف کی اس طویل اور تفصیلی حدیث پاک میں
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تین شخص ایک غار میں بند ہو گئے۔ اور یہ

ALL INDIA MISSION MUJADDID MORADABADI

ان کے لئے بڑی ہی پریشانی کا وقت تھا۔ اس مشکل اور آڑے وقت میں انہوں نے خدا کے دربار میں اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنا کر دعائیں کیں تو وہ آفت ناگہانی سے بچ گئے۔ اور پتھر کی بھاری چٹان دعاء کی برکت سے غار کے منہ سے ہٹ گئی۔ اور وہ موت و حیات کی کش مکش سے بچ گئے۔ یہ تینوں افراد بند ہو گئے تھے پہلے کسی نبی کے امتی تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لئے بیان فرمایا۔ اعمال صالحہ جو خاص اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جائیں دربار حق میں ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں وہ وسیلہ ہیں اور اعمال صالحہ کے وسیلے سے جو دعاء کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

ادب ۲۴: پورے ادب و احترام کے ساتھ ہاتھ آسمان کی طرف اس طرح اٹھائے کہ ہاتھ سینے یا کاندھے یا چہرے کے مقابل رہے یا اتنے ہاتھ اٹھائے کہ ہتھیلیوں کی سفیدی ظاہر ہو جائے (اس کی تفصیل ہم فضائل دعاء میں بیان کر چکے ہیں۔)

ادب ۲۵: ہتھیلیاں پھیلی رکھے۔ یعنی ہتھیلیوں میں خم نہ ہو کہ آسمان قبلۂ دعاء ہے۔ ہاتھوں کی پوری ہتھیلیاں آسمان کے سامنے رہیں۔

ادب ۲۶: ہاتھ دعاء میں کھلے رہیں۔ کپڑے وغیرہ سے ڈھکے چھپے نہ ہوں۔ کیونکہ دعاء میں ہاتھ اٹھانا اور خدائے کریم کے حضور ہاتھوں کا پھیلانا اظہار عجز۔ اور کامیابی و کامرانی کے لئے شریعت نے جاری فرمایا ہے۔ تو ان کا چھپانا موقع محل کے خلاف ہوگا۔ جس طرح عمامے (پگڑی) کے پیچ پر سجدہ مکروہ ہے۔ کیونکہ اصل تو پیشانی کا زمین پر رکھنا مقصود ہے۔ پگڑی کے زمین پر رکھ دینے سے مقصود کے حصول میں پگڑی خلل انداز ہوئی۔ ایسے ہی نماز میں منہ چھپانا مکروہ ہے۔ کیونکہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے خلاف ہے

اگرچہ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَہ جَلَّ مَجْدُہٗ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

ادب ۲۷ :۔ دعا نرم اور پست آواز سے ہو کہ اللہ تعالیٰ سمیع وقریب یعنی سننے والا اور انتہائی قریب ہے بلکہ وہ اسے بھی سنتا ہے جو بالکل زبان پر نہ آیا ہو۔ افکار ذہنی ہوں یا خطرات دل یا نیت وارادہ۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ سیدنا حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آہستہ دعا کرنا اعلانیہ دعا کرنے سے ستر درجے افضل ہے (تفسیر خزائن العرفان شریف) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اکثر دعا کرتے اور ان کی آوازیں اچھی طرح نہ سنی جاتیں۔ ایک دن حضرات صحابۂ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقَرِیْبٌ رَّبُّنَا فَنُنَاجِیْہِ اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْہِ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہمارا رب قریب ونزدیک ہے کہ اس سے آہستہ کہیں یا دور ہے کہ اسے باآواز بلند پکاریں۔ خدائے سمیع وقریب نے جواب عنایت فرمادیا۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّہُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہیئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لاکر راہ پائیں۔

ادب ۲۸ :۔ دعا میں پہلے اُخروی حاجات کو مانگے چونکہ اُخروی حاجات اہم ہیں۔ دنیاوی حاجات کے مقابلے میں۔ اہم کو مقدم کرنا علم وعقل کے مطابق ہے۔ مگر ایک شبہ کا ازالہ کردینا بھی ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم میں دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ: میں حاجت دنیا کو حاجت اخروی پر مقدم کیا ہے۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ حسنات دنیا درحقیقت حسنات آخرت ہی ہیں چونکہ حسنات دنیا سے حسنات آخرت میسر آسکیں گی۔

ادب ۲۹: دعا میں نہایت ہی عاجزی وانکساری، گریہ وزاری کرے۔ اور گڑگڑائے کیونکہ بندہ جتنی عاجزی، انکساری کرے گا۔ اور گڑگڑائے گا اتنی رحمت الٰہی جوش میں آئے گی۔ اور لطف وکرم زائد ہوگا۔ جو بندہ جتنا ضعیف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر اتنی ہی مہربانی فرماتا ہے۔ زمین کے مزاج میں عجز وانکساری ہے۔ لہٰذا آفتاب رسالت چمکا تو عرش وکرسی پر نہیں فلک وملک کو چھوڑ کر زمین پر چمکا۔ زمین کے عجز نے اسے یہ سربلندی بخشی ؎

اس زمیں پر چلو سر کے بل ہو سکو جس زمیں پر پڑے مصطفیٰ کے قدم
اس زمیں کی بلندی کا کیا پوچھنا جس نے چومے ہوں خیر الوریٰ کے قدم
(شمائل انتخاب)

چنانچہ حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا میں گڑگڑانے والوں کو دوست ومحبوب رکھتا ہے۔

ادب ۳۰: دعا میں تکرار کرے کیونکہ مانگنے میں تکرار طلب صادق اور کمال ضرورت پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ہے کہ وہ بندے کے بار بار مانگنے، سوال کرنے سے نہیں اکتاتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ بخلاف عام انسانوں کے کہ بار بار مانگنے، پے در پے سوالات اور سائلوں کی بھیڑ سے گھبرا اور اکتا جاتے ہیں۔ اور تنگ دل ہوجاتے ہیں۔ مگر خدائے بصیر وقدیر کی شان عالی یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض

ہوجاتا ہے اور اس بندے پر غضب و غصّہ فرماتا ہے۔

ادب ۳۰: ۔ دعاء میں عدد طاق ہو کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے۔ اور وتر کو دوست رکھتا ہے۔ وتر بے جوڑ کو کہتے ہیں۔ جیسے ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ وغیرہم۔ اللہ تعالیٰ کو وتر میں سات کا عدد نہایت محبوب ہے۔ اور اول مرتبہ تین کا ہے۔ یعنی تین سے کم نہ مانگے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ بندہ دعاء کرتا ہے اور پروردگار عالم قبول نہیں فرماتا۔ پھر دعاء کرتا ہے پھر قبول نہیں فرماتا۔ پھر تیسری مرتبہ بندہ دعاء کرتا ہے۔ اس وقت رب کریم جلّ مجدہٗ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو، میرے بندے نے غیر کو چھوڑ کر میری طرف رجوع کیا ہے۔ میں نے اس کی دعاء قبول فرمائی۔

ادب ۳۱: ۔ دعاء کرنے والا جو دعاء کرے اس کے معنی کو سمجھتا ہو کیونکہ معنی بغیر سمجھے دعاء کرنا ایسا ہی ہے جیسے بے جان جسم۔

ادب ۳۲: ۔ بندہ دعاء کرنے میں اس امر کی کوشش کرے کہ آنسو ٹپک جائے۔ اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو۔ کیونکہ یہ اجابت و قبولیت کی دلیل ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کا سا منہ بنائے۔ کیونکہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے جو جس قوم کی مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ چنانچہ ایک نقّال صوفیائے کرام کی نقلیں اتارتا تھا۔ بعد موت بخشا گیا کہ نقل کے طور پر ہی سہی مگر صورت تو ہمارے محبوبوں کی بناتا تھا۔ اور یہ سب کچھ دربار حق کے لئے ہو نہ کہ مخلوق کے دکھلانے کے لئے۔ اگر مخلوق کے دکھانے کے لئے ہو گا تو حرام و گناہ ہے۔

ادب ۳۳ :۔ دعاء عزم و جزم کے ساتھ ہو یعنی مکمل یقین و اعتماد کے ساتھ ہو۔ یوں نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہے تو میری فلاں حاجت پوری فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔ اس کی حدیث پاک میں ممانعت آئی ہے کہ اس انداز سے دعاء کرے۔ بلکہ بندہ پورے وثوق و اعتماد یقین و اعتقاد کی پختگی کے ساتھ دعا کرے کہ میرا رب مجھے یقیناً عطاء فرمائے گا۔ تفصیلات فضائلِ دعاء میں گزر چکیں۔

ادب ۳۴ :۔ دعاء میں جامع دعائیں کی جائیں جن کے الفاظ مختصر ہوں اور معنیٰ زیادہ ہوں۔ دعاء کو بے جا لمبا کرنے سے بچائیے۔ کیونکہ حضور انور سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کے لوگ دعاء میں حد سے بڑھ جائیں گے۔ اور آدمی کو اس قدر دعاء کافی ہے۔ کہ خدایا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں مجھے بہشت ہی عطاء فرما۔ اور اس قول و فعل کی توفیق دے۔ جو تجھ سے قریب کر دے۔ بعض کتابوں میں ہے کہ یہ دعاء جامع اور کافی ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا اِلیٰ اٰخِرہ۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے دعاء کی خدایا مجھے بہشت میں ایک سپید محل دے کہ جاتے وقت میرے داہنے ہاتھ پر پڑے تو فرمایا کہ اے بیٹا خدا سے جنت کا سوال کر اور جہنم سے پناہ مانگ فضول باتوں سے کیا فائدہ۔ یعنی دعاء انتہائی جامع اور مختصر ہونا چاہیئے۔ آج کل کچھ لوگوں نے پیشہ ورانہ دعاء کا دھندا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ان پیشہ ور دعاء مانگنے والوں کو صرف دعاء مانگنے ہی کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اور یہ دو، دو گھنٹہ تک دعاء مانگتے ہیں۔ میں نے خود یہ انجام دیکھا کہ کچھ نے تو ہاتھ چھوڑ دیئے۔ کچھ سو گئے۔ اور کچھ اکتا کر خاموش گھر کو چلے گئے۔ اور بعض تو بوچھار

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

کرتے گئے۔ ظاہر ہے کہ کسی کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہے کسی کی ڈیوٹی کا وقت ہے۔ اور پھر یہی شریعت کا مطلوب ہے کہ دعاء مختصر ہو۔ لہٰذا دعاء میں اختصار اور جمعیت معنی کا لحاظ رکھا جائے۔

ادب ۳۵ :۔ دعاء میں الفاظ کی سجاوٹ و بناوٹ اور تکلف سے احتراز کرے کہ اس سے رقت قلب اور حضور قلب زائل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جب آپ اچھے اچھے مقفٰی الفاظ اور مسجع عبارات تلاش کریں گے۔ تو دل کا تعلق تو جستجوئے الفاظ سے ہوگا۔ حالانکہ دعاء میں دل کا پورا تعلق اپنے مولا تعالیٰ سے ہونا چاہیئے۔ خود حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان بھی ہے کہ دعاء میں الفاظ کی سجاوٹ و بناوٹ سے بچو۔ یاد رہے کہ اچھے الفاظ کا بہ تکلف لانا منع ہے۔ اگر خود بخود مقفٰی اور مسجع عبارات دعاء میں آجائیں تو کوئی مضائقہ و ممانعت نہیں۔

ادب ۳۶ :۔ دعاء میں راگ اور زمزمے سے احتراز اجتناب کرے کیونکہ خلاف ادب ہے۔

ادب ۳۷ :۔ بہتر یہ ہے کہ جو دعائیں احادیث کریمہ میں آئی ہیں۔ انہیں کو مانگے۔ کیونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کوئی ایسی نیک حاجت نہیں جو نہ مانگی ہو۔ مگر کوئی خاص دعاء معین نہ کرے کہ دعاء مقرر کرنے اور ہمیشہ اسی کو مانگنے سے رقت قلب اور حضور قلب رخصت ہو جاتا ہے

ادب ۳۸ :۔ جب اپنے لئے دعاء مانگے تو تمام اہل اسلام کو بھی اپنی دعاء میں شریک و شامل کرے۔ کیونکہ اگر یہ خود اس قابل نہ ہوگا کہ اس کی دعاء قبول ہو تو کسی دوسرے مسلمان کا طفیل ہو کر مراد کو

All INDIA MISSION MOJADDID MORADA BADI آل انڈیا

پہونچ جائے گا۔ اور دعاء قبول ہو جائے گی۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعاء خیر کرتا ہے۔ قیامت کے دن جب ان مجلسوں پر گزرے گا۔ ایک کہنے والا کہے گا یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں تمہارے لئے دعائیں کرتا تھا۔ پس وہ سب اُس کی شفاعت کریں گے۔ اور جناب الٰہی میں عرض کر کے بہشت میں لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ حدیث شریف میں ہے جو شخص نماز میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعاء نہ کرے وہ ناقص ہے۔ اور خود قرآن عظیم میں بھی اس کی تعلیم موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

(قرآن کریم پارہ ۲۶ ع ۷) (ترجمہ) اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تو دعاء کو عام کرتا یعنی دوسرے مسلمان بہن بھائیوں کو شریک کرتا تو تیری دعاء مقبول ہوتی۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ کہا تو حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی دعاء کو اپنے لئے ہی خاص نہ کر بلکہ سب مسلمان بہن بھائیوں کے لئے عام کر کہ دعاء خاص اور دعاء عام میں زمین و آسمان جیسا فرق ہے۔ تیسری حدیث پاک میں ہے۔ حضور اکرم نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے۔ چوتھی حدیث پاک میں ہے کہ حضور انور سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی ہر روز مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس مرتبہ استغفار کرے تو اس کا ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کی دعاء مقبول ہوتی ہے۔ اور جن کی برکت سے مخلوق کو روزی ملتی ہے۔ پانچویں حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی دعاء محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةً عَامَّةً اے اللہ تعالیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرما۔ دوسری روایت میں رحمت کی جگہ مغفرت آئی ہے۔ چھٹی حدیث پاک میں ہے کہ جو تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے۔ اولادِ آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں۔ سب اس کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ وفات پائے۔ بہرحال احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ بندہ جب اپنے رب کے دربار میں دعاء کرے تو اپنے تمام اسلامی بہن بھائیوں کو اس میں شریک کرے۔

ادب ۳۹:۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی کل حاجتیں مانگے یعنی حقیقی معاون ومددگار وہی ہے۔ ایسا نہیں کہ کچھ کے لائق تو اسے سمجھے اور کچھ کے لائق کسی دوسرے خدا کو۔ کیونکہ حقیقی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس سے بچکر باقی دعاء کس سے مانگے گا۔ لہٰذا بغیر کسی پس وپیش کے اس سے اپنی تمام التجائیں کرنی چاہئیں۔ وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور ان کی مشکلات کو آسان کرتا ہے۔

ادب ۴۰:۔ دعاء میں والدین اور مشائخ کے لئے بھی دعاء کرے کہ ماں باپ حیات ظاہری کا سبب ہیں۔ اور مشائخ حیات باطنی کے۔ یا یوں کہیئے کہ ماں باپ جسم کی پرورش کرتے ہیں۔ اور مشائخ روح کی پرورش کرتے ہیں۔

All India Mission Mujaddid Moradabadi

اور والدین ومشائخ کے لئے دعار جب کرے جب وہ حق ورشاد کے پیرو ہوں حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں ماں باپ کے لئے دعار نہ کرے وہ نماز ناقص ہے۔ اور دعار والدین کے لئے سُنّتِ قدیمہ ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت نوح علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے بھی اسی طرح دعار فرمائی ہے دعار قرآن میں منقول ہے اور یہ ہے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

قرآن کریم پارہ ۲۵

ترجمہ :- اے میرے رب مجھے بخش دے۔ اور میرے ماں باپ کو، اور اس کو جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے۔ اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔

اور اسی طرح سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعار فرمائی کہ اپنے ساتھ اپنے والدین اور عام مسلمانوں کو شامل فرمایا ان کی دُعار بھی قرآن کریم میں منقول ہے اور وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

(قرآن کریم پارہ ۱۳)

ترجمہ :- اے ہمارے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا

ادب ۱۷ :- سنت یہ ہے کہ پہلے اپنے لئے دعار مانگے۔ پھر والدین کے لئے پھر تمام مسلمانوں کے لئے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پاس سیدنا حضرت سعید بن یسار بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو یاد کر کے دُعار رحمت فرمائی۔ کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا کہ پہلے اپنے نفس کے لئے دعار کر۔ اگرچہ بہت سے موقعوں پر اس کا خلاف بھی ثابت ہے۔

ادب ۴۲: ۔ جہاں تک ہو ایسے مقامات اور ایسے اوقات میں دعار کرے جن میں دعار مقبول ہوتی ہے۔ وہ اوقات و مقامات کیا کیا ہیں تفصیل کے ساتھ آئندہ آرہے ہیں۔

ادب ۴۳: ۔ دعار کو آمین پر ختم کرے یہ دعا کی مُہر ہے۔ اور سننے والے کو بھی آمین کہنا چاہیئے۔

ادب ۴۴: ۔ دعار سے فارغ ہونیکے بعد اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے کہ وہ خیر و برکت جو دعار کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اَشرَفُ الاَعضار چہرے سے مُلاقی ہو۔ حدیث پاک میں ہے۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب تم اپنے ہاتھ خدا کی بارگاہ میں اٹھا کر دعار کرو تو انہیں اپنے منہ پر پھیر دو کہ خدا حیا دار اور کرم والا ہے۔ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اور مانگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے حیا فرماتا ہے پس اس خیر کو اپنے مونہوں پر مسح کرلو۔ خدائے کریم ہاتھ خالی نہیں پھیرتا۔

ادب ۴۵: ۔ دعار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت۔ اور سچے دعدے پر نظر کرتے ہوئے دعار کی قبولیت کا یقین رکھے کہ خداوند کریم کسی سائل کو محروم نہیں پھیرتا۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْمِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ

ترجمہ: ۔ اللہ تعالیٰ سے دعار کرو اس حال میں کہ تمہیں دعار کی قبولیت کا یقین ہو۔

جو دعار کرے وہ یہ خیال نہ کرے کہ میری دعار کیا قبول ہو گی۔ ایسے شخص

کی دعار مقبول نہ ہوگی۔

ادب ۴۶ :۔ دعا کرتے میں حزن وملال نہ لائے بلکہ فرحت ونشاطِ قلب کے ساتھ دعار کرے۔

ادب ۴۷ :۔ دعار کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے خدائے بصیر وقدیر تین آدمیوں کی دعار قبول نہیں فرماتا۔ ایک وہ جو کہ گناہ کی دعار مانگے۔ دوسرے وہ کہ ایسی دعار مانگے جس میں قطع رحم ہو۔ تیسرے وہ کہ جو قبولیت میں جلدی کرے کہ میں نے دعار مانگی۔ اب تک قبول نہ ہوئی۔ ایسا شخص گھبرا کر دعار چھوڑ دیتا ہے۔ اور مطلوب ومقصود سے محروم رہ جاتا ہے۔ خود خداوند عالم جَلَّ مَجْدُہٗ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْہَرْ ترجمہ :۔ اور منگتا کو نہ جھڑکو جو خدا اپنے محبوب رسول سے فرمائے کہ منگتا کو نہ جھڑکو۔ کیا وہ اپنے درِ کریم سے کسی منگتے کو خالی واپس فرمائے گا۔ بلکہ اگر دعار کی قبولیت میں دیر ہو تو بندے کو جان لینا چاہیئے کہ یہ اس کی ایک مقبولیت ہے۔ چنانچہ حضور انور سید عالم فرماتے ہیں جب کوئی خدا کا پیارا بندہ دعا کرتا ہے تو جبرئیل بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں کہ الٰہی تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگ رہا ہے۔ حکم حق ہوتا ہے ٹھہر وابھی نہ دو۔ تاکہ پھر مانگے۔ مجھے اس کی آواز پسند ہے۔ اور جب کوئی فرد فاسق دعار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا کام جلدی کرو۔ تاکہ پھر نہ مانگے۔ اس کی آواز مکروہ ہے۔ چنانچہ یحییٰ نامی ایک بزرگ نے جناب باری تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ اے اللہ میں اکثر دعار کرتا ہوں۔ اور تو قبول نہیں فرماتا۔ ارشاد ربانی ہوا کہ اے یحییٰ میں تیری آواز کو دوست رکھتا ہوں۔ اس واسطے تیری دعار میں تاخیر کرتا ہوں۔ بہر حال دعار

کرنے کے بعد قبولیت کے سلسلے میں جلدی نہ کرنا چاہیئے۔ اور تاخیر اجابت کا شکوہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی اسی دنیا پر نظر ڈالیں۔ آج ہم اپنی حاجات و ضروریات کے بارے میں کچہریوں، کوتوالیوں اور تھانوں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ اور کہیں کسی کی خوشامد کرتے ہیں کہیں کسی کی منت و سماجت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح سالوں سرگرداں رہتے ہیں۔ اور سالوں کے بعد اگر کام بن جاتا ہے تو شکرانے اور نذرانے کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ یہ دنیا والے آپ کو منہ نہیں لگاتے آپ کے بار بار عرض و معروض سے نفرت بھی کرتے ہیں۔ مگر آپ ہیں اپنی غرض کی خاطر ان کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ اور نہ کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں آتا۔ اور جو ذات کریم احکم الحاکمین ہے۔ اس کی بارگاہ میں جلدی کرنا حماقت نہیں تو کون سی دانائی ہے۔ بندے کا کام صرف مانگنا ہے۔ ہمیں اپنے رب کی بارگاہ میں شاکی نہ ہونا چاہیئے کہ مانگا تھا نہ ملا۔ کیوں کہ اس حرکت سے اجابت و قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے گویا کہ خود ہی اپنے لئے در قبولیت بند کر لیتے ہیں۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری دعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک جلدی نہ کرو اور یوں نہ کہو کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔ یعنی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے۔ جب تک آدمی عجلت پسندی کا ثبوت نہ دے۔ اور زبان پر شکوہ نہ لائے۔ حدیث کا مضمون خود بول رہا ہے کہ جلدی کرنے اور حرف شکایت زبان پر لانے سے قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض لوگ تو فوراً دعا مقبول نہ ہونے کی وجہ سے بے اعتقاد اور بد اعتماد ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیئے اگر آپ کا کوئی برابر والا دوست آپ سے ہزار کاموں کے لئے کہے اور آپ اس کا ایک کام بھی نہ کریں تو آپ کس منہ سے اپنے دوست سے اپنے کام کے لئے کہو گے۔ خود غیرت مانع ہوگی کہ ہم نے تو اس کا ایک کام بھی کر کے

نہ رہا۔ اب ہمیں کیا حق ہے کہ ہم اپنے دوست سے کسی کام کا مطالبہ کریں۔ مگر غرض دیوانی ہوتی ہے۔ اگر آپ نے اپنے دوست سے اپنی ضرورت وحاجت کو کہہ بھی دیا اور اس نے پورا نہیں کیا۔ تو آپ کو کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہوگی۔ اور آپ خود اپنے دل میں شرمندہ ہوں گے۔ کہ میں نے بھی تو اس کا کہنا نہیں مانا تھا۔ اور اس کا کام نہیں کیا تھا۔ اتنا سمجھ لینے کے بعد ذرا بھرپور توجہ کے ساتھ سوچو کہ تم اپنے خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہٗ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اور انکے نبی کے فرامین پر عمل نہ کرکے اپنی درخواست کی فوری مقبولیت کا مطالبہ اور چاہت کیسی ڈھٹائی کی بات ہے اور ہمیں اپنی بے وقوفی کا ماتم کرنا چاہیئے۔ اور اس فرق کا بھی احساس کرنا چاہیئے۔ کہ سر سے پاؤں تک ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن بے شمار نعمتیں موجود ہیں۔ تو سوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے تیری حفاظت فرماتے ہیں تو گناہ میں مشغول اور خدائے قدیر نے تجھے صحت وعافیت اور بلاؤں سے حفاظت بخشی۔ کھانے کا ہضم ہونا، فضلات کا خارج ہونا، خون کی روانی، اعضائے جسمانی میں طاقت وقوت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب نعمتیں، بے شمار کرم، بے مانگے بے چاہے تجھے مل رہے ہیں پھر اگر تیری کوئی خواہش تجھے نہ ملے تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ اور شکایت کا تجھے کیا حق ہے۔ حالانکہ تجھے معلوم نہیں کہ تیری بھلائی کس میں ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ کتنی عظیم وسخت بلا نازل ہونے والی تھی۔ جو اس دعار کی برکت سے ٹال دی گئی۔ یا اس دُعار کے بدلے کتنا اجر وثواب تیرے نامۂ اعمال میں ذخیرۂ آخرت بنا یا گیا۔ مسلمانو! یقین جانو کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اور قبولیت کی یہ تینوں صورتیں ہیں۔ اگر بد اعتقادی و بے اعتمادی آئی تو یقین جانو کہ تباہی دامن گیر ہوئی۔ اور یہ ہی کیا کم ہے کہ اس پاک بے نیاز نے ہم خاک نشینوں کو اپنے نام جپنے اور پکارنے کی سعادت بخشی ورنہ کہاں اس

کا نام عالی اور کہاں ہماری زبان ؎

یہ تو بس تیرا کرم ہے کہ ہمارے لب پر
تیرا پاکیزہ مبارک جو یہ نام آتا ہے۔

کہاں اس کی بارگاہ کی حاضری اور کہاں ہم روسیاہ اور حال تباہ۔ لاکھوں مُرادیں اس اعزاز و اکرام پر قربان کہ اس نے اپنی بارگاہ میں مانگنے کی سعادت و کرامت مرحمت فرمائی۔ بے صبری، جلد بازی، عُجلت پسندی کو چھوڑیں۔ اور اس کی بارگاہ بے نیاز میں حاضر ہوں۔ اور ٹکٹکی بندھی رکھیں۔ کہ سخی اب دیتا ہے۔ داتا اب دیتا ہے۔ آقا اب دیتا ہے۔ بلکہ اسے پکارنے اور مناجات کرنے اور دعاء مانگنے میں ایسا محو و مستغرق ہو جائے کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے یقین جانو کہ در کریم سے ہرگز ہرگز محروم نہ پھروگے ؎

اپنوں کی وفا یاد نہ غیروں کی جفا یاد
اب کچھ بھی نہیں مجھ کو خدا تیرے سوا یاد

انتخاب

ادب ۴۷:۔ اپنے گناہ و خطاء پر نظر کر کے دعاء کو ترک نہ کرے کیوں کہ دعاء تو شیطان کی بھی قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ ۲۳ ویں پارے میں پورا واقعہ مذکور ہے۔ واقعہ یہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا۔ پس جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں تو تم اس کیلئے سجدے میں گر جانا۔ تو فرشتوں نے سجدہ کیا اور ایک بھی باقی نہ رہا۔ مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور غرور کیا۔ اور وہ تھا ہی کافروں میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو آدم کیلئے سجدہ کرے، جسے میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا۔ کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں۔ ابلیس بولا میں آدم سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا۔ اور آدم کو مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر قیامت

تک میری لعنت ہے۔ ابلیس بولا اے میرے رب تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تو مہلت والوں میں ہے۔ یہ شیخ نجدی ابلیس لعین جو مردود ازلی ہے۔ اس نے بھی خدا سے دعا کی اور سوال کیا تو اس کی دعار قبول ہوئی۔ اور سوال پورا کیا گیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ بندہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو اسے دربار حق سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنے گناہوں، بداعمالیوں کے باعث دعار کرنے سے انحراف نہ کرے اور رنجیدہ مُردہ خاطر نہ ہو۔

ادب ع۴۹:۔ تندرستی، صحت وخوشی، فراخ دستی کی حالت میں دعار مانگے اور خوب مانگے تاکہ سختی، رنج، مفلسی، و بیماری میں دعار قبول ہو۔ جیسا کہ حدیث پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

ترجمہ:۔ جس کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعار سختیوں اور مصیبتوں میں قبول کرے تو وہ خوب دعار کرے صحت وعافیت کے زمانے میں

ادب ع۵۰:۔ جس کا انجام یقینی طور پر معلوم نہ ہو کہ یہ میرے حق میں اچھا ہوگا۔ یا برا۔ تو بغیر "شرط خیر" دعار نہ کرے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جسے یہ اپنے حق میں مفید و اچھا جانتا ہے اس کا انجام برا ہو تو ظاہر ہے کہ یہ تو اپنے منہ سے اپنا نقصان خسران مانگتا ہوگا۔ جو تباہی و بربادی کا ذریعہ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤى

ترجمہ:۔ اور قریب ہے۔ کہ تمہیں کوئی بات بری لگے، اور وہ تمہارے

اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ
— قرآن کریم پارہ ۲

حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے۔ اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اور دوسری جگہ فرمان خداوندی ہے۔

فَعَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ قرآن کریم پارہ ۴

ترجمہ:۔ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی رکھے۔

گویا کہ دعار کا انداز یہ ہونا چاہیئے کہ اے اللہ تعالیٰ جو کچھ میں تجھ سے مانگ رہا ہوں۔ اگر یہ دین و دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو عطا فرما۔ لیکن جن چیزوں کی اچھائی یا برائی، نفع یا نقصان یقینی ہے۔ یعنی دوسرا پہلو نہ ہو وہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اے اللہ تعالیٰ اگر فلاں چیز میرے حق میں بہتر ہو تو عطا فرما ورنہ محروم رکھ۔ جیسے جنت کی طلب اور دوزخ سے بچت۔ اس میں دوسرا پہلو ممکن ہی نہیں کیونکہ کوئی یہ نہیں چاہے گا کہ جنت کی بجائے جہنم ملے۔

ادب ۵۱:۔ دعار تنہائی میں کرے۔ حدیث پاک میں ہے پوشیدہ کی ایک دعار علانیہ کی ستر دعاؤں کے برابر ہے۔

ادب ۵۲:۔ جب دعار کا ارادہ ہو تو پہلے مسواک کرے کیونکہ یہ اپنے رب سے مناجات کرے گا۔ ایسی حالت میں بدبو سخت ناپسند ہے۔ خصوصًا بیڑی سگریٹ، حقہ، تمباکو کھانے والوں کو اس ادب کی خاص طور پر ذکر و دعار اور نماز میں نہایت اہم ہے۔ کچا لہسن، پیاز کھانے پر حکم ہوا کہ مسجد میں نہ آئے۔ وہی حکم یہاں بھی ہوگا۔ اس کے ساتھ حضور انور و اقدس سیّد عالم

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسواک رب کو راضی کرنے والی ہے۔ اور یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ رضائے رب کا حصول ادب کے باعث ہے۔

ادب ۵۳ :۔ جہاں تک ممکن ہو دُعاء زبان عربی میں کرے کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر عربی یعنی دوسری زبانوں کو دوست نہیں رکھتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ عربی میں دعاء اجابت سے قریب ہوتی ہے۔ مگر جو عربی زبان نہ جانتا ہو اور عربی دُعاؤں کے معنیٰ کو نہ سمجھتا ہو یا بہ تکلف سمجھتا ہو تو اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنی زبان میں دُعاء کرے کہ اس میں رِقت قلب، حضورِ قلب یکسوئی زیادہ ہے۔

ادب ۵۴ :۔ اگر دُعاء کرتے کرتے نیند آنے لگے تو جگہ بدل دے اور اب بھی نیند کا غلبہ رہے تو تازہ وُضو کرلے۔ اور اب بھی نیند آئے تو دُعاء روک دے۔ حدیث پاک میں ہے ایسی حالت میں دُعاء نہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ حالت نیند میں بددعاء نکل جائے۔ اور وقت قبولیت ہو کہ مقبول ہو جائے۔

ادب ۵۵ :۔ غضب و غصہ کی حالت میں بددُعاء نہ کرے کہ غضب و غصہ عقل کو چھپا لیتا ہے۔ کیا عجب ہے کہ غضب و غصہ کے ختم ہونے کے بعد نادم و پشیمان ہونا پڑے۔

ادب ۵۶ :۔ دُعاء میں تکبر اور شرم سے بچے۔ مثلاً تنہائی میں دعاء کر رہا تھا کہ خوب گڑگڑا رہا تھا۔ اور رونے کی سی شکل بنا رہا تھا کہ اچانک کوئی آگیا تو شرما کر گڑگڑانا روک دیا۔ یہ سخت غلطی ہے۔ بلکہ اپنی وہی حالت بدستور رکھے۔

ادب ۵۷ :۔ دُعاء میں آواز بلند نہیں کرنی چاہیے یعنی چیخنا چلّانا نہیں چاہیے۔ اسی طرح آواز کو بالکل پست بھی نہ کرے۔ اتنی آواز تو ضروری

ہے کہ اپنے کان تک آواز پہونچے۔ اور یہی حکم خداوندی ہے۔

وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ قرآن کریم پارہ ۱۵

ترجمہ:۔ اپنی دعار میں نہ تو چلاؤ اور نہ بالکل پست آواز کرو۔ اور ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

بخاری شریف کی روایت میں ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت پاک دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ دوسری روایات سے ظاہر ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نماز اور دعار دونوں ہی کے بارے میں مان لیا جائے تو اچھا ہے۔ ہر دو میں آواز کو نہ تو بالکل بلندہی کیا جائے اور نہ بالکل پست ہی کیا جائے۔

ادب ۵۸:۔ دعار میں صرف اپنے مدعاہی پر نظر نہ رکھے بلکہ نفس دعا کو مقصود اصلی جانے کہ وہ عبادت ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ عبادت بلکہ مغز عبادت ہے۔ مدعا و مقصود ملے نہ ملے لذت مناجات اپنی جگہ ہے

ادب ۵۹:۔ تنہا اپنی دعار پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ بزرگان دین بچوں مسکینوں، بیواؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اور ان سے اپنے لئے دعار کرائے کیونکہ ان کی دعار قبولیت سے قریب ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف کے بچوں سے اپنے لئے دعار کراتے کہ اے بچو دعار کرو کہ عمر بخشا جائے۔ اسی طرح حاجیوں روزہ داروں اور بیماروں سے دعار کرانی چاہیئے۔ ایسے ہی جو مسلمان کسی دنیوی بلا میں گرفتار ہو۔ اس سے بھی دعار کرانی چاہیئے۔ حضور اقدس سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِغْتَنِمُوا دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ الْمُبْتَلَا - بلا میں گرفتار مسلمان کی دعاء کو غنیمت جانو۔

فائدہ:- جب مقصود و مدعا مل جائے تو اسے ارحم الراحمین جَلَّ مَجْدُہٗ کی عنایت و مہربانی سمجھے۔ اپنی چالاکی اور دانائی و ہوشیاری نہ سمجھے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ -

ترجمہ:- پھر جب آدمی کو تکلیف پہونچتی ہے تو ہم سے دعاء کرتا ہے۔ پھر جب اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے اپنے علم کی بدولت ملی ہے۔ بلکہ وہ تو آزمائش ہے مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں۔

قرآن کریم پارہ ۲۴ ع ۲ -

مطلب یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ میں نے اپنے علم سے ایسی اور ایسے انداز میں دعائیں مانگیں کہ رب کی رحمت متوجہ ہوئی۔ یہ خیال خام اور گمان فاسد ہے۔ بلکہ صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم پر یقین کرے۔ اور جب سب کچھ اسی کے فضل و کرم سے ہے تو ہر عطا پر شکر خدا لازم و واجب ہے شکر خدا سے نعمتوں و عطاؤں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے۔ وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ - اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

MORADABADI

وہ اوقاتِ متبرکہ جن میں دُعاء قبول ہوتی ہے۔

اس باب میں احادیث کریمہ اور فرامین بزرگان دین کی روشنی میں ان اوقات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن میں دُعاء کی قبولیت کی بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قوی امید ہے۔ وہ اوقات مبارکہ پینتالیس ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ع۱:۔ شب قدر اکثر کے نزدیک رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب ہے۔ ع۲ عرفہ کا دن یعنی نویں ذی الحجہ اور وہ بھی بعد زوال خصوصاً عرفات میں۔ ع۳ ماہ رمضان المبارک مطلقاً ع۴ شب جمعہ یعنی جمعرات کا دن گزار کر جو رات آئے وہی شب جمعہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تاریخ کی ابتدا رات سے ہوتی ہے۔ مغرب کے بعد تاریخ بدل جاتی ہے۔ اور یہی عقل کی بات بھی ہے۔ کیونکہ تخلیق کے اعتبار سے پہلے رات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ جب سورج کی تخلیق ہوئی تو دن کا وجود ہوا۔ جو وجود تخلیق کے اعتبار سے پہلے ہے۔ اسلام نے اسے پہلے ہی رکھا ہے۔ مسلمان بھائی غور کریں کہ اسلام کی کوئی بات حکمت سے خالی نہیں۔ ع۵ روز جمعہ ع۶:۔ آدھی رات کو اس وقت خاص تجلی ہوتی ہے۔ ع۷ سحر کا چھٹا حصہ رہے۔ ع۸ ساعت جمعہ۔ ساعت جمعہ کے سلسلے میں چالیس اقوال ملتے ہیں۔ مگر ان میں دو راجح ہیں۔ اور ان دونوں میں بھی پہلا قول ارجح ہے۔ پہلا قول تو یہ ہے کہ وہ غروب شمس سے قبل کی ساعت ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام پھیرنے

تک ساعت جمعہ ہے۔ ع۹ چہارشنبہ (بدھ) کو ظہر و عصر کے درمیان خصوصاً مسجد الفتح میں جو مدینہ شریف کی مسجدوں میں سے ایک مسجد ہے ع۱۰ مسجد کو جاتے وقت ع۱۱ اذان کے وقت کیونکہ حدیث پاک میں ہے۔ کہ اذان کے وقت آسمان کے در کھول دیئے جاتے ہیں۔ ع۱۲ تکبیر کے وقت۔ ع۱۳ اذان واقامت کے درمیان ع۱۴ جب امام "ولاالضالین" کہے یہاں دعا وہی آمین ہے۔ آمین آہستہ کہے یا کوئی اور دعار مانگے تو دل میں مانگے ع۱۵ تا ع۱۹ پنجگانہ فرض نمازوں کے بعد بلکہ ہر نماز کے بعد ع۲۰ سجدے میں حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ اس سے زیادہ کبھی اپنے رب سے قریب نہیں ہوتا۔ تو سجدے میں دعار زیادہ مانگو۔ ع۲۱ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ع۲۲ قرآن کریم سننے کے بعد ع۲۳ قرآن کریم ختم کرنے کے وقت چنانچہ لہ تفسیر خزائن العرفان شریف کے آخر میں جن احادیث کریمہ کو بیان کیا گیا ہے۔ فقیر قدیری اسے یہاں نقل کرتا ہے۔ سیدنا حضرت حکم ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجاہد نے انہیں بلایا۔ اور ان کے پاس ابن ابی امامہ بھی تھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا ہم نے تمہیں اس لئے بلایا کہ ہمارا ارادہ قرآن کریم ختم کرنے کا ہے۔ اور ختم قرآن کریم کے وقت دعار مستجاب ہے۔ حضرت مجاہد سے منقول ہے کہ اسلاف کبار کی یہ عادت تھی کہ وہ ختم قرآن کریم کے وقت جمع ہوتے تھے۔ اور سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے۔ سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے۔ جس نے قرآن کریم ختم کیا اس کی دعار مقبول و مستجاب ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ختم قرآن کریم کے ساتھ ایک دعار قبول ہوتی ہے۔ سیدنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور رب تبارک وتعالیٰ کی حمد کی اور حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ اور اپنے رب سے مَغفِرَت چاہی تو خیر اس کو تلاش کرتی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے یہ بات تو واضح ہوئی گئی کہ قرآن کریم کے موقع پر دعار مقبول ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقعوں پر اعزار واقربار واحبار کو بلانا قرآن کریم ختم کرنا، ذکر الٰہی کرنا، درود شریف پڑھنا اور دعائے مغفرت کرنا یہ سب سنت ہے۔ اور اسی کا نام فاتحہ ہے۔ اور یہی کام سوئم یعنی تیجے وغیرہ میں ہوتا ہے۔ بہرحال قرآن کریم کے ختم کے وقت دعار قبول ہوتی ہے۔ اسی لیے رمضان المبارک میں ختم قرآن کریم کے موقعہ پر مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ اور دعار کرتے ہیں۔ اور ختم قرآن کریم کے سلسلے میں اہتمام کرتے ہیں۔ ۲۴ جب مسلمان جہاد کے لئے صف بندی کریں۔ ۲۵ جب کفار سے لڑائی گرم ہو ۲۶ زمزم شریف کا پانی پی کر، حدیث پاک میں ہے کہ زمزم شریف اسی کام کے لئے ہے۔ جس کے لیے پیا جائے یعنی جس نیت سے پیئے وہی حاصل ہو ۲۷ روزہ دار جب روزہ افطار کرے ۲۸ مینہ برستے میں یعنی بارش ہوتے وقت۔

۲۹ جب مرغ اذان دے کیونکہ مرغ ملائکہ رحمت کو دیکھ کر بولتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو۔ ۳۰ مسلمانوں کے مجمع میں حضرات علمار کرام فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں۔ ان میں ایک ولی ضرور ہوگا۔ ۳۱ مجلس ذکر الٰہی اور محفل ذکر محبوب الٰہی میں۔ ان مجالس مقدسہ اور محافل مبارکہ میں جو دعائیں کیجاتی ہیں۔ ان پر فرشتے آمین کہتے ہیں ۳۲ مسلمان میت کے پاس خصوصًا صاحب اس کی آنکھیں بند کریں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اس وقت نیک ہی بات منہ سے نکالو۔ جو کچھ کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں

گے۔ ع۲۳ رقّتِ قلب کے وقت حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
رقّتِ قلب کے وقت دعار کو غنیمت جانو۔ کہ وہ رحمت ہے۔ ع۲۴ سورج
ڈھلتے وقت حدیث پاک میں ہے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھلتے
ہیں۔ ع۲۵ رات کو سوتے سے جاگ کر یعنی رات میں سوتے سوتے جب آنکھ کھل
جائے۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو رات کو سوتے سوتے
جاگے پھر کہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس کے بعد
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے۔ یا فرمایا کہ دعار مانگے تو قبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے
دو رکعت نماز پڑھے قبول ہو۔ ع۲۶ سورۂ اخلاص یا اور کسی صورت کی تلاوت
کے بعد ع۲۷ رجب کی چاند رات ع۲۸ شب برأت ع۲۹ شب عید فطر۔
ع۳۰ : شب عید اضحےٰ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
پاک ہے۔

خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيْهِنَّ الدَّعْوَةُ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبَ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنَ الشَّعْبَانِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَ لَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ۔

ترجمہ :- پانچ راتیں ہیں۔ جن میں دعار رد نہیں ہوتی۔ رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، شب جمعہ، شب عید فطر، شب عید قربان۔

۔ ابن عساکر۔

ع۳۱ رات کی پہلی تہائی ع۳۲ رات کا پچھلا تہائی حصہ ع۳۳ اذان میں
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد ع۳۴ سورہ انعام میں دو اسم جلالت کے درمیان

یعنی آیت کریمہ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ، میں دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعاء کرے۔
۴۵ صحیح بخاری شریف جب پڑھے اور حضرات اصحاب بدر کے اسماء مبارکہ پر جب پہونچے تو دعاء کرے۔ یہ تھے ۴۵ اوقات مقبولیت جو ہم نے ذکر کیے۔ مگر یہ نہیں کہ صرف پینتالیس ہی ہیں۔ اور بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ مقاماتِ مقدسہ جہاں دعاء قبول ہوتی ہے

اس باب میں ان مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جہاں دعاء بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شرف قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔ اور ان مقاماتِ مقدسہ میں دعاء کی قبولیت کا ثبوت احادیث کریمہ اور اقوال بزرگان دین سے ملتا ہے۔ اور وہ مقامات جہاں دعاء قبول ومقبول ہوتی ہے۔ چوالیس ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۱ مطاف:۔ یہ مسجد حرام شریف کے بیچ میں زمین کا ایک حصہ ہے۔ سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ یہاں طواف کرتے ہیں۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں مسجد حرام شریف اسی قدر تھی۔

۲ مُلتَزَم:۔ یہ کعبہ معظمہ کی شرقی دیوار کے جنوبی حصّے کا نام ہے۔ جو کعبہ شریف کے دروازے اور سنگ اسود کے درمیان ہے۔ یہاں پلٹ کر دعاء کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ

علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب چاہو کہ جبرئیل امین کو دیکھ لوں۔ کیونکہ ملتزم سے لپٹا ہوا کہہ رہا ہے۔ یَاوَاحِدُ یَامَاجِدُ لَاتُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ۔

ع۴ مُستجار: ۔ یہ رُکن شامی اور رُکن یمانی کے درمیان مُلتزم کے سامنے واقع ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ یہ کعبۂ معظمہ کی دیوار غربی کے جنوبی حصے کا نام ہے۔

ع۴ خانہ کعبہ کے اندر ع۵ زیر میزاب ع۶ حطیم ع۷ حجر اسود ع۸ رُکن یمانی خصوصاً جبکہ طواف کرتے ہوئے وہاں گزر ہو۔ حدیث پاک میں ہے کہ یہاں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ کہے تو ہزار فرشتے آمین کہیں گے۔ ابن ماجہ شریف۔ ع۹ مقام ابراہیم کے پیچھے (علیہ الصلوٰة والسلام) ع۱۰ زمزم شریف کے پاس۔ ع۱۱ صفا ع۱۲ مروہ ع۱۳ مَسعٰی خصوصاً دونوں جبل سبز کے درمیان ع۱۴ عرفات خصوصاً موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ع۱۵ مُزدلفہ خصوصاً مشعر الحرام ع۱۶ منیٰ ع۱۷ جمرۂ اُولیٰ ع۱۸ جمرۂ وُسطیٰ ع۱۹ جمرۂ عقبہ۔ یہ تینوں جمرے کعبۂ پاک کے اور منیٰ کے درمیان تین ستون ہیں۔ جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

ع۲۰ نظر گاہِ کعبہ جہاں کہیں ہو ع۲۱ مسجد نبوی شریف ع۲۲ الیا مکان جہاں ایکبار دُعا قبول ہو چکی ہو چاہے اپنی دُعا قبول ہوئی ہو۔ یا کسی دوسرے مسلمان کی۔ جس طرح سیدنا حضرت زکریا علیہ السلام نے سیدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر، اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم دیکھا۔ یعنی بے فصل کے میوے انہیں ملتا دیکھ کر وہیں اپنے لئے فرزند عطا ہونے کی دُعا فرمائی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ۔

ترجمہ :- یہاں پکارا زکریا نے اپنے رب کو بولا۔ اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعاء سننے والا۔ ع۲۳ حضرات اولیاء کرام و علماء عظام کی مجالس مبارکہ جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ تبارک وتعالٰی ارشاد فرماتا ہے۔ هُوَالْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

ع۲۴ :- مواجہ شریف۔ حضور انور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا حضرت امام ابن الجزری رضی اللہ تعالٰی عنہ، فرماتے ہیں۔ دعاء یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں قبول ہوگی۔ اور اس کا ثبوت قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے واضح طور پر ملتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ ترجمہ :- اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں۔ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے۔ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ ع۲۵ منبر اطہر کے پاس ع۲۶ مسجد نبوی شریف کے ستونوں کے پاس۔ ع۲۷ مسجد قبا شریف میں ع۲۸ مسجد الفتح میں خصوصًا بدھ کے دن عصر و مغرب کے درمیان۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور انور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الفتح میں تین دن مسلسل دعاء فرمائی۔ پیر۔ منگل۔ بدھ عصر و مغرب کے درمیان دعاء قبول ہوئی۔ اور خوشی کے آثار جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے چہرہ پاک سے ظاہر ہوئے۔ سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی اہم بات پیش آتی ہے۔ تو میں اسی ساعت میں دعاء کرتا ہوں۔ اور اجابت ظاہر ہوتی ہے۔ ع۲۹ وہ مساجد طیبہ جو کہ حضور اقدس سرور

عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ ۳۰ وہ کنوئیں جنہیں حضور پر نور
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت ہے۔ ۳۱ اُحد پہاڑ ۳۲ حضور اقدس
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مشاہد متبرکہ ۳۳ مزارات بقیع۔
۳۴ مزارات اُحد ۳۵ مزار مقدس سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے پاس سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے
جب کوئی حاجت پیش آئی۔ دو رکعت نماز پڑھتا اور قبر امام ابوحنیفہ کے پاس
جاکر دعا مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے۔ ۳۶ مزار مبارک سیدنا حضرت
امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
فرماتے ہیں کہ دعا کی قبولیت کے لیے تریاق مجرب ہے۔ ۳۷ تربت
سراپا برکت حضرت پیران پیر دستگیر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
۳۸ مزار پر انوار سیدنا معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت
علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔ وہاں اجابت مجرب ہے
فرماتے ہیں کہ سو بار سورۂ اخلاص وہاں پڑھ کر جو چاہے اللہ تعالیٰ سے
مانگے حاجت پوری ہو۔ ۳۹ مرقد اسعد حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق
والدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۴۰ سیدنا امام ابوبکر مسعود
کاشانی اور ان کی زوجہ مطہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار
مبارکہ کے درمیان ۴۱ سیدنا حضرت ابوعبداللہ محمد ابن احمد قریشی
و سیدنا حضرت ابن رسلان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے مزارات مبارکہ کے
درمیان۔ ان کے مزارات بیت المقدس میں ہیں۔ ۴۲ قرافہ میں
امام شہب اور ابن القاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاروں کے درمیان کھڑے
ہوکر سو بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے جو بھی دعا کرے

قبول ہو۔ ع۴۳ مرقد مبارک امام ابن لال محدث احمد بن علی ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ع۴۴ تمام اولیار کرام وصلحار عظام ومحبوبان خدا کی بارگاہیں وخانقاہیں۔

یہ تھے وہ چوالیس مقامات جہاں دعار قبول ہوتی ہے۔ جن کا تفصیلی بیان ہوچکا۔

وہ کلمات طیبات جو دعائیں محبوب ہیں اور اسم اعظم۔

اس باب میں ان کلمات کی نشاندہی کی گئی ہے جو مقبولیت میں خاص اثر رکھتے ہیں۔ اور اسم اعظم کے حامل ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے رب سے دعار کیا کریں۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعار شرف قبولیت سے نوازی جائے گی۔ اور کلمات کا ثبوت احادیث کریمہ یا بزرگان دین کی تحریرات سے ملتا ہے۔ وہ کلمات عالیہ جن کے ذریعہ دعار قبول ومقبول ہوتی ہے ۲۰ بیس ہیں۔

ع۱:۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

حدیث پاک میں اس دعار کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ جو اس کے ساتھ دعار کرے قبول ہو۔ حضرات علمار کرام فرماتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ قبولیت دعار خصوصًا دفع بلامیں پورا اثر رکھتی ہے۔

حدیث پاک میں ہے حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں۔ کہ جب وہ اس سے پکارا جائے

تو قبول فرماتے ۔ اور جب اس سے مانگا جائے عطا فرمائے ۔ وہ دعار ہے جو سیدنا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین تاریکیوں میں فرمائی تھی ۔ (مذکورہ بالا دعار مبارکہ) کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خاص سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کے لئے تھی ۔ یا سب مسلمانوں کے لئے تو ۔ حضور انور نے فرمایا کہ تو نے خدائے پاک کا ارشاد نہ سنا ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ترجمہ :- تو ہم نے اس کی پکار سن لی ۔ اور اسے غم سے نجات بخشی ۔ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ۔

عـ۲ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ تو حضور نے فرمایا کہ خدا کی قسم تو نے اللہ تعالے سے وہ اسم اعظم لے کر سوال کیا کہ جب اس اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے اللہ تعالے اسے عطا فرماتا ہے ۔ اور جب اس سے دعار کی جاتی ہے قبول فرماتا ہے

عـ۳ :- حدیث پاک میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیات کریمہ میں ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔

عـ۴ بعض حضرات علمار کرام يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کو اسم اعظم کہتے ہیں ۔ سید ناسری بن یحیی قدس سرہٗ بعض حضرات اولیار کرام سے راوی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعار کرتا تھا ۔ کہ مجھے اسم اعظم دکھائی دے ۔ مجھے آسمان میں ایک ستارہ دکھائی دیا ۔

جس پر مذکورہ کلمات لکھے تھے۔

۵۔ بعض حضرات علماء کرام نے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کو اسم اعظم کہا ہے۔

۶: حضور اقدس سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے زید ابن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یوں دعاء کرتے ہوئے سنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ تو حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالےٰ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اسے اس کے ذریعہ پکارا جائے۔ اجابت فرمائے اور جب مانگا جائے عطا فرمائے۔

۷: حدیث پاک میں ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعاء کی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰہَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ۔ حضور انور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دعاء میں اسم اعظم ہے۔

۸: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رَبِّ رَبِّ ہے۔ حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب بندہ ربِّ ربِّ کہتا ہے۔ رب عزوجل فرماتا ہے لَبَّیْكَ۔ اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا گیا۔

۹: سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا

کہ اسم اعظم اَللّٰہُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ العَرْشِ الْکَرِیْمُ ہے۔

ع۱۰: سیدنا حضرت ابو امامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمن شامی فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔

ع۱۱: سیدنا امام فخر الدین رازی اور بعض حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کلمۂ ھو کو اسم اعظم فرمایا ہے۔

ع۱۲: سیدنا حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ نے بعض حضرات علماء کرام سے نقل فرمایا ہے کہ اسم اعظم کلمۂ توحید ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے۔ اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ بزرگی اور عظمت والا ہے۔ اسی کے دست قدرت میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چاہے ہوئے پر قادر ہے۔

ع۱۳: جمہور علماء کرام فرماتے ہیں کہ اَللّٰہُ اسم اعظم ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شرط یہ ہے کہ تو اللہ کہے اور اس وقت تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو۔

ع۱۴: حضرات علماء کرام نے بسم اللہ شریف کو اسم اعظم کہا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بسم اللہ شریف زبان عارف سے ایسی ہے۔ جیسے کلام خالق سے "کُن"،،

ع۱۵: حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو ان پانچ کلموں کیساتھ دعا کرے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ع۱۶: جو شخص تین بار یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہے، تو فرشتہ کہتا ہے مانگ کہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ نے تیری طرف توجّہ فرمائی۔

ع۱۷: پانچ بار یَا رَبَّنَا کہنے کی فضیلت سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ثابت ہے۔

ع۱۸: اسمائے حسنیٰ ننانوے ہیں۔ جو احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اور حسب ذیل ہیں۔

اَللّٰہُ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِکُ	اَلْقُدُّوْسُ
اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُھَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ
اَلْمُتَکَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِیُٔ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ
اَلْقَھَّارُ	اَلْوَھَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ
اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ
اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ	اَلْحَکَمُ	اَلْعَدْلُ
اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ	اَلْغَفُوْرُ
اَلشَّکُوْرُ	اَلْعَلِیُّ	اَلْکَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ
اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ	اَلْکَرِیْمُ	اَلرَّقِیْبُ	اَلْمُجِیْبُ
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ

All India Mission Mujaddid Moradabad

اَلشَّهِیْدُ	اَلْحَقُّ	اَلْوَکِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ
اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِیُٔ	اَلْمُعِیْدُ
اَلْمُحْیِیْ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ
اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالِیْ	اَلْبَرُّ
اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	مَالِكُ
اَلْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ		اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ
اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیْ	اَلْمُعْطِیْ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ
اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیْ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیْ
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلشَّکُوْرُ	اَلصَّبُوْرُ	

All India Mission Mojaddid Moradabadi

۱۹: حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک شخص کو یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کہتے ہوئے سنا تو حضور نے فرمایا مانگ کہ تیری دعا قبول ہوئی۔

۲۰: حدیث پاک میں ہے کہ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین میرے پاس کچھ دعائیں لائے اور عرض کی کہ جب حضور کو کوئی حاجت پیش آئے تو انہیں پڑھ کر دعائیں مانگئے۔

یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاصَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَاکَاشِفَ السُّوْٓءِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَامُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَااِلٰهَ

الْعَالَمِیْنَ بِکَ اَنْزَلْ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا۔

وہ حالات جنکی وجہ سے دعاء قبول نہیں ہوتی۔

اس باب میں ان اسباب و وجوہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے دعاء قبول نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان اسباب سے مکمل اجتناب و پرہیز کریں۔ تاکہ دعاء قبول ہو۔ اگر دعاء قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور جانیں۔ خدا کی شکایت نہ کریں۔ کیونکہ عطاء خداوندی میں نقصان نہیں۔ اگر نقصان ہے تو ہماری دعاء میں ہے ؎۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

وہ اسباب جن کے باعث دعاء قبول نہیں ہوتی وہ پندرہ ہیں۔

۱: کسی شرط یا ادب کا فوت ہو جانا۔ یعنی چھوٹ جانا۔ ظاہر بات ہے کہ یہ بندے کا قصور ہے۔ لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ اپنی کمی کو ڈھونڈے اور اللہ تعالیٰ کی شکایت نہ کرے۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک شخص لمبا سفر کرے، بال الجھے ہوئے ہوں۔ کپڑے گرد میں اٹے ہوئے ہوں۔ اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب یارب کہے۔ اور اس کا کھانا حرام کمائی سے ہو۔ پینا حرام پیسے کا ہو۔ پہننا حرام مال سے ہو۔ یعنی پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو۔ حضور نے سفر اور پریشاں حالی کا ذکر اس لئے فرمایا

کہ بندے کی یہ حالت قبولیت دعاء میں زیادہ معاون ہوتی ہے۔ مگر ان حالات کے باوجود اگر اس کا کھانا پینا حرام کمائی سے ہے تو امید اجابت و قبولیت نہیں ہے۔ گناہوں میں ملوث رہنا۔ گناہوں کا عادی ہونا بھی دعاء کی عدم قبولیت کا سبب ہے۔ اسی لئے دعاء کرنے سے پہلے مظلوموں کے حقوق واپس کرنا۔ اور ان سے اپنے قصور معاف کرانا۔ اور خدا کے سامنے توبہ واستغفار کرنا اور گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا لازم و ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ؎

صبح کو پی ہے اگر شام کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ایک مرتبہ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قحط پڑا۔ آپ بنی اسرائیل کو لے کر تین مرتبہ دعاء کے واسطے گئے۔ بارش نہ ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ میں تیری اور تیرے ساتھ والوں کی دعاء قبول نہ فرماؤں گا کہ تمہارے ساتھ والوں میں سے ایک نمام (چغل خور) ہے۔ یعنی ایک کا عیب دوسرے سے بیان کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ اے مولا تعالیٰ وہ کون شخص ہے۔ اسے اپنی جماعت سے نکال دوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔ اے موسیٰ میں تم کو تو نمیمی سے منع کرتا ہوں۔ اور خود اس کا ارتکاب کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب کو توبہ کا حکم دیا۔ سب نے خدا تعالیٰ کے دربار میں توبہ کی۔ اور پھر بارش کی دعاء کی۔ دعاء مانگتے ہی رحمت کی جھڑی برسی اور قحط دفع ہوا۔ اور خوب فیضانی بارش ہوئی۔ سیدنا حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بنی اسرائیل سات سال قحط میں مبتلا رہے۔ یہاں تک

کہ مردوں اور بچوں کو کھانے لگے۔ پہاڑوں میں نکل جاتے۔ عجز وانکساری اور لجاجت و شرمندگی کے ساتھ دعاء مانگتے اور روتے مگر رحمت الٰہی نے بالکل ان کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ ان کے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ اگر تم میری طرف اس قدر چلو کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں۔ اور تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں۔ اور تمہاری زبانیں دعاء کرتے کرتے گونگی ہو جائیں۔ تب بھی میں تم سے کسی دعاء مانگنے والے کی دعاء قبول نہ فرماؤں گا۔ اور رونے والے کے رونے پر رحم نہ فرماؤں گا۔ جب تک مظلوموں کو ان کے حقوق واپس نہ کر دیں۔ بنی اسرائیل نے مظلوموں کو ان کے حقوق واپس کیئے۔ اسی دن مینہہ برسا۔ سیدنا حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل قحط میں مبتلا ہوئے۔ اور دعاء کے لیئے نکلے۔ پیغمبر وقت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ان سے کہہ دو کہ تم میری طرف نکلتے ہو ناپاک بدنوں کے ساتھ اور ہتھیلیاں میری طرف اٹھاتے ہو۔ جن سے تم نے ناحق خون کیئے ہیں۔ اور تم نے اپنے پیٹ حرام مال سے بھرے ہیں۔ اب تم پر میرا غضب سخت ہو گیا۔ اب تم کو مجھ سے دور ہونے کے سوا دعاء سے کچھ فائدہ نہ ملے گا۔ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بارش کی دعاء کرنے کے لیئے باہر نکلے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک چیونٹی پاؤں آسمان کی طرف کیئے کہہ رہی ہے۔ الٰہی میں بھی تیری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہوں۔ اور مجھ کو تیرے رزق سے بے پرواہی نہیں ہو سکتی۔ پس تو مجھ کو اوروں کے گناہوں کے سبب ہلاک نہ فرما۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیونٹی کی یہ فریاد سنکر ارشاد فرمایا لوٹ چلو کہ اس چیونٹی کی دعاء سے مینہہ برسے گا۔ سیدنا حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ دعاء کے لیئے

نکلے۔ سیدنا بلال ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ اے حاضرین کیا تم اپنے گناہوں پر اقرار نہیں کرتے ہو۔ سب نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ پھر کہا کہ الٰہی تیرا فرمان ہے مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ۔ اور ہم اپنے گنہگاری پر اقرار کرتے ہیں۔ پس تیری بخشش و مغفرت ہم جیسوں کے لئے ہے الٰہی ہم کو بخش دے۔ ہم پر رحم فرما اور ہم کو پانی دے اور پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔ اور خوب بارش ہوئی۔ کسی نے سیدنا حضرت مالک ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حضور بارش کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم پانی کی بارش ہونے میں دیر سمجھتے ہو۔ اور میں پتھر برسنے میں۔ یعنی تم سمجھتے ہو کہ پانی برسنے میں دیر ہو رہی ہے۔ میں اس کو خدا کی رحمت سمجھ رہا ہوں کہ پتھر برسنے میں دیر ہو رہی ہے۔ بہرحال اگر دعا قبول نہ ہو تو کمی اپنی ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ گناہوں میں لگے رہنا دعا کی قبولیت کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ دعا کرتا ہے مگر قبول نہیں ہوتی۔

ع۲: استغنائے مولیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا بے پرواہ ہونا۔ کیونکہ وہ حاکم ہے محکوم نہیں۔ مالک ہے مملوک نہیں۔ غالب ہے مغلوب نہیں۔ اگر تیری دعا قبول نہ فرمائے تجھے غصے یا ناخوشی، شکایت و شکوے کی مجال و گنجائش کب ہے۔ جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جب چاہتا ہے منع فرماتا ہے۔ تو کس شمار و قطار میں ہے۔ کہ اپنی مراد پر اصرار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا استغنا یعنی بے پرواہ ہونا حق ہے۔ اس کی بات مکمل اس کی رحمت عام دعا کے شرائط و آداب کی جامع ہے اپنے مانگے ہوئے کا حاصل ہونا قبولیت کے لئے ضروری نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنے والی وباؤں کو دفع فرما دے۔ یا ذخیرۂ آخرت بنا دے۔ یہی قبولیت کے تین مقام ہیں۔ جیسا کہ تفصیل کے ساتھ گزر چکا۔ اور ان

سب کے باوجود اگر وہ قبول نہ بھی فرمائے تو ہمارا اس پر واجب بھی تو نہیں۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ خود اسی کا فرمان عالیشان ہے۔ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ہ۔ نہ اس کے بے پرواہ ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش خود فرماتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ہ۔ نہ اس کے کسی وعدہ اور وعیدیں فرق آنا۔ ارشاد باری تعالیٰ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ہ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ۔

ع۴:۔ حکمت الٰہی ہے۔ کبھی بندہ نادانی کی بنیاد پر کوئی چیز اللہ تعالےٰ سے طلب کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ براہ مہربانی اپنے بندے کی دعار کو رد فرماتا ہے۔ کیونکہ علم الٰہی میں وہ بندے کے حق میں مُضر ہے۔ نقصان دِہ ہے۔ جس کا بندے کو علم نہیں۔ مثلاً بندہ اللہ تعالےٰ سے دولت و ثروت مانگ رہا ہے۔ مگر دولت و ثروت میں ایمان یا جان کا خطرہ ہے دولت ملتے ہی فرعون بے سامان ہو جائے گا۔ یا چور ڈکیت مال بھی لوٹ لیں گے۔ اور جان بھی لے لیں گے۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی دعار کا رد فرمانا اور قبول نہ کرنا ہی بندے کے حق میں مفید ہو گا۔ اور بندے کو اپنی دعار قبول نہ ہونے پر شکر الٰہی بجالانا چاہیئے کہ حکمت ایزدی نے دولت و ثروت نہ دے کر دعار قبول نہ کر کے جان و ایمان کو خطرے سے بچا لیا۔ اسی لئے کہاوت ہے کہ "بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان۔

ع۵:۔ کبھی دعار کے بدلے ثواب آخرت دینا منظور ہوتا ہے۔ تو دنیا طلب کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ تیرے لئے آخرت کی اچھائیاں جمع فرماتا ہے۔ مثلاً تو دنیا میں مکان کی دعار کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ

تیری اس دعار کے بدلے جنت میں محل عطا فرمائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ دنیا کا مکان چند روزہ ہے۔ اور جنت کا محل ابدالاباد کے لئے ہے۔ دنیا کا مکان فانی اور جنت کا محل باقی ہے۔ دنیا کا مکان ایک دن چھوڑ کے چل دینا ہے اور جنت کا محل ہمیشہ تجھ سے آباد رہے گا۔ یہ مقام بھی مقام شکر ہے نہ کہ مقام شکایت۔

ع۶ :۔ وہ جو ویرانے میں مکان میں اُترے کیونکہ اکیلے مکان میں چوری لوٹ مار، یا جن ایذا پہونچا سکتے ہیں تو جان بوجھ کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے گویا کہ خودکشی کر رہا ہے۔ ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ دعار قبول نہیں فرماتا۔

ع۷ :۔ مسافر جو سرراہ قیام کرے۔ یعنی سڑک سے بچکر نہ ٹھہرے۔ کیونکہ دوسرے راہ چلنے والوں کے لئے بھی تکلیف کا باعث ہے۔ اور اپنے لئے کہ دوسرے لوگ اور جانور روندیں گے۔ یہ تکالیف بھی یہ خود اپنے لئے مُہیا کر رہا ہے۔ خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ شب کو بیچ سڑک پر نہ اُترو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جسے چاہے راستے پر پھیلنے اور چلنے کی اجازت دیتا ہے۔

ع۸ :۔ وہ شخص جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا۔ اب خدا سے دعار کرتا ہے کہ اسے روک دے۔ ایسے شخص کی بھی دعار قبول نہیں ہوتی۔ اس شخص کی حماقت تو ظاہر ہے جانور کو چھوڑ کر اسے روکنے کی دعار کرنا گویا خدا کا امتحان لینا ہے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ یا پھر خدا کو اپنا محکوم سمجھتا ہے۔ ایسے نادان و بے وقوف کی دعار بھی قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے کہا کہ اگر آپ کو اپنے رب پر بھروسہ ہے تو اپنے آپ کو نیچے گرادو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ میں اپنے رب کو آزماتا نہیں

۹ :۔ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے۔ اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی۔ سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دیدی جائے۔ آدمی یا تو اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دیدے اب یہ کہ نہ تو کجی پر صبر کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے بلکہ بد دعار کرتا ہے۔ تو یہ قابل قبول نہیں۔

۱۰ :۔ وہ شخص جس نے کسی کو کچھ دیا اور گواہ نہ کیے۔ کیونکہ بغیر گواہوں کے کسی کو مال دینا گویا کہ اپنے مال کو ہلاک کر دینا ہے۔ اپنے کئے ہوئے کا کیا علاج "خود کردہ را علاجے نیست"۔

۱۱ :۔ وہ شخص ہے جس نے اپنا مال کسی دیوانے، پاگل، مجنوں بے عقل و بیوقوف کو دے دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے، کہ اپنا مال۔ بے وقوفوں کو نہ دو۔ بالکل ظاہر و باہر ہے کہ پاگل کو مال دینا اپنا مال برباد کرنا ہے۔ اور پھر اس حماقت کے لئے دعار کرنا یہ دعا قبولیت کی مستحق نہیں ہے۔

۱۲ :۔ وہ شخص جو اپنے گھر میں منہ پھیلائے بیٹھا ہے۔ اے میرے رب مجھے روزی دے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ کیا میں نے تجھے رزق ڈھونڈنے کا حکم نہ دیا۔ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ۔

ترجمہ :۔ پھیل جاؤ زمین میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈو۔

۱۳ :۔ وہ شخص جس نے اپنا مال فضول خرچیوں میں برباد کر دیا۔ اب کہتا ہے کہ اے رب مجھے مال دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہ دیا تھا۔ کیا تو نے میرا ارشاد نہ سنا۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا۔ ترجمہ۔ اور وہ

جب خرچ کریں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں۔ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

ع۱۱:۔ وہ شخص جو ایسے لوگوں میں مقیم و ساکن رہے جو اسے ایذا دیتے ہیں اور وہ دعاء کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے شر سے کفایت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا میں نے تجھے ہجرت کا حکم نہ دیا۔ اور تو نے میرا ارشاد نہ سنا۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا۔ ترجمہ۔ کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

انتباہ:۔ مذکورہ بالا اسباب کی تقدیر پر بہت لوگ ایسے نکل سکتے ہیں۔ جن کی دعاء قبول نہیں ہوتی۔ چونکہ احادیث کریمہ کا انداز یہ بتا رہا ہے جو انسان از خود اپنے لئے پریشانیاں، تباہیاں، رسوائیاں اور اس کے اسباب فراہم کرے اور پھر دعاء کرے تو اس کی دعاء باب اجابت و قبولیت کو نہیں پہونچتی۔ اس بنیاد پر چند کا ذکر تو احادیث کریمہ میں موجود ہے۔ جن کو آپ نے ملاحظہ فرمالیا۔ مگر انہیں پر قیاس کر کے اور بھی ایسے اشخاص کا ذکر ہوسکتا ہے۔ جن کی دعاء قبول نہیں ہوتی۔ ہم یہاں صرف بیس اشخاص کا ذکر کرتے ہیں۔

ع۱:۔ جو بغیر کسی سخت مجبوری کے رات کو ایسے وقت گھر سے باہر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں۔ پاؤں کے چلنے پھرنے کی آواز بند ہوگئی ہو۔ صحیح حدیث پاک میں اس سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت بلائیں پھیلتی ہیں

ع۲:۔ رات کو دروازہ کھلا چھوڑ دے۔

ع۳:۔ یا بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے دروازہ بند کرے کہ شیطان کھول سکتا ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر گھر میں داخل ہو تا کہ شیطان گھر میں

داخل ہونے سے رہ جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دروازہ بند کرے تو شیطان اس دروازے کو کھولنے پر قادر نہیں رہتا۔

ع۴: ۔ کھانے پینے کے برتن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر نہ ڈھانکنے کہ بلائیں اُترتی ہیں۔ اور خراب کر دیتی ہیں۔ پھر وہ سامانِ خورد و نوش بیماریاں پیدا کرتا ہے

ع۵: ۔ بچوں کو مغرب کے وقت گھر سے باہر نکالے کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔

ع۶: ۔ یا کھانا کھا کر برتن بغیر دھوئے سو رہے تو شیطان اس کو چاٹتا ہے۔ اور برص کی بیماری ہوتی ہے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔

ع۷: ۔ غسل خانے میں پیشاب کرے کہ اس سے وسوسے اور بھول کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

ع۸: ۔ چھجے کے قریب سوئے چھت پر منڈیر یعنی کوئی روک نہ ہو کہ گر جانے کا احتمال ہو۔

ع۹: ۔ عورت سے ہم بستری کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دل میں کہہ لے۔ ورنہ شیطان شریک ہو جائے گا۔ اور اپنا عضو شوہر کے عضو کے ساتھ داخل کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے بچہ انسان و شیطان دونوں کے نطفے سے بنتا ہے۔ اور پھر بُرا بیج بُرا ہی پھل لاتا ہے۔ یہ آج کل جتنے بھی شیطانی فرقے ہیں۔ یہ سب انسانی و شیطانی نطفے کی پیداوار ہیں۔ انہیں عظمت رسالت بُری لگتی ہے۔ اور شیطان کو بھی عظمت رسالت سے چڑ لگتی اور رہے۔ جہاں کوئی عظمت رسالت کا منکر نظر آئے تو سمجھ لو کہ اس کی اصل میں خرابی ہے۔

ع۱۰: ۔ بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے کھانا کہ شیطان اس کھانے میں شریک

ہو جاتا ہے جس کھانے کو چند مسلمان شکم سیر ہو کر کھا سکتے تھے۔ اسے اکیلا آدمی ہی صفاچٹ کر جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے کی وجہ سے شیطان کی شرکت کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ یہ تو ایک آیت کریمہ کا فیضان ہے جہاں کھانے پر چند آیات پڑھلی جائیں وہاں شیطان اور اس کی ذریت کا گزر کہاں۔ اور وہ اس کھانے کو کیسے کھا سکتی ہے۔

ع۱۱:۔ زمین کے سوراخوں میں پیشاب کرنا۔ کیونکہ ان سوراخوں میں کسی بھی موذی جانور کا گھر ہو سکتا ہے۔ وہ نکل کر کاٹ لے۔ یا پھر کسی جن کا مکان بھی ہو سکتا ہے۔ وہ گھر سے نکل کر آپ کو ستائے۔

ع۱۲:۔ اپنی یا اپنے کسی دوست کی کوئی چیز پسند آجائے تو اس پر یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ وَلَا تَضُرَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ کیونکہ نظر لگنا حق ہے۔ انسان کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے۔

ع۱۳:۔ تنہا سفر کرنا کہ انسانوں اور جنوں میں سے برے لوگوں سے اذیت پہونچ سکتی ہے۔ اور ہر کام میں دقت پڑتی ہے۔

ع۱۴:۔ جماع کے وقت عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے سے خود یا بچے یا دل کے اندھے ہونے کا باعث ہے۔

ع۱۵:۔ جماع کرتے وقت باتیں کرنے سے بچے گونگے ہونے کا احتمال ہے

ع۱۶:۔ کھڑے ہو کر پانی پینے سے درد جگر کی شکایت ہو سکتی ہے۔

ع۱۷:۔ پاخانے میں بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے جائے کہ خبائث سے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

ع۱۸:۔ فاسقوں، فاجروں، بدوضعوں، بدعقیدوں کے پاس بیٹھنا

اٹھنا اگر بالفرض صحبتِ بد کے اثر سے بچ بھی گیا تو بُری صحبت کے باعث بدنام ضرور ہوگا۔

ع۱۹ :۔ لوگوں کے راستوں میں یا ان کے بیٹھنے اٹھنے کی جگہ پیشاب پاخانہ کرنا۔

ع۲۰ :۔ یا سفر سے بغیر اطلاع کے رات کو اپنے گھر چلا آئے تو مکروہ دیکھنے کا احتمال ہے۔ یہ سب صورتیں احادیث کریمہ میں موجود ہیں یعنی خود اپنے لئے مہلکات فراہم کرنا۔ اور پھر اس کے لئے دُعار کرنا۔ ایسی دُعار کے لئے درِ اجابت وَا نہیں ہوتا۔

ع۱۵ :۔ اچھے کاموں کا حکم نہ دینا۔ اور ہر بُرے کاموں سے نہ روکنا یہ بھی آدمی کی دعار کی مقبولیت کے سلسلے میں آڑے ہے۔ اور جو آدمی امر بالمعروف نہی عن المنکر کی صفت سے عاری و خالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی دعار قبول نہیں فرماتا۔ یعنی کچھ لوگ بُرائی میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر رہے تھے، دوسرے لوگ یہ دیکھ کر خاموش رہے اور اپنی طاقت بھر نہ روکا۔ اور منع نہ کیا تو برے کاموں کے باعث جو بھی آفت و بلا آئے گی۔ اس میں نیکوں کی بھی نہ سنی جائے گی۔ کیونکہ یہ بھی تو فرائض کے تارک تھے۔ انہوں نے امر بالمعروف نہی عن المنکر جیسے اہم فرائض کو چھوڑ دیا تھا۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا تو تم اچھے کاموں کا حکم دوگے اور بُرے کاموں سے روکو گے۔ یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے بدوں کو مُسَلّط کر دے گا۔ پھر تم میں سے جو نیک ہیں وہ دعار کریں گے۔ تو ان کی دُعار بھی قبول نہ ہوگی۔

آگاہی :۔ یہ پندرہ صورتیں جو بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی بھی صورت میں دعار کا قبول نہ ہونا یقینی و قطعی نہیں۔ اور نہ اس سے ہرگز ہرگز یہ مراد کہ ایسی

حالتوں میں دعار کو بے سود مردود جان کر دعار کرنا ہی چھوڑ دیں۔ بلکہ مقصود ان امور سے روکنا ہے۔ یہ دعار کی قبولیت واجابت میں حجاب دپردہ اور آڑ ہیں تو ان سے بچنا لازم وضروری ہے۔ ورنہ دعار اہل ایمان کا ہتھیار ہے، دعار عبادت ہے۔ دعار عبادت کا مغز ہے۔ ان امور کو اس لئے بیان کیا گیا کہ اگر ایک مومن میں یہ خرابیاں ہیں تو فوراً ان کو دور کرے اور در کریم پر حاضر ہو کر توبہ کرے۔ بعد توبہ دعار کا اثر دیکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو گناہوں سے بچنے اور حلال کمائی سے کھانے، پینے اور پہننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ یارب العالمین بجاہِ رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

وہ باتیں جن کی دعار نہ کرنی چاہیئے۔

اس باب میں ان باتوں کا بیان ہے کہ جن کی بندوں کو دعار نہ کرنی چاہیئے ان کی تعداد پندرہ ہے جن کو نمبروار لکھا جاتا ہے۔

۱:۔ دعار میں حد سے نہ بڑھے۔ اور محال چیزوں کا خدا سے سوال نہ کرے جیسے نبوت ورسالت مانگنا کہ اب کسی کو نبوت ورسالت نہیں مل سکتی۔ اور باب نبوت ورسالت ہمارے آقا ومولا حضور خاتم النبیین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد بند ہو گیا اور خود حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایسے ہی آسمان کی طرف چڑھنے کی دعار مانگنا، ہمیشہ کے لئے تندرستی مانگنا بھی منع ہے۔ جیساکہ درمختار میں ہے۔ کیونکہ پوری زندگی میں کبھی کسی تکلیف میں نہ

پڑنا عادتاً محال ہے۔ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ خود باری تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ہ۔ مگر دین دنیا کی عافیت و بھلائی مانگ سکتا ہے۔ مگر بیماری کی دعاء کہ مجھے عمر بھر بیماری نہ ہو۔ نہیں کرنی چاہیئے کہ بعض بیماریاں نعمت اور سبب رحمت ہیں۔ بلکہ بعض بزرگوں پر اگر چالیس دن گزر جائیں اور وہ بیمار نہ ہو تو توبہ و استغفار فرماتے کہ کہیں ڈھیل تو نہیں دیدی گئی۔ ہاں سخت امراض جیسے جنون، پاگل پن، جذام، کوڑھ، برص، طاعون، سانپ کا کاٹنا، جلنا، ڈوبنا، گرنا اور ان کے مانند اگرچہ مسلمان کے حق میں گناہوں کا کفارہ، اجر و ثواب اور شہادت و رحمت کا باعث ہیں۔ مگر بلا و مصیبت میں داخل ہیں۔ لہٰذا ان سے عافیت مانگی گئی۔ اسی لئے حدیث شریف میں بُرے امراض سے پناہ مانگی گئی ہے۔ حدیث پاک کے مبارک کلمات یہ ہیں۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ ہ اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بُرے امراض سے۔ اسی طرح ایسی چیزوں کی ترمیم و تنسیخ مانگنا کہ جن پر قلم چل چکا ہے منع ہے۔ مثلاً ساتھ فٹ کا آدمی دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے پانچ فٹ کا کردے یا چھوٹی آنکھ والا دعا کرے کہ اے مولا تعالیٰ میری آنکھیں بڑی ہو جائیں۔ یہ صرف انبیاء کرام و اولیاء عظام علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے کہ وہ خلاف عادت باتوں کا ظہور و صدور بذریعہ دعاء بطور اعجاز یا کرامت کرا سکتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو محال اور خلاف عادت چیزوں کی دعاء سے اجتناب و پرہیز کرنا ضروری ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۔ ترجمہ:۔ اس کی طرح جو پانی کے سامنے ہتھیلیاں پھیلائے

بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہونچ جائے۔ اور وہ ہرگز نہ پہونچے گا۔

عـ۲ :۔ لغو اور بے فائدہ دعاء نہ کرے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام سنوس تھا۔ اسے حکم ہوا کہ تین دعائیں تیری قبول ہوں گی۔ اس نے اپنی عورت کے لئے دعاء کی کہ اے خدا میری عورت بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو جائے۔ اس کی یہ پہلی دعاء قبول ہوئی۔ اور وہ عورت بے پناہ حسن سے نوازی گئی۔ انجام کار حسن غرور اتنا بڑھا کہ وہ شوہر کو بھی اپنی نظروں سے گرانے لگی۔ اور ستانے لگی۔ ایک دن جھونجل میں زبان سے نکلا۔ خدا تجھے کتیا کر دے۔ خدا نے اس کی دوسری دعاء بھی قبول فرمائی۔ اور فوراً اسے کتیا کر دیا۔ پھر بیٹوں کی سفارش سے تیسری دعاء کی۔ الٰہی اسے اصلی صورت پر کر دے۔ چنانچہ تیسری دعاء بھی قبول ہو گئی۔ اور پہلے جیسی صورت تھی ویسی ہی ہو گئی۔ تینوں دعائیں مفت میں ضائع ہو گئیں اور کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ اس لئے لغو اور بے فائدہ دعاؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

عـ۳ :۔ گناہ کی دعاء نہ کرے کہ مجھے پرایا مال مل جائے یا کوئی فاحشہ اور زانیہ زنا کے واسطے مل جائے یا جوئے میں داؤں آجائے کہ گناہ کی طلب بھی گناہ ہے۔

عـ۴ :۔ قطع رحم کی دعاء نہ کرے یعنی فلاں رشتہ دار کی فلاں رشتہ دار سے لڑائی ہو جائے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ جب تک قطع رحم کی دعاء نہ کرے۔ اس لئے کہ قطع رحم بھی ایک

All India Mission Mojaddid Moradabad
ALL INDIA MISSIONMOJADDID MORADABADI

قسم کا گناہ ہی ہے۔

عے ۵:۔ اللہ تعالیٰ سے حقیر و ذلیل چیز نہ مانگے۔ کہ ہمارا پروردگار غنی ہے۔ اگر تمام مخلوق کو ایک ساعت میں ان کے حوصلے سے زیادہ عنایت فرمائے تو اس کے خزانے میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ اسی لئے حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے جب مانگو تو فردوس مانگو کہ اوسط بہشت اور اعلےٰ جنت ہے۔ اور ایک دوسری حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ جب خدا سے مانگو تو بہت مانگو۔ کیونکہ وہ ایسا رحیم و کریم ہے جو بے مانگے ہی کروروں نعمتیں تمہارے حوصلے اور لیاقت سے عطا فرماتا ہے۔ اگر تم مانگو گے تو کیا کچھ اس کے دربار عالی سے نہ پاؤ گے۔ ؎

خدائے غیب والے نے پہلے ہی بھر دی مری جھولی
ابھی کہنے نہ پایا تھا مری جھولی بھی خالی ہے۔ دریابی

ایک خاص امر ذہن میں رہے کہ حقیر و ذلیل چیز نہ مانگنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ وہ نہیں دے سکتا یا حقیر و ذلیل چیز کے لئے کسی دوسرے خدا کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ معاذ اللہ رب العالمین بلکہ مرادیٰ اعلیٰ میں داخل ہوتا ہے۔ مثلاً کسی شہنشاہ کے دروازے پر دو پیسے کا سوال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ روپیوں کا سوال کرنا چاہیئے۔ جو اس دربار شاہی کے شایان شان ہے بلا تشبیہ و تمثیل خدائے قادر و قدیر کے دربار عالی میں بھی ایسا حقیر و ذلیل اور ادنیٰ سوال نہیں کرنا چاہیئے۔ جو اس کی شان عالی کے منافی ہو۔ بلکہ ایسا اعلیٰ سوال کرے جس میں ادنیٰ خود بخود شامل ہو۔ اور وہ سوال دربار ایزدی اور اپنے شان بندگی دعاء عاجزی کے مطابق ہو۔

عے ۶:۔ رنج و مصیبت اذیت و صعوبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دعاء نہ

کرے۔ کیونکہ مسلمان کی زندگی اس کے حق میں غنیمت ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص شہید ہوا۔ ایک سال کے بعد اس کا بھائی بھی مر گیا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا کہ شہید سے جنت میں آگے آگے جا رہا ہے۔ حضرت طلحہ نے اپنا خواب حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ اور بھائی کے شہید کے آگے جلنے پر تعجب کا اظہار کیا تو حضور انور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد میں مرا۔ اس نے ایک رمضان المبارک کے روزے زیادہ نہ رکھے۔ اور ایک سال کی نمازیں زیادہ نہ پڑھیں یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے طلحہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ان کے اعمال ان سے زیادہ ہیں۔ ان کے نامۂ اعمال میں ایک سال کی نیکیاں اور بھلائیاں زائد ہیں۔ انہیں آگے ہونا ہی چاہیئے۔ معلوم ہوا کہ مومن کی زندگی مومن کے حق میں رحمت و نعمت ہے۔ اس لئے موت کی دعاء کرنا کفران نعمت ناقدری رحمت ہے۔ حضور انور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رنج کے سبب سے موت کی آرزو نہ کرو۔ اگر ناچار ہو جاؤ تو یوں کہو۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ۔ ترجمہ۔ اے اللہ تعالےٰ مجھے زندہ رکھ۔ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مجھے موت دے۔ جس وقت موت میرے لئے بہتر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا لوگوں میں اچھا کون ہے جسکی عمر زیادہ ہو، اور اعمال اچھے ہوں۔ پھر پوچھا لوگوں میں برا کون ہے۔ جسکی عمر بڑی ہو۔ اور کام برے ہوں۔ پس نیکوکار کے لئے زندگی نعمت اور بدکار کے لئے زندگی وجہ حسرت و ندامت، آدمی کو چاہیئے کہ درازی عمر

کی دعار کرے۔ اور اچھے کام کرے۔ اور برے کاموں سے اپنے آپ کو بچائے اسی میں خیر و عافیت ہے۔ اور اگر گزشتہ زمانے میں کچھ گناہ سرزد ہوئے تو ان کا تدارک کرے۔ یعنی توبہ و استغفار کرے۔ اور اعمال صالحہ پر پابندی کے ساتھ کاربند ہو۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔ یہ سب دنیاوی تکلیفوں سے متعلق ہے۔ مگر دینی مضرتوں سے اگر دوچار ہوں تو موت کی دعار کرنا جائز ہے۔ اگر دین پاک پر عمل کرنا دشوار ہو تو موت کی تمنا و آرزو جائز ہے۔ ایسا ہی درمختار میں ہے اور ایسا ہی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ مگر جب کہ اعتماد نیکی کرنے پر نہ رکھتا ہو۔

ع۸: بے وجہ شرعی کسی کے مرنے یا خرابی کی دعار نہ مانگے۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ یَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ۔ جب تم سنو کسی آدمی کو وہ کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو جائیں۔ تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ایک شرابی کو حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پرانوار میں حاضر لائے۔ حضور انور نے حد مارنے کا حکم فرمایا۔ کوئی دھول مارتا کوئی جوتے مارتا۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ اس کو ملامت کرو۔ کسی نے کہا کہ تجھ کو خدا کا خوف نہ آیا۔ کسی نے کہا۔ تو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نہ شرمایا۔ ایک نے کہا خدا تجھے ذلیل و خوار کر دے۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ کہو۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ: اے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے

اے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما۔ سیدنا طفیل ابن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اپنی قوم کی شکایت کی اور عرض کی کہ یارسول اللہ دوس پر دعاء فرمادیجئے۔ فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِھِمْ۔ اے اللہ تعالیٰ دوس کو ہدایت فرما اور ان کو یہاں لے آ۔ اسی طرح جب ثقیف کے پتھروں سے مسلمان شہید و زخمی ہوئے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہ نبوی میں گزارش کی کہ یارسول اللہ ان کی تباہی و بربادی کی دعاء فرمادیں تو حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ ثَقِیْفًا۔ اے اللہ تعالیٰ ثقیف کو ہدایت فرما۔ ایسے ہی جنگ احد میں دشمنان اسلام نے حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کو شہید کیا۔ اور طائف کے کفار نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم نازنین پر اتنے پتھر مارے کہ جسم پاک خون سے تر بتر ہو گیا۔ مگر حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے ہلاکت نہ فرمائی۔ اگر چاہتے تو تمام کفار ہلاک ہو جاتے۔ مگر آپ نے یہ دعاء فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ۔ اے اللہ تعالیٰ میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ جانتے نہیں۔ بہر حال بے وجہ شرعی کسی کے ہلاکت ذلت ورسوائی کی دعاء نہ کرنی چاہیئے۔ اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے کا یقین یا ظن غالب ہو اور اس کے جینے سے دین کا نقصان ہو۔ یا کسی ظالم سے ظلم چھوڑنے یا توبہ کی امید نہ ہو۔ ایسے شخص کے لئے ہلاکت ذلت و رسوائی کی دعاء کرنا جائز ہے۔ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام نے جب دیکھا کہ جب قوم کے سرکش اپنے کفر و عناد سے باز نہ آئیں گے۔ اور اپنے معبودان باطلہ ود، سواع، یغوث یعوق، نسر کو نہ چھوڑیں گے

اور ان کی عبادت سے منحرف و متنفر نہ ہوں گے۔ بارگاہ الٰہی میں دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ دعاء کو قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۔ ترجمہ:۔ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ اسی طرح سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبطیوں کے لئے دعاء فرمائی۔ جیسے قرآن کریم نے نقل فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:۔ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ان کے مال برباد کر دے۔ اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں۔ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ اسی طرح بعض مواقع پر ہمارے آقا و مولا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے لئے بد دعاء فرمائی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے کہ حضور انور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا۔ اس نے آپ پر جھوٹ باندھ دیا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کے لئے بد دعاء فرمائی۔ اور وہ مردہ پایا گیا۔ اور اس کا پیٹ چر گیا۔ اور اسے زمین نے قبول نہ کیا۔ اس طرح کی اور بہت سی نظریں احادیث کریمہ میں موجود ہیں۔

ع۸ :۔ کسی مسلمان کو یہ بد دعاء نہ کرے کہ تو کافر ہو جائے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ کفر ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کفر کو اچھا اور اسلام کو برا جان کر کہے تو بلا شبہ کافر ہو جائے گا۔ ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی حرام ہے۔ خصوصاً یہ بدخواہی جو تمام بدخواہیوں سے بری ہے۔

ع۹ :۔ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے۔ اور اسے مردود و ملعون نہ کہے۔

اور جس کافر کا کفر پر مرنا یقینی نہ ہو۔ اس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یہاں تک کہ حیوانات و بہائم پر بھی لعنت نہ کرے۔ بعض علماء کے نزدیک تو مستحق لعنت پر بھی لعنت نہ کرے۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بہت طعن کرنے والا، اور لعن کرنے والا، اور بے ہودہ بکنے والا نہیں ہوتا۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ و شفیع نہ ہوں گے۔ اور تیسری حدیث شریف میں ہے جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں۔ پھر زمین کی طرف اترتی ہے۔ زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں۔ پھر دائیں بائیں جاتی ہے۔ جب کہیں ٹھکانہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی ہے اور وہ اس لعنت کے لائق ہے تو اس پر پڑتی ہے۔ ورنہ کہنے والے کی طرف پلٹ آتی ہے۔ چوتھی حدیث مبارک میں ہے کہ اے عورتو صدقہ دو کہ میں نے تمہیں دوزخ میں بکثرت دیکھا ہے۔ یعنی عورتیں دوزخ میں بہت پائیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ کس سبب سے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لعنت بہت کرتی ہو۔ لیکن وہ بے ایمان و بدعقیدہ جن کی بے ایمانی مسلم۔ اور جن کا بدعقیدہ ہونا روز روشن سے بھی کہیں زیادہ واضح، اور جن کا کفر یقینی اور کفریات سے توبہ بغیر کئے مرنا معلوم ہے۔ ان پر لعنت کرنا جائز ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۔

۱۰: کسی مسلمان کو یہ بددعاء نہ دے کہ تجھ پر خدا غضب نازل کرے تو آگ یا دوزخ میں داخل ہو، کیونکہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

۱؎: جو کافر مرا اس کے لئے دعاء مغفرت کرنا ناجائز و حرام ہے۔ اس لئے کہ رب کریم جل جلالہٗ و عم نوالہٗ کا فرمان عالی شان ہے۔ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ۔ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ۔ پ ۱۱ ــ ترجمہ:۔ اور مومنوں کو لائق نہیں ہے کہ مشرکوں کی مغفرت چاہیں اگرچہ رشتہ دار ہوں۔ جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا۔ وہ تو نہ تھا۔ مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا۔ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔ اس سے بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا متحمل ہے اس ارشاد ربانی سے معلوم ہوا کہ جس بے ایمان و بدعقیدے کی گستاخیوں پر اطلاع ہو جائے۔ اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا۔ حرام، اس کے لئے ایصال ثواب ناجائز ہے۔ بعض دولت پسندوں کو دیکھا گیا کہ مشرکین کے مرنے پر قرآن خوانیاں کیں، اور مرتبہ شہادت بھی دیدیا۔ جیسے کہ شہادت کا خزانہ اور کوٹہ انہیں کے پاس ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیے۔ دعائے مغفرت اور ایصال ثواب یہ صرف مومنوں کا حق ہے۔ اور انہیں کو اس کا فائدہ پہونچے گا۔ اگر کسی کافر، مشرک، بدعقیدہ کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب کیا جائے تو اس بدعقیدہ و بے ایمان کو تو کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ البتہ ایسا کرنے والے کا نامۂ اعمال ضرور سیاہ ہوگا

اور گنہگاروں کی فہرست میں اپنے نام کا اندراج کرائے گا۔ شرعاً ایسے شخص پر توبہ، تجدید اسلام اور نکاح پڑھوانا لازم ہوگا۔ خدائے قدیر جَلَّ مَجْدُہٗ مسلمانوں کو دین فروشی اور خوشامدانہ پالیسی کی لعنت سے محفوظ فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

ع۱۲:۔ یہ دعار کرنا جائز نہیں کہ اے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے۔ کیونکہ یہ ان احادیث مبارکہ کے خلاف ہے۔ جن میں یہ مذکور ہے کہ بعض مسلمان دوزخ میں جائیں گے۔ اور اپنے اعمال بد کی سزا۔ بھگتیں گے۔ تمام مسلمانوں کے لئے گناہوں کی مغفرت کی دعار کرنا درست ہے۔ اور اپنے یا بعض مسلمانوں کے کل گناہوں کی مغفرت کی دعار بھی درست ہے لیکن کل مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت کی دعار کرنا گویا کہ ان احادیث کریمہ کو چیلنج کرنا ہے کہ جن میں بعض مسلمانوں کا جہنم جانا آیا ہے۔ اور پھر ان کو جہنم سے حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نکالیں گے۔

ع۱۳:۔ اپنے اور اپنے احباب کے نفس، اہل وعیال، مال واولاد پر بد دعار نہ کرے۔ کیا پتہ کہ وہ وقت قبولیت کا ہو۔ بعد میں پچھتانا پڑے حضور انور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اپنی جانوں پر بد دعار نہ کرو۔ اور اپنی اولاد پر بد دعار نہ کرو۔ اور اپنے خادم پر بد دعار نہ کرو۔ اور اپنا موال پر بد دعار نہ کرو۔ کہیں اجابت کی گھڑی موافق نہ ہو (مسلم شریف) ابوداؤد شریف میں ہے کہ تین دعائیں بے شک مقبول ہیں۔ مظلوم کی دعار، مسافر کی دعار، اور ماں باپ کا اپنی اولاد کو کوسنا۔

ع۱۴:۔ ایسی چیز کی دعار نہیں کرنا چاہیئے۔ جو اسے پہلے سے حاصل

ہے۔ یعنی کوئی مرد یہ کہے کہ اے خدا مجھے مرد کر دے۔ تو ظاہر ہے کہ لغو اور حماقت ہے۔ ہاں اگر مرد سے مراد دلیر۔ شجاع یا مرد خدا ہے تو بالکل درست ہے۔ ایسے ہی جس دعار میں اظہار عجز۔ یا خدا و رسول سے محبت یا دین و اہل دین کی طرف رغبت یا کفر و کافرین سے نفرت جیسے منافع نکلتے ہوں تو جائز ہے۔ جیسے درود شریف کہ ظاہر ہے کہ خدا کی رحمت ہر وقت حضور انور پر برستی ہے۔ مگر رحمت کی دعار کی جاری ہے اسی میں اظہار محبت نبوی ہے۔

ع۱۵:۔ دعار میں تنگی نہ کرے مثلاً یوں نہ کہے کہ اے خدا تنہا مجھ پر رحم فرما۔ یا مجھے فلاں نعمت بخشدے کیونکہ حدیث شریف میں ہے ایک شخص نے دعار کی الٰہی مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔ اس پر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تو نے بڑی وسعت والی چیز کو تنگ کر دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ دعار میں اپنے بھائیوں کو بھی شریک کر لیں۔ کیا خبر کس کی برکت سے تیری دعار قبول ہو جائے۔

وہ لوگ جنکی دعار قبول ہوتی ہے۔

اس باب میں ان حضرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کی دعار بارگاہ الٰہی میں قبول و مقبول ہے۔ اور مستجاب الدعوات ہیں۔ ان کی تعداد انیس ہے

۱ مضطر یعنی لاچار ۲ مظلوم اگرچہ فاجر و کافر ہو ۳ بادشاہ عادل ۴ مرد صالح ۵ ماں باپ کا فرمانبردار ۶ مسافر ۷ روزے دار خصوصاً وقت افطار ۸ وہ مسلمان جو مسلمان کے لئے اس کے غائبانے میں دعا مانگے۔ احادیث مبارکہ میں ہے یہ دعا نہایت جلد قبول ہوتی ہے اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اس کے حق میں تیری دعا قبول اور تجھے بھی اسی طرح کی نعمت حاصل ہوئی۔ یہ دعا حاجی، غازی، مریض و مظلوم کی دعاؤں سے بھی زیادہ جلد مقبول ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ جلد مقبول ہونے والی کوئی دعا نہیں۔ یہ دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ ۹ والدین کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ یہ دعا امت کے لئے نبی کی دعا کے مثل ہوتی ہے۔ ۱۰ اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں۔
۱۱ حاجی کی دعا اپنے گھر پہونچنے تک۔ حدیث شریف میں ہے جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ بخشا گیا ہے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ حاجی کی دعا رد نہیں ہوتی۔ جب تک وہ پلٹے۔ ۱۲ عمرہ کرنے والا۔ حدیث شریف میں ہے حج و عمرہ کرنے والے مہمان ہیں۔ یہ جو مانگتے ہیں خداوند قدوس دیتا ہے جو دعا کرتے ہیں۔ خدائے قدیر قبول فرماتا ہے۔ ۱۳ مریض۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو۔ کیونکہ اسکی دعا ملائکہ کی دعا کی

طرح ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ مریض کی دعاء رد نہیں ہوتی جب تک وہ اچھا نہ ہو جائے۔ ۱۴ ہر وہ مومن بندہ جو کسی دنیوی یا جسمانی بلاء میں گرفتار ہو (یہ مریض سے عام ہے) حدیث شریف میں ہے کہ بے شک "مبتلا" کی دعاء مستجاب ہے۔ اور دوسری حدیث پاک میں ہے۔ مومن مبتلا کی دعاء کو غنیمت جانو۔ ۱۵ جو یاد خدا خوب کرتا ہو۔ ۱۶ جو تنہا جنگل میں ہو، اور اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ ۱۷ غازی کہ کفار سے جہاد کے لئے نکلے۔ جب تک واپس آئے۔ خصوصاً جبکہ معاذ اللہ رب العالمین اس کے اور ساتھی بھاگ جائیں۔ اور یہ ثابت قدم رہے اور ڈٹا رہے۔ ۱۸ جس شخص نے کسی پر احسان کیا۔ اپنے محسن کے حق میں اس کی دعاء رد نہیں ہوتی۔ ۱۹ اجماعت مسلمین مل کر دعاء کرے۔ بعض ان میں سے دعاء کریں۔ اور بعض آمین کہیں۔ خدائے قدیر جل مجدہٗ اپنے حبیب پاک کے صدقہ میں ہماری دعاء قبول فرمائے آمین۔

وہ اعمالِ صالحہ جنکے عامل کو کسی دعاء کی ضرورت نہیں۔

اس باب میں ان اعمال صالحہ کا بیان ہے جن کے کرنے والے کو کسی دعاء کی ضرورت و حاجت نہیں۔ بلکہ وہ اعمال ہی دعاء کے قائم مقام ہیں۔ اور ان اعمال صالحہ میں منہمک رہنا ہی خود ایک مستقل دعاء ہے۔ ان اعمال صالحہ کی تعداد تین ہے۔

ع۱ درود شریف :- سیدنا حضرت اُبَیَّ ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ میں بہت دعاء کرتا ہوں اس میں حضور عالی کے لئے کس قدر مقرر کروں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ چاہے جتنا میں نے عرض کیا۔ چہارم آپ نے فرمایا جتنا چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا نصف۔ آپ نے فرمایا جتنا چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ اپنی کل دعاء حضور کے لئے مقرر کردوں۔ یعنی اپنے کل دعاء کے بدلے حضور والا پر درود شریف پڑھا کروں۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے مقاصد کو پورا فرما دے گا۔ اور تیرے گناہ بخشدے گا۔ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کی یارسول اللہ میں اپنی تہائی دعاء حضور انور کے لئے کردوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے۔ عرض کی دو تہائی فرمایا ہاں۔ پھر عرض کی کہ کل دعاء کے بدلے درود شریف مقرر کردوں تو حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا کرے گا۔ تو خدائے کریم تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنادے گا۔ سرکار دو عالم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک میں نذرانہ درود شریف خود ایک مستقبل دعاء ہے۔ اور درود شریف پڑھنے والے فوائد و برکات درود شریف پڑھنے سے ملتے ہیں۔ ہرگز ہرگز اپنے لئے دعاء کرنے میں نہیں۔ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء تمام امت مرحومہ کے حق میں دعاء کرنا ہے کیونکہ سب انہیں کے دامان کرم سے وابستہ ہیں۔ درود شریف کے تفصیلی فضائل، فضائل انتخاب کے حصے فضائل درود وسلام میں ملاحظہ فرمائیں۔

ع۲ ذکرالٰہی :۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جسے میرے ذکر نے مجھ سے مانگنے سے باز رکھا میں اسے بہترین اس عطا کا بخشوں گا۔ جو مانگنے والوں کو دوں۔

ع۳ تلاوت قرآن عزیز :۔ حدیث قدسی میں ہے جسے قرآن کریم کی تلاوت مجھ سے سوال کرنے سے روک دے اسے افضل دوں۔ اس کا جو تمام سوال کرنے والوں کو عطا فرماؤں۔ اور کلام الٰہی کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اپنی تمام مخلوق پر۔

اب ذیل میں وہ دعائیں نقل کی جارہی ہیں۔ جنہیں خود حضور انور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع بموقع اپنے رب تعالیٰ سے مانگیں۔ اس باب میں اس بات کا التزام کیا گیا ہے کہ انہیں دعاؤں کا ذکر ہوگا۔ جو احادیث کریمہ میں مذکور ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی نشاندہی کی جائے گی کہ کونسی دعا کس موقع پر کی جائے۔ اور ان کا نام محبوب دعائیں رکھتا ہوں۔ کیونکہ محبوب پاک کی دعائیں ہیں۔ نیز آخر میں قرآن عزیز میں مذکورہ دعائیں بھی تحریر کی جائیں گی۔ قرآنی دعائیں زندگی میں صبح وشام دن ورات ورد میں رکھی جائیں۔ اور ان کا نام مرغوب دعائیں رکھتا ہوں۔

اس باب میں ان مسنون محبوب دعاؤں کو جمع کیا ہے۔ جو الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہوں تاکہ مسلمانوں کو ان کے یاد کرنے میں کوئی دقت وپریشانی نہ ہو۔ خدائے قدیر جل جلالہ وعم نوالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دعائیں مانگنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

مَحبُوب دُعَائیں

صبح کو یہ دعاء پڑھیے۔

(۱) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝
ترجمہ:۔ صبح کی ہم نے اور ملک نے تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کیلئے

شام کو یہ دعاء پڑھیے۔

(۲) اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝
ترجمہ:۔ شام کی ہم نے اور ملک نے تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کیلئے۔

صبح و شام کی یہ دعاء پڑھیے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ۝
ترجمہ: اے اللہ تیری مدد سے صبح کی ہم نے اور تیری مدد سے شام کی ہم نے اور تو ہی ہمیں جلاتا ہے۔ اور تو ہی ہمیں مارتا ہے۔ اور تیری ہی طرف مرنے کے بعد زندہ ہو کر لوٹنا ہے۔

سورج نکلے تو یہ دعاء پڑھیے۔

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا
ترجمہ:۔ سب اچھائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے آج ہمیں مہلت دی۔

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

بِذُنُوبِنَا اور ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ فرمایا۔

مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھیے۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ بے شک یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے۔ اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ تو مجھے بخشدے۔

رات کو سوتے وقت یہ دعا پڑھیے۔

(۶) اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو (قبر سے)

(۷) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ ہ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیرے نام کی مدد سے سو رہا ہوں اور اٹھوں گا۔

بیدار ہوں تو یہ دعا پڑھیے۔

(۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ہ۔

ترجمہ:۔ سب اچھائیاں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے ہم کو سونے کے بعد جگایا۔ اور اسی کی طرف پلٹنا ہے (قیامت میں)

All India MISSION MUJADDID MORADABADI

نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھیے۔

(۹) اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِاْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تارے دھندلے ہو گئے۔ اور آنکھوں نے آرام لیا۔ اور تو آپ زندہ اور روں کو قائم رکھنے والا اور نہ تجھے اونگھ آئے اور نہ نیند، اے آپ زندہ اور روں کو قائم رکھنے والے میری رات کو پر سکون فرما۔ اور میری آنکھ کو سلادے

برا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھیے۔

(۱۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ وَسَیِّاٰتِ الْاَحْلَامِ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ شیطانی حرکت سے اور برے خوابوں سے۔

(۱۱) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَشَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا۔

ترجمہ:۔ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔ اور اس خواب کی برائی سے۔

بیت الخلاء جانے سے پہلے یہ دعا پڑھیے۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں پناہ چاہتا ہوں تیری گندگی سے۔ اور

وَالْخَبَائِثِ ۔ گندوں سے ۔

بَیتُ الخلاء سے باہر آئیں تو یہ دُعائیں پڑھیئے ۔

(۱۳) غُفْرَانَكَ ترجمہ :۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں ۔

(۱۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى وَعَافَانِىْ ۔ ترجمہ :۔ سب اچھائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیزوں کو دور فرمایا ۔ اور مجھے عافیت دی ۔

غسل خانے جانے سے پہلے یہ دُعاء پڑھیئے ۔

(۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ۔ ترجمہ :۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں ۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے ۔

وُضو سے پہلے یہ دُعاء پڑھیئے ۔

(۱۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع جو بہت مہربان بیحد رحم والا ہے ۔

وُضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کرکے یہ دُعا پڑھیئے۔

(۱۷) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور پیارے رسول ہیں۔

وُضو کے بعد یہ دُعا بھی پڑھیئے۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ ہ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کرنے والوں میں کر دے۔ اور مجھے پاک لوگوں میں کر دے۔ اور مجھے اپنے نیک بندوں میں سے کر دے

مسجد میں داخل ہوں تو بعد درود شریف یہ دُعا پڑھیئے۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ کھول دے۔ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے۔

All India Mission Mujaddid Moradabadi

مسجد سے نکلیں تو بعد درود شریف یہ دعاء پڑھیئے۔

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔

ترجمہ:- اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

اذان میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک آئے تو یہ دعائیں پڑھیئے

(۲۱) مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:- شادمانی ہو میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حضرت عبد اللہ کے نور نظر ہیں۔

(۲۲) رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا۔

ترجمہ:- راضی ہوں میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے۔

اذان میں حی علی الفلاح والصلوٰۃ سنیے تو یہ دعاء پڑھیئے۔

(۲۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ:- نہیں ہے طاقت و قوت مگر اللہ تعالیٰ کے لیے۔

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیے۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِلَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ جو اس مکمل پکار اور مضبوط نماز کا مالک ہے تو عطا فرما۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور بلند مرتبہ اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہم کو قیامت میں ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تیرا وعدہ جھوٹا نہیں۔

اذان فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں یہ دعا پڑھیے۔

(۲۵) صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ

ترجمہ:۔ تو نے سچ کہا اور اچھا کیا۔

تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں یہ دعا پڑھیے۔

(۲۶) اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا

ترجمہ:۔ اللہ اس کو قائم و دائم رکھے۔

نماز میں سلام پھیرنے کے بعد درود شریف پڑھکر یہ دعا پڑھیے۔

(۲۷) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہی سلامتی والا ہے۔ اور تیری ہی طرف سلامتی ہے۔ تو برکت والا ہے اے بزرگی اور عظمت والے۔

نمازِ وتر کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیے

(۲۸) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

ترجمہ:۔ (اللہ تعالیٰ) بے عیب بادشاہ بہت پاک۔

نمازِ تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد یہ دعا پڑھیے۔

(۲۹) سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

ترجمہ:۔ پاک ہے ملک اور ملکوت والا، پاک ہے عزت والا عظمت والا ہیبت والا قدرت والا بڑائی والا اور غلبے والا پاک ہے بادشاہ زندہ، جو نہ سوتا ہے۔ اور نہ اس کو موت ہے بہت پاک نہایت پاک ہمارا پالنہار اے اللہ تعالیٰ ہم کو جہنم سے بچا، اے

ہمارا اور ملائکہ کا

وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ
بچانے والے، اے بچانے والے اے بچانے والے۔

گھر سے نکلیں تو یہ دُعا ر پڑھیئے۔

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔
ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں نکلتا ہوں۔ بھروسہ کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر اللہ تعالیٰ کے لئے۔

گھر میں داخل ہوں تو یہ دُعا ر پڑھیئے۔

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔
ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے خیر کا داخل ہونا اور خیر کا نکلنا مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے ہم داخل ہوئے اور ہم نے اپنے پالن ہار اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

اپنے گھر کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھیئے۔

(۳۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا
ترجمہ:۔ تمام اچھائیاں اللہ تعالیٰ

وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ٥

کے لئے جس نے ہمیں کھلایا۔ اور پلایا اور بنایا ہم کو مسلمان میں سے۔

دوسرے کے گھر کھانا کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھیے۔

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تو اسے کھلا۔ جس نے مجھے کھلایا۔ تو اسے پلا جس نے مجھے پلایا۔

کھانا کھائیں تو پہلے یہ دعاء پڑھیے۔

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت پر میں نے کھانا شروع کیا۔

افطار کے بعد یہ دعاء پڑھیے۔

(۳۵) اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا۔ اور تیرے ہی رزق پر روزہ کھولا میں نے۔

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

پانی اور دودھ وغیرہ پئیں تو یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۳۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان بیحد رحم والا۔

پانی پینے کے بعد یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۳۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ:۔ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے۔

دودھ پینے کے بعد یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۳۸) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ ہم کو اس میں برکت دے۔ اور ہم کو اس سے زیادہ دے۔

نمازِ فجر و مغرب کے بعد سات مرتبہ یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۳۹) اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے جہنم سے بچا۔

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

کپڑے پہنیں تو یہ دُعا پڑھیے ۔

(۴۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ۔ ترجمہ :- سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے پہنایا مجھ کو یہ اور اس کی مجھے روزی دی۔ بغیر میری کوشش وقوت کے ۔

آئینہ دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھیے ۔

(۴۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ وَحَسِّنْ خُلُقِیْ ترجمہ :- اے اللہ تعالیٰ تو نے اچھی بنائی۔ میری صورت تو میری سیرت بھی اچھی کر دے ۔

بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھیے ۔

(۴۲) بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ۔ ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی نام کی مدد سے شروع۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہم کو شیطان سے بچا۔ اور دور رکھ شیطان کو اس سے جو تو ہم کو (اولاد) عطا فرمانے والا ہے ۔

سفر شروع کرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۳) اَللّٰھُمَّ بِکَ اُصُوْلُ وَ بِکَ اُحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں۔ اور تیری ہی مدد سے دفاع کرتا ہوں اور تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں۔

کسی اسٹیشن، اسٹینڈ یا پڑاؤ پر اتریں تو یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۴) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ پناہ چاہتا ہوں میں۔ اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے۔

کسی بستی میں داخل ہوں تو یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۵) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں اس (بستی) میں برکت عطا فرما۔

سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۶) اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

ترجمہ:۔ واپس آئے توبہ کرتے

لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ ہیں۔ عبادت کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو ہنستا دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۷) اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے ہنستا رکھے

جب قبرستان جائیں تو یہ دُعا پڑھیئے۔

(۴۸) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ ترجمہ: سلام ہو تم پر اے اہل قبور مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری تم ہم سے پہلے گئے اور ہم پیچھے پیچھے ہیں۔

دشمنوں کا خوف ہو تو یہ دُعا پڑھیئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم بناتے ہیں تجھے ان کے مقابلے میں اور تیری پناہ چاہتے ہیں۔ ان کی برائیوں سے۔

قرض ادا کرنے کے لئے یہ دُعا پڑھیئے

(۵۰) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ مِنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ تعالیٰ میری کفایت فرما اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے بچاتے ہوئے اور بے پرواہ کردے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے ۔

مریض کی مزاج پرسی کریں تو یہ دُعا پڑھیئے ۔

(۵۱) لَا بَأْسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ :۔ کچھ حرج نہیں ۔

مریض کی عیادت کے بعد سات مرتبہ یہ دُعا پڑھیئے

(۵۲) اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ ۔

ترجمہ :۔ میں سوال کرتا ہوں عظمت والے اللہ تعالیٰ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھے صحت و تندرستی عطا فرمائے ۔

بارش کے لئے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھیئے

(۵۳) اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا ۔ ترجمہ :۔ اے اللہ تعالیٰ ہم پر پانی برسا ۔

All India Mission Mojaddid Moradabadi

بارش ہو تو یہ دُعا پڑھیے۔

(۵۴) اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ بہت برسنے والا نفع دینے والا کر دے۔

بارش زیادہ ہو تو یہ دُعا پڑھیے۔

(۵۵) اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے چاروں طرف ہو ہم پر نہ ہو۔ اے اللہ تعالیٰ ٹیلوں اور بنوں اور پہاڑوں نالوں اور پیڑوں کے اگنے کی جگہ برسا۔

آندھی آئے تو یہ دُعا پڑھیے۔

(۵۶) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ تو اسے رحمت بنادے۔ اور عذاب نہ بنادے اللہ تعالیٰ بنادے اس کو نفع دینے والی ہوا۔ اور نہ بنا نقصان دینے والی ہوا۔

شبِ قدر میں یہ دُعا پڑھیے۔

(۵۷) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ بیشک تو معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ تو مجھے معاف فرما دے۔

اپنے مُحسن کے لئے یہ دُعاء پڑھیے۔

(۵۸) جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔

چاند یا سورج گہن ہو یا آگ لگ جائے تو یہ دُعا پڑھیے

(۵۹) اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔

جب مُرغ بولے تو یہ دُعا پڑھیے۔

(۶۰) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

All India Mission Moradabad
آل انڈیا
All India MISSIONMUJADDID MORADABADI

جمائی یا غصہ آئے۔ گدھا یا کُتّا بولے تو یہ دُعاء پڑھیئے

(۶۱) اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

ترجمہ :۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

پاؤں سو جائے تو یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۶۲) صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ترجمہ :۔ رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر اور ان کی آل پاک پر۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دُعاء پڑھیئے

(۶۳) بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پاک پر۔

چھینک آئے تو یہ دُعاء پڑھیئے۔

(۶۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ترجمہ :۔ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے۔

All India MISSIONMOJADDID MORADA BADI

(۶۵) سننے والا کہے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ترجمہ:- تجھ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

(۶۶) پھر چھینکنے والا کہے یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ۔ ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے۔

فقیر قدیری نے اپنے رسالے فضائل دعاء میں احادیث کریمہ سے ان دعاؤں کو جمع کر دیا ہے۔ جو الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کو ان کے حفظ کرنے میں آسانی ہو۔ ان شاء المولیٰ القدیر ایک مستقل رسالہ مستقبل قریب میں ہدیۂ ناظرین کروں گا۔ جس میں دعائیں ہی دعائیں ہوں گی۔ اور اس امر کی کوشش کروں گا کہ وہ تمام دعائیں مختصر ہوں یا طویل جمع کر لی جائیں۔ جو احادیث کریمہ میں مذکور و مسطور ہیں۔ اب "مرغوب دُعائیں" کے عنوان سے وہ دعائیں پیش کی جائیں گی۔ جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ ان کی عظمت و فضیلت تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ قرآن کریم کی آیات کریمہ ہیں۔ ان کی محبوبیت و مقبولیت تو اظہر من الشمس ہے جناب رب العالمین جل جلالہٗ و عم نوالہٗ اپنے حبیب لبیب حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل قرآنی دعائیں مانگنے کی توفیق بخشے۔ اور قبولیت کے اعزاز سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

All India MISSIONMOJADDID MORADABADI

مَرغُوبُ دُعَائیں

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ، اٰمِيْنَ ۔

ترجمہ :- ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا۔ اور نہ بہکے ہوؤں کا۔ (اے اللہ قبول فرما)

(۲) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

ترجمہ :- اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا ہے جانتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ۔

(۳) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ :- اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا

(۴) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

ترجمہ :- اے رب ہمارے ہم پر صبر او نڈیل اور ہمارے پاؤں جمے رکھ۔ کافر لوگوں پر ہماری مدد فرما۔

(۵) سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

ترجمہ: ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو، اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

(۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔ اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ۔ جیسا تو نے ہمارے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے۔ اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرما دے۔ اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولا ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

(۷) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

ترجمہ: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔

(۸) رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ

ترجمہ: اے ہمارے رب بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنیوالا ہے اس دن کے لئے

(۹) لَا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

جس میں کوئی شبہ نہیں۔ بیشک

All India MISSION MOJADDID MORADABAD

اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔

(۱۰) رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے

(۱۱) اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے۔ اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔ اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

(۱۲) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعار کا سننے والا۔

(۱۳) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا۔ اور رسول کے تابع ہوئے۔ تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ۔

(۱۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں

MORADABADI

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جما دے ۔ اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ۔

(۱۵) سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

ترجمہ :۔ پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۔

(۱۶) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔

ترجمہ :۔ اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخشدے ۔ اور ہماری برائیاں محو فرما دے ۔ اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ۔ اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا ۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔

ترجمہ :۔ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہے ۔ اور ہمارے اگلے پچھلوں کی اور اپنی طرف سے نشانی اور ہمیں زرق دے ۔ اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۔

All India Mission Mojaddid Moradabadi

(۱۸) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے۔ اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

(۱۹) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر۔

(۲۰) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

(۲۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے۔ اور ہمیں مسلمان اٹھا۔

(۲۲) اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ تو ہمارا مولا ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر۔ اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

(۲۳) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

ترجمہ:۔ الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا۔ اور اپنی رحمت فرما۔ ہمیں کافروں سے نجات دے

(۲۴) رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ

ترجمہ:۔ اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے

All India Mission Mojaddid Moradabadi

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔

وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں ۔

(۲۵) وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۔

ترجمہ :۔ اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے ۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔

(۲۶) اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔

ترجمہ :۔ تو میرا کام بنانے والا ہے ۔ دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا ۔ اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ۔

(۲۷) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

ترجمہ :۔ اے رب ہمارے مجھے نماز کا قائم کرنیوالا رکھ اور میری اولاد کو اے رب ہمارے مجھے بخش دے ۔ اور میرے ماں باپ کو اور مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا

(۲۸) رَبِّ ارْحَمْہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۔

ترجمہ :۔ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ۔

(۲۹) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے

All India MISSION MOJADDID MORADABADI

کام ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔

(۳۰) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

(۳۱) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

ترجمہ:۔ میرے رب مجھے علم زیادہ دے۔

(۳۲) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(۳۳) رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب حق فیصلہ فرما دے۔ اور ہمارے رب ہی کی مددگار ہے۔ ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو۔

(۳۴) رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(۳۵) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب میری مدد فرما۔ اس پر کہ انہوں نے مجھے

All India Mission Moradabadi

جھٹلایا۔

(۳۶) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ:۔ تو اے میرے رب مجھے ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا۔

(۳۷) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(۳۸) رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخشدے۔ اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(۳۹) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب بخشدے اور رحم فرما۔ اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے۔

(۴۰) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(۴۱) رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے حکم عطا فرما۔ اور مجھے ان سے ملا دے۔ جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔ اور

مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ

میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔ اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں۔ اور جو میرے باپ کو بخشدے اور مجھے رسوا نہ کر۔ جس دن سب اٹھائے جائیں۔

(۴۲) رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا۔

(۴۳) رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے۔ اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

(۴۴) رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب میری مدد کر ان فسادی لوگوں پر۔

(۴۵) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

ترجمہ:۔ الٰہی مجھے لائق اولاد دے۔

(۴۶) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

ترجمہ:۔ اے رب ہمارے تیرے علم و رحمت میں ہر چیز کی سمائی ہے۔ تو

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

انہیں بخشدے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے۔ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور انھیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں۔ بے شک تو ہی عزت وحکمت والا ہے۔

(۴۷) رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

(۴۸) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہمیں بخشدے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بے شک

All India MISSIONMOJADDID MORADABAD

تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے ۔

۴۹ ۔ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ۔ اور تیری ہی طرف رجوع لائے ۔ اور تیری طرف پھرنا ہے ۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ۔ اور ہمیں بخشدے ۔ اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت وحکمت والا ہے ۔

(۵۰) رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

ترجمہ :۔ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے ۔ اور ہمیں بخشدے ۔ بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے ۔

(۵۱) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا تَبَارًا ۔

ترجمہ :۔ اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے ۔ اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ۔

(۵۲) أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ

ترجمہ :۔ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنیوالا ہے ۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری

All India Mission Mojaddid Moradabadi

شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

(۱۵۳) اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

ترجمہ:۔ میں اس کی پناہ میں آیا۔ جو سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا اس کے شر سے۔ جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دُبک رہے ہیں اور وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی سے۔

ناظرین کرام! بے پناہ عجلت کے ساتھ یہ چند سطور "فضائل دعا" کے عنوان سے نذر قرطاس ہیں۔ خدائے بصیر و قدیر بطفیل رشید و نذیر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم شرف قبولیت سے نوازے اور تمام مسلمانوں کے لئے اجابت دعا کا ذریعہ بنائے۔ مجھ فقیر قدیری کے لئے کفارۂ سیئات بنائے۔ آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ و قاسم رزقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

سید محمد انتخاب حسین

قدیری نعیمی اشرفی مداری

عفا عنہ البصیر

دُعاء قدیری

الٰہی صاحبِ عرفان کردے — غلام شاہِ انس و جان کردے
طفیل حضرت شاہِ دو عالم — دو عالم میں ہمیں ذیشان کردے
شہ بوبکر کے صدقے میں یارب — الٰہی صاحبِ عرفان کردے
طفیل حضرت فاروق اعظم — ہماری مشکلیں آسان کردے
جناب حضرت عثمان کا صدقہ — سخاوت میں ہمیں ذیشان کردے
خدایا واسطہ مشکل کشا کا — لحد کی مشکلیں آسان کردے
طفیل فاطمہ حسنین و عابد — ہمیں صبر و رضا کی کان کردے
جناب غوث اعظم کے توسّل — نبی کا تابع فرمان کردے
معین الدین کے صدقے میں یارب — ہمیں تو صاحبِ عرفان کردے
طفیل حضرت اشرف جہانگیر — وفادار شہ سمنان کردے
نظام الدین اور صابر کے صدقے — تن مودود بیت بے جان کردے
طفیل حضرت شاہجی خدایا — قدیری عام ترفیضان کردے
طفیل حضرت نوری میاں تو — فقہ میں کامل العرفان کردے
طفیل حضرت اللہ میاں تو — جہان کفر کو ویران کردے
طفیل حضرت صدر الافاضل — ہمیں تو عامل قرآن کردے

دعا ہے انتخاب قادری کی ۔۔!
عطا ہم کو گزشتہ شان کردے

All INDIA MISSION MOJADDID MORADABADI

دعاء بصیری

طفیل مصطفےٰ یارب ہمیں ایماں کی دولت دے ‏ محمد مصطفےٰ شاہِ دو عالم کی محبت دے
خداوند دو عالم ہم کو تو ذوق عبادت دے ‏ کریں ہم طاعت سرکار توفیق عبادت دے
ابوبکر و عمر عثمان علی ان سب کے صدقے میں ‏ صداقت دے عدالت دے سخاوت دے شجاعت دے
زمیں کربلا پر بہنے والے خون کا صدقہ ‏ غلامانِ محمد کو الٰہی فتح و نصرت دے
طفیل غوث و خواجہ اور مجدد صابر و شاہ جی ‏ صحابہ کی شہید و نجی ولیوں کی عقیدت دے
طفیل اعلیٰحضرت اشرفی و شاہِ سمنانی ‏ شریعت دے طریقت دے ہمیں چشم بصیرت دے
طفیل حضرت عبد البصیر عبد القدیر آقا ‏ مدار العالمیں صدر الافاضل کی محبت دے
جہاں میں نزع میں مرقد میں محشر اور میزاں پر ‏ طفیل مصطفےٰ یارب ہر اک جا ہم کو عزت دے
مسلمانوں کے دل کو پاک کر دے بغض و کینہ سے ‏ نگاہوں میں مروت اور سینے میں محبت دے
مریضوں کو عطا کر دے شفائے کاملہ یارب ‏ جو ہیں مقروض انکو قرض سے جلدی ہی فرصت دے
خدا اولاد دے اور خوب سیرت پاک طینت دے ‏ عطا کر پاک روزی اور پھر روزی میں برکت دے
خدایا واسطہ تجھکو شفیع روز محشر کا ‏ سر محشر شفیع روز محشر کی شفاعت دے
خداوندا جناب قبلۂ عالم کے صدقے میں ‏ سبھی گمراہ فرقوں کو صراط اہلسنت دے
رہیگا قرب محبوب خدا بس اس لئے مولیٰ ‏ دعائے انتخاب قادری ہے ہم کو جنت دے

جہاں جائیں غلام مصطفےٰ کہلائیں عالم میں ۱۰۰!
دعائے انتخاب قادری ہے ایسی شہرت دے

All India Mission Mojaddid Moradabadi

عرس سیدنا حضور مجدد مرادآبادی

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم شیخ العرب والعجم غوث زماں علامہ مفتی شاہ **سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری** مترجم ومفسر ومحدث مرادآبادی رضی اللہ عنہ کا **عرس مبارک** ہر سال ۱۹/۲۰/۲۱ رشوال کو آستانہ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مرادآبادی، محلہ نئی بستی مرادآباد شریف میں سیدنا حضور خطیب اعظم قبلہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوتا ہے جس میں پہلے دن بعد عشاء نعتیہ منقبتی مشاعرہ، دوسرے دن بعد عشاء محفل سماع اور تیسرے دن بعد ظہر چادری جلوس، بعد عصر خاص قل شریف اور بعد عشاء حضور مجدد دین وملت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

بشرط استطاعت ہر مرید کی اس میں شرکت ضروری ہے۔

الداعی:۔ سید محمد احتساب حسین قدیری (ولیعہد ونائب سجادہ نشین)

مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم فرمایا ہوا عظیم تعلیمی ادارہ ہے جہاں مکمل دینی تعلیم کا انتظام ہے۔ طلبہ کے کھانے رہنے اور علاج کا بھی اہتمام ادارے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

رمضانِ مبارک میں زکوٰۃ وفطرہ، عیدالضحیٰ کے موقع پر چرم قربانی سے و دیگر مواقع اسکی مالی امداد فرماکر اجر عظیم حاصل فرمائیں۔

اپیل کردہ:۔ سید محمد احتساب حسین قدیری (ناظم اعلیٰ)

All India Mission Mujaddid Moradabadi

حضور مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم کا عظیم شاہکار

ترجمۂ قرآن کریم **بصیرۃ الایمان** (اُردو و ہندی)

تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ

لفظی ترجمہ اور وہ بھی سلاست کی بقا کیساتھ۔ ہر آیت کریمہ کی الگ تفسیر۔ زبان انتہائی آسان کہ ہر پڑھنے والا بآسانی سمجھ سکے۔ ہر سنی مسلمان کے گھر میں اس ترجمے وتفسیر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ صفحات: 1592۔ ہدیہ: 400/

سنی حنفی احادیث کریمہ پر مشتمل تاریخی عظیم الشان کتاب

جامع مداری شریف

مع ترجمہ بصیرۃ العرفان وتشریحات قدیری

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الاراء تصنیف ہے جسمیں چھ ہزار احادیث کریمہ مع اعراب وحوالہ جات ہیں

ہر سنی حنفی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے

آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی مالیگاؤں مہاراشٹر

سیدنا وارثِ علوم حضور مجدد مرادآبادی حضور خطیب اعظم قبلہ کی سرپرستی میں

آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف مبارکہ اور خانقاہی پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کا عزم مصمم لئے ہوئے ہے۔

آپ بھی آل انڈیا مشن حضور مجدد مرادآبادی کے ممبر بنکر سنیت کی اس عظیم خدمت کا حصہ بنیں

7020121316 9158429915